Title – ATALEEOA

Creator – Reparnad John. Naad; mutarjuma Ganga Prasad Verma.

Publisher – Auraan Press (Lucknow).

Date – 1886.

Pages – 76.

Subjects – Taleem – Talibaat; Taleemaat – ~~Ustag~~ Ustad -o- Shagird.

اتالیق

جو

طلبہ کو دماغی اور اخلاقی اطوار کے قائم کرنے میں مدد دینے کی
غرض سے ریورنڈ جان ٹاڈ کی مصنفہ کتاب اسٹوڈنٹس
مینویل سے ترجمہ کیا گیا ہے

اور جسکے

خاتمہ پر چند تازہ انگریزی رسالہ جات کے منتخب مضامین کا
ترجمہ شامل کیا گیا ہے

دفعہ اول

مطبوعہ

منشی گنگا پرساد ورما و برادران پریس لکھنؤ

طرز حکومت انگلستان

اسمین کیا ہے؟ کس مذاق کی ہے؟ یہ سب باتین آپ کو ذیل کی فہرست سے معلوم ہونگی۔ اس کتاب کا ہر ایک شخص کو جو اخبارات دیکھتا ہو معائنہ کرنا چاہیے۔ عنقریب شکست وزارت کو باعث انتخاب ممبران پارلیمنٹ پیش ہونے والا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہین کہ ان حالات کو اچھی طرح سے سمجھین۔ تو فوراً ایک آنہ کا پوسٹل نوٹ کارخانہ **جی پی ورما** و برادرس پریس لکھنؤ مین بھیج کر اس کتاب کو منگا لیجیے۔ ہندوستان کے نامی گرامی اخبارات نے اسکا بہت عمدہ ریویو کیا ہے کہ جس کے خلاصہ کی بھی شائع کرنے کی جگہ نہین۔ فہرست مضامین ملاحظہ ہو۔

باب پہلا۔ انگریزی طرز حکومت و پارلیمنٹ کی بنیاد۔ حالات ٹیکس۔ ہوس آف کامنس اور لارڈوس کی بنیاد۔ حقوق قوم۔ آزادی اخبارات۔

باب دوسرا۔ اصول طرز انگریزی حکومت۔ فرائض گورنمنٹ۔ اختیارات شاہ۔ وراثت تخت۔ حقوق شاہ۔ وزارت آمدنی۔ خاندان شاہی۔ رسم شادیان خاندان شاہی۔

باب تیسرا۔ ہوس آف لارڈس۔ تقسیم پارلیمنٹ۔ ممبران پارلیمنٹ پادریان۔ رتبہ امرا۔ انکے خطابات انکا وجود۔ انکی راے۔ انکے اختیارات۔ عدالت العالیہ اپیل۔

باب چوتھا۔ حالات انتخاب۔ فرقہ وارانہ تعصب۔ پرانے قاعدہ کا انتخاب۔ موجودہ طریقہ انتخاب۔ لیاقت انتخاب کنندہ۔ لیاقت منتخب شدہ۔ قصبات اور شہرات مین کارروائی انتخاب مروجہ۔ اجرائے پروانجات۔ فرقہ نامزدگی۔ ہاتھون کا اٹھانا۔ افسر انتخاب۔ جگہ قرعہ اندازی فرائض و حقوق ممبران۔

باب پانچوان۔ مشیران شاہ۔ پریوی کونسل۔ جوڈیشل کمیٹی۔ کیبنٹ کونسل۔ اٹارنی و بیرسٹر جنرل (دکلاء) وزارت اور اوسکی بنیاد و حکمت عملی۔ حکام صیغہ فریق۔ وزرا کی پنشن۔ کارروائی پارلیمنٹ۔ اسکا کھلنا فرائض و انتخاب۔ اسپیکر۔ شاہی اسپیچ۔ فرائض گورنمنٹ تیاری قوانین تقرری بجٹ۔ انتخاب امرا۔ عوام۔ شاہی اجازت۔ بجٹ۔ کمیٹی مجوزہ آمدنی۔ قانون علیحدہ۔ پارلیمنٹ کا منسوخ ہونا۔

باب چھٹا۔ قومی قرضہ اوسکی اصلیت۔ قیمت روپیہ کی قرضہ۔ تعداد قرضہ۔ منسوخی

بخدمت جناب پنڈت پران ناتھ صاحب ماسٹر کیننگ کالج شہر لکھنؤ

میرے معزز محترم و مکرم عنایت فرما -

مین یہ ترجمہ ہاڈسن اسٹوڈنٹس مینویل آپ کو بطور ڈیڈیکیشن نذر کرتا ہون - چند لوگ ہین کہ جنہون نے اپنے ملک کی بہتری - ترقی و بہبودی مین آپ کی طرح سے بلند ہمتی محنت و جانفشانی کی ہے - آپ نے یہ ہی نہین کہ اپنے فرائض مدرسی مین اپنے اخلاق اور صفات حمیدہ سے صدہا کمسن اور نوجوان طلبہ کو اپنا ثنا خوان بنایا - بلکہ بحیثیت بانی مستفرق شہری جلسون کے اور ہر ایک کام مین کہ جسکو عوام کی بہتری سے علاقہ ہے شبانہ روز کی محنتون سے آپ نے اپنے تئین مشہور بنائے ہین کہ جنمین میرا یہ کہنا بے سود ہے کہ مجھکو بھی ایک ہونے کا فخر حاصل ہے - مین اپنے ذاتی اظہار محبت - عزت اور نیز بحیثیت ایک اخبار نویس کے عام کیا بابت آپکی قومی خدمات کے قبول کرنے کو یہ تحفہ دوستانہ نذر کرتا ہون کہ جسکے مضامین سے آپ کو ایک خاص علاقہ ہے کہ اسکو انہین لوگون کی اخلاقی دماغی اور علمی ترقیات سے نسبت ہے - کہ جو عمدہ طور پر قوم کی امید بار گئے ہین - اور جنکی ہر ایک قسم کی ترقی مین آپ کو دلچسپی ہے -

لکھنؤ -
۵ - نومبر ۱۸۸۲ ع -

آپکا ثنا خوان -
گنگا پرساد ورما -

دیباچہ مترجم

یہ تو مین نہ کہونگا کہ اردو زبان مین ایسی کتب نہین ہین کہ جو طلبہ کو اخلاقی اور علمی ترقی کے ذرایع ایک مسلسل اور صاف طور پر بتاتی ہین - لیکن اسمین شک نہین ہے کہ ایسی کتب کی تعداد محدود ہے - چونکہ ابتدائی تعلیم کے وقت انکو کسی ایسی کتاب سے مدد نہین ملتی ہے اس باعث وہ ہمیشہ افسوسناک غلطی اپنی عادات اور اطوار کے قائم کرنے مین کرتے ہین کہ جنکے قائم کرنے مین اگر غلطی ہوئی تو عمر کے دوسرے حصہ مین انکا دور ہونا دشوار ہے -

مین امید کرتا ہون کہ یہ ترجمہ صرف میرے کمسن دوستون ہی کی مدد نہ کریگا - بلکہ ان لوگون کی بھی کہ جو لفظا کے عام معنی مین طالب علم نہین ہین - تاہم جنکو اپنی علمی ترقی کی اب بھی خواہش ہے -

مین نے اس کتاب کو ہر ایک درجے کے لوگون کے واسطے کارآمد بنانے کی غرض سے اسمین ایک لکچر اور مضمون کا ترجمہ کر دیا ہے کہ جو ابھی کچھ دن ہوئے مستند علما کے قلم سے شائع ہوئے ہین -

گنگا پرساد ورما -

دفتر اخبار ہندوستانی لکھنؤ
۵ - مئی ۱۸۹۸ عیسوی -

پہلا باب

خدا کی جن طاقتوں اور دانشمندیوں سے ہم آگاہ ہیں۔ انسانی عقل سب سے زیادہ اوسکا چمکدار حصہ ہے وہ اس دنیا میں اس غرض سے پیدا ہوئی ہے اور رکھی گئی ہے کہ اپنے وجود کے اعلیٰ مقاصد کے واسطے تعلیم پائے یہاں اوس کے جوہر ظاہر ہوتے ہیں اور وہ جذبات کہ جو ایک غیر محدود زمانہ تک اوسکو آگے بڑھاتے رہنے والے ہیں یہاں اپنے تئیں کچھ ظاہر کرتے ہیں ایسی سمجھ کی تعلیم کی یہ غرض ہونا چاہیئے کہ روح اپنے فرائض یہاں بخوبی ادا کر سکے اور جب اپنے وجود کا پیالہ پورا کر کے وہ دائمی قیام کے واسطے قبر کے دوسری جانب جائے تو وہ فائدہ میں رہے۔

کبھی کبھی فرگسن کے سے بھی جوان ہوتے ہیں جو سو نشیوں کو چرانے کی حالت میں اپنے دماغ کے اور گولیوں سے ستاروں کی گردش دریافت کر لیتے ہیں اور لکڑی کی اپنے چاقو کی مدد سے گھڑی بنا سکتے ہیں لیکن ایسی مثالیں بالکل کمیاب ہیں جنھوں کو ضرورت تلقین ہدایت و تعلیم کی اور انکی رہنمائی میں ہوتی ہے یقیناً بہت کم ایسے ہوتے ہیں کہ جو امید یا فرض کے موافق کر سکتے ہوں لیکن انکی ایک وجہ یہ دریافت ہوئی ہے کہ طلبہ بہت وقت ضروری تجربہ کے حاصل کرنے میں ضائع کرتے ہیں جب میں اوائل ایام پر نظر کرتا ہوں کہ جب طالب علم تھا معلوم کر سکتا ہوں اس جگہ پر غلطی کی یا وہاں غلط فہمی ہوئی یہاں ایک قیمتی موقع کھویا وہاں ایک بدعادت سیکھی یا غلط خیال جا اسب جب میں کسی کالج کے قریب ہو کر گذرتا ہوں جب اوس میں تعلیم شب کے واسطے روشنی ہوتی ہے تو میں ٹھہرتا ہوں افسوس کرتا ہوں کہ اب واپس میں جا سکتا اور از سر نو زندگی مع اپنے موجودہ تجربات کے شروع نہیں کر سکتا۔ میں یہ بھی خیال کرتا ہوں کہ اگر شروع زندگی میں میرے ہاتھوں میں کوئی ایسی ہی کتاب جیسی کہ لکھ رہا ہوں رکھدی جاتی اوس سے مجکو بہت فائدہ ہوتا۔ مجکو تو یہی امید ہے کہ میں تمکو بتلا سکونگا کہ کون شے مفید ہے کیونکہ میں خاصکر اپنے ذاتی تجربات اور دلی جذبات کے موافق بیان کرونگا۔

پڑھنے والے کو یہ امر ذہن نشین رکھنا چاہیئے کہ میری اصل غرض یہ ہے کہ لیسے اوسکو اشارے کروں جو

اور عادات و عیادات جن کو انکی مدد سے وہ وہی ہو سکے کہ جیسی اوسکے دوستون یا خود اوسکی خود
خواہش ہونا چاہیے اب طالب علم سے کہون گا کہ جو چال چلن کہ اب اوسکا قائم ہوتا ہے وہ ہمیشہ
عمر تک دامنگیر رہیگا - کم عمر لڑکے و لڑکے کی نسبت جو خیالات شروع مین جما لیتے ہین اونکو کوئی نہین
مٹا سکتا اوسی زمانہ مین جو نام ہی رکھے جاتے ہین اور جنسے کسی خاص اطوار کی طرف اشارہ ہوتا ہے کبھی نہین
فراموش ہوتے اوس کے اخلاقی اور علمی چلن اور عادات کا اوسکے ہم مکتب اوسی وقت اندازہ کرین کہ اگر وہ
سہل یا شریر ہے تو یہ اوسکا چال چلن ہمیشہ کے لیے قائم ہوا اور پھر سالہا سال کی خوش اطواری بھی بمشکل ان
سالہا سال کے خیالات کو ہرگز نہ مٹا سکے گی - کسی تعلیم یافتہ آدمی سے اوسکے ساتھی کے اطوار کی نسبت دریافت
کرو تمکو فوراً معلوم ہوگا کہ وہ اپنے اسکول کی زندگی پر نظر ڈالے گا اور اوس زمانہ کا تخمینہ بتلائیگا خواہ اوس
کسی قسم کی غلطی ہو یکی اخلاقی طرز و اطوار مین پچھلی زندگی بار بار شہرت پاویگی -

اس خیال سے بڑھکر کوئی غلط نہین ہے کہ ابھی چونکہ تم دنیا داری سے علیحدہ ہو اس باعث اپنے
چال چلن کی تمکو پروا نہین یا تم پر کوئی ذمہ داری نہین - یہان بالکل برعکس معاملہ ہے کیونکہ وہی زمانہ ہے کہ
جب تم اپنے اطوار قائم کروگے اور اوسی وقت سے تمھارا اندازہ ہوگا - اور جو تمہارے ساتھ ایک ہی
کمرے مین اسوقت بیٹھا ہے اور تمہارے اطوار کو دیکھ رہا ہے تمام عمر یاد رکھیگا اور جب دنیا دار ہوگے
وہ آج ہی کا دن یاد کرے گا - طالب علمی کے زمانے سے بڑھکر تمہارے اوپر کبھی ذمہ داریان نہونگی کیونکہ اسی
زمانہ مین تمہاری عادات اور خصلتین قائم ہوتی ہین اور پھر تمہارے معاصرین شاید اچھی راے تمہاری
نسبت مشکل سے بدلینگے - اگر تم جو فوت اور ناواقف اس زمانہ مین ہو کہ تم بعد اسکے لغت گاہو یعنی زبانون مین تصنیفات
کرو مین نہایت شک کرتا ہون کہ آیا تمہارا دوست جو اسوقت قریب زانو کے بیٹھا ہوا ہے تمکو کبھی عزت سستی
سے زائد کی دیگا -

بہت سے اسوقت ایسے تعلیم پا رہے ہین کہ جو کبھی عمدگی کے رتبہ تک نہ پہونچینگے - یقیناً بہت سے
خواہش بھی نہین رکھتے لیکن بہت سے وہ ہین جو کر سکتے ہین ایسے بہت کم ہوتے ہین اور یقیناً وہ نہین بہت سے
ایسے ہین جو اس کتاب کو مطالعہ کر رہے ہین زیادہ مائل ہے خواہش رکھتے ہین کہ انتہین معزز اور کارآمد بنا سکین - وہ
ذریعے سے ناواقف ہین اونکے گرد خدشات اور لالچین ہین وہ تلقین فراموش کر دیتے ہین اور اس طرح
خوف و امید ارادے اور ارادوں مین ڈگمگاتے ہین ایسے ہی لوگ ہین کہ جنکے واسطے مین یہ کتاب لکھتا ہون -
اور اونکے مین بصدق دل سے درخواست کرتا ہون کہ وہ جب تک کہ کتاب کا مطالعہ نہ کرلین اوسکو علحدہ نکرین
اور اگر اونکو اسمین خوشی ہو تو وہ چاہے جس قدر گالیان لکھنے والے کو دین - اگر میرے قلم مین بعض سہو ہون
نہ دیدہ دانستہ ہو تو مین اوسکے واسطے معافی مانگونگا - میری یہ دلی خواہش ہے کہ ایسے لوگون کی مدد کرون
جنمین کوئی قابلیت فائدہ اوٹھانے کی ہے - اور جنکے ہاتھ مین اپنی عادات کے درست کرنے اور فیصلا کی

علیہ سے فائدہ اوٹھانے کا موقع ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہین کہ ان اوراق کو بلاکسی فائدے کے اوٹھانے کو ترجیح کیا مین اسکی ایک ممکن وجہ بیان کرونگا ایک چوہے نے بہت سے بلاون کو اپنی آنکھ دکھلائی آخرکار ایک عمدہ چشمہ اوسکو دیا گیا لیکن جیسے ہی کہ اوسنے لگانے کی کوشش کی اوسکی مان نے کہا کہ گو یہہ چشمے انسانی آنکھ کو فائدہ پہونچاتے ہین لیکن یہہ چوہے کی آنکھ کو نہین پہونچا سکتے ہین!!

تم چاہتے ہو جس آدمی سے گفتگو کرو اوسکی علمی لیاقت اور اخلاق چاہے جس حد کو پہونچ گیا ہو لیکن وہ گذشتہ زندگی پر افسوس کریگا اور کہیگا کہ بہت وقت اوسنے ضائع کیا اور بہت سے موقع اوسنے ہمیشہ کیواسطے کہودیے اگر وہ اپنے زمانہ کو یکجا جمع کرسکتا۔ اپنی معلومات کو کسی جانب مبذول کرتا مثل بیکن بہت سے خزائن واقفیت کے جمع کرتا وہ عمدہ دل و دماغ کہ جو ہم سے پیشتر ہوچکے ہین بہت سے خزانجات ہمارے ورثہ مین چھوڑ گئے ہین جو ہر ہوشمند و پسندیدہ سونا کو ونیز پر دستیاب ہوگا۔ دیکھو کتنا فرق ایک ننگے وحشی مین سے ہے جو ایک ہرن کے مارنے پر کس قدر خوش ہوتا اور نیوٹن اور بوائل کے دماغون مین ہے۔ وحشی مین پوری سمجھ ہے اگر وہ چاہے تو اوس جانور کی عادات ترک کردے کہ جسکا وہ شکار کررہا ہے لیکن اوسکی روح مثل ایک بنا ہوا سنگ مرمر کے ہے اوسکے اندر ایک خوبصورت تصویر تو ہے لیکن بنانے والے نے کبھی اوسپر روغن نہین کیا ہے۔ وحشی کے دل کو کبھی تعلیم نہین ہوئی ہے اور اس باعث وہ مقابلہ پر مثل تاریک جنگل کے ہے۔

مین اس مسئلہ پر بحث نکرونگا کہ قدرتاً آیا انسانی روحین برابر ہین یا نہین اگر وہ ہین تو یہہ یقینی ہے اگر اسکے خلاف بھی ثابت ہو تو کوئی فائدہ نہین جس حالت مین انسانی جسم کی بناوٹ علیحدہ ہے کسی قسم کی تعلیم اوسکو یکسان نہین کرسکتی۔ لیکن مین یہہ کہسکتا ہون کہ ہر ایک شخص مین قدرتاً ایک نہ ایک چیز مین عمدہ ہونے کی قابلیت ہے۔ تم ریاضی مین عمدہ نہو یا زبردست منشی نہو یا تقریر کرنیوالے لیکن مین بہ ایمانداری سے یقین کرتا ہون کہ میرے ناظرین سے ہر ایک شخص کسی نہ کسی چیز مین زبردست ہوسکتا ہے اگر وہ خود اپنے تئین وفادار بنا رکھے۔ ایک لڑکا جیمس کی نگرانی مین تھا کہ جو بڑا سست اور نا سمجھ اور کسی مین مشہور نہ تھا اوستادون نے اوسکا ہر ایک طرح سے تجربہ کیا لیکن اوسکو کچھ نہ بنا سکے آخرکار اوسکا تجربہ ایک اوستاد نے اقلیدس مین کیا کچھ یہہ اوسکے مذاق کی اس طرح سے مناسب ہوئی کہ وہ اپنے زمانہ کا یکتا ریاضی دان ہوا۔ مارکس ٹولیکا کا لڑکا اتھنس کو بھیجا گیا اور تعلیم کو سب سے اعلی معلم پہونچائے گئے لیکن وہ بہت کوڑہ مغز ثابت ہوا۔ مجھکو تب بھی امید ہے کہ اگر اوسکو عمدہ موقع دیا جاتا تو وہ زیادہ عزت ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ مین نے ایک لڑکے کو بازار مین دیکھا کہ ہزارون کون اوسکی طرف نگاہ تعجب سے دیکھ رہے تھے اور وہ بہت بلندی پر بجلی کی محافظ آہنی سیخ* کو چھونے کیواسطے چڑھ گیا تھا ہوا زور سے چل رہی تھی اور سیخ

* ہر ایک شہر مین ایک بلند مینار ہوتا ہے جو اوسکے اوپر آہنی سیخ لگائی جاتی ہے کہ اگر شہر پر بجلی گرے تو وہ بچا لیوے۔ یہان بھی ہر ایک جہاز کی مین اسلحہ خانہ کے قریب گو چھوٹی لیکن ایک مینار ضرور ہوتی ہے۔ مترجم

حاصل ہی تھی لیکن وہ ۱۹۵ فٹ اونچائی تک پہنچ گیا۔ ہر ایک شخص امید کرتا تھا کہ اب گیا اور اب گرا لیکن ہمارے استعجاب کی کیا بنا تھی کہ سامنے پہنچ سا اپنا سر رکھدیا اور ہوا میں اپنے بازوؤں کو گردش اور پیروں کو ہلانے لگا۔ وہ وہاں جب تک کہ تھکا نہ پڑا رہا اور آرام سے واپس آیا۔ دیکھو یہ ایک دل تھا کہ جو بلند ارادہ تھی اور حوصلہ کے قابل تھا۔ لیکن یا تو اسکو دماغ کی تعلیم نہ ہوئی تھی یا اوسکی تیزی خاص ایک امر کے واسطے بنائی گئی تھی۔ میں یہہ بھی بیان کروں گا کہ اوس غریب لڑکے کو اس باعث سزا ہوئی کہ اوس نے ایک خوفناک مثال اون لڑکوں کے روبرو قائم کی کہ جو دیکھ رہے تھے۔ میں اسکی تائید سے باز نہیں رہ سکتا جب اونہوں نے اوسکو اس جسمانی ورزش سے روکا اونہوں نے یہہ بھی ہوشیاری کی اوسکی قابل خوف دانشمندی کو عمدہ راستہ پر لگایا۔

کہنے کے قابل نہیں لیکن میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے ایک بہت خوفناک لفظ استعمال کیا ہے وہ لفظ دعقلمندی ہے۔ بہت سے شخص اپنی عادات ایسی ڈالتے ہیں کہ جو تمہارا اونہیں میں ہوں اور خیال کرتے ہیں کہ یہہ اونکے مذاق سے علحدہ نہیں ہوسکتیں چند ایسے لوگ بھی ہیں کہ جواسی کو دانشمندی سمجھے ہوئے ہیں کہ وہ ایسی حرکات کریں کہ جو عوام نہ کرتے ہوں۔ مثل ایک بڈھے شخص کے کہ جو گھڑی کا وقت جیبی مقابلہ کے زور سے بتلاتا تھا۔ ڈین سفٹ اپنے مشہور سفرنامہ میں لکھتے ہیں کہ اونکو ایک موقع پر ایسے عقلمندوں کی ایک قوم ملی اور بیان کرتے ہیں کہ اونہوں نے ایک درزی دیکھا کہ جو اپنے اہل معاملہ کو ٹھیک ناپ پیچھے سے لیتا تھا۔ کبھی اپنے تئیں عقلمند ظاہر کرنے کی کوشش نکرو

عقلمند دنیا میں چند پیدا ہوتے ہیں اور اون چند میں ہی کو اونکے حسد بہت کیا گیا اور تقلید بھی بہت ہوئی لیکن بہت کم دیکھا کہ اوس حالت سے عمدہ چھوڑا ... کہ جس میں اونہوں نے پایا تھا سخت مطالعہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ فقط بہت سی جمع کیا دے بلکہ یہہ ہو کہ دل و دماغ جس طرح سے کہ عام سانچے گئے ہیں اونکو عمدہ کام میں لانے کے واسطے ہدایت کرے۔ ہر ایک آدمی کو اس سے زیادہ کسی امر کی خواہش نہیں ہوتی کہ وہ عقلمند ہو اور بہت خیال کرتے ہیں کہ خراب صحت اور کوشش کی عدم موجودگی ذہانت کی ایک نشانی ہے حالانکہ اصلی ذہانت مثل نیوٹن کی نسبت طالب علم کہتا ہے کہ صرف فرق اوسکے دماغ سے یہ ہے کہ نیوٹن ہمارا بہت بڑا تھا۔ تمہارا عمدہ دماغ۔ عمدہ تجویز یا عمدہ خیال یا وسیع معلومات ہو لیکن نہیں رکھو تم ذہین نہیں ہو اور بلا سخت محنت کے ہرگز لایق نہیں بن سکتے اسواسطے جو کچھ کہ تم نے حاصل کیا ہے وہ سب محنت کا نتیجہ جو تمہارے خوش رکھنے کے واسطے دوست ہیں کتب اور اوستاد اور سکول وغیرہ یہ ہی ہیں لیکن اپنے دل و دماغ کو تعلیم دینا صرف تمہارا کام ہے۔ یہ کوئی شخص تمہارے واسطے نہیں کر سکتا دنیا میں کوئی شے وقعت کے قابل نہیں ہوسکتی اگر محنت اور جانفشانی اوسکی قیمت نہیں ہے [illegible] کہا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص انگریزی زبان کا منشی ہونا چاہتا ہے اوسکو رات دن اڈیسن کے

پڑہنے مین صرف کرنا چاہیے - اور یہہ اور بھی بزور صحیح ہے کہ اگر کوئی شخص قابل امتیاز ہوا چاہتا ہے تو اوسکو اسکے واسطے محنت کرنا چاہیے - اصلی عمدگی بلا محنت کے نہین ہے - ایسے لوگ کہ جنہون نے کبھی کبھی بلا تعلیم اور مطالعہ کے دنیا مین ترقی حاصل کی ہے وہ چند روز ہوئے - بہت سے جوانون کو انگلینڈ کا قصہ یاد ہے کہ جو ایک دفعہ نیپلس کے بازارون مین مچھلیان فروخت کرتا تھا وہ بیسرے روز بحری اور بری فوج کا ہوگیا اور ایک شہنشاہت پر حکومت کرنے لگا - فوج اوسکی اطاعت کرتی تھی - بدمعاش رو پوش ہونے تھی اور انسان کو کبھی اوسکی طرح سے اپنے احکام کی اطاعت نصیب نہ ہوئی لیکن اوسکی مختصر حکومت نہ زیادہ سخت حماقتون - مظالم اور خودرائی سے بھری ہوئی تھی اور ایسی تمثیلون کو دنیا کے روبرو مثل ممکن الوجود کے نہ ہونا چاہیے بلکہ غیر ممکن الوجود -

اسکو ایک اصول قرار دے لو اور جسمین کوئی مستثنیات نہون کہ جو کچھ ہم مین ہے اوسکے واسطے ہم محنت کرین اور کوئی شے قابل رکھنے یاد رکھنے کو دینے کی نہین ہے کہ جسمین تمہارا کچھ صرف نہوا ہو -

کاپرٹ وکے فیلڈ لکھتے ہین کہ اونہون نے اپنی سوانح عمری کی بہت بڑی جلد صرف چھہ یا آٹھہ روز مین لکھی " اوسکو کچھہ مین صرف نکرنا پڑا اس باعث یہہ بہی ظہور ہے کہ وہ کسی قابل نہین ہے تم ایسی جلدون کو جاہے جس قدر وجود مین لاؤ لیکن اون سے کسکو فائدہ - ہم سب سونا لینا چاہتے ہین لیکن کھودنے سے خوف کہاتے ہین - بلی مچھلی تو پسند کرتی ہے لیکن پانی سے پکڑنا نہین چاہتی -

وہ جزائر کہ جو بحر پاسفک کو اسقدر خوبصورت بنائے ہوئے ہین اور جو اگر اونمین گناہ نہو بہشت معلوم ہونے ہین چھوٹے کیڑے موسنگے کی محنت سے قائم ہوئے ہین کہ جنہے ایک ایک دانہ بالو کا جمع کرکے یہ اس قدر ڈھیر بنایا - یہ ہی انسانی محنت کے ساتھ ہے - ہتسے نتائج تھوڑی ہی لیکن مستقل محنت سے ہاتھ آتے ہین - مین نے اکثر ایک لائق منشی کے مقولہ پر غور کیا کہ جو بہت شوق سے اپنے مضمون مین سے جہانتک کہ مجھکو یاد ہے وہ ایک تصویر پہاڑ کی ہے اور ایک آدمی اوسکی چوٹی کے قریب کھڑا ہے - کوٹ اور ٹوپی اوڑکر دور پڑی ہوئی ہے اور پہاڑ دشوار گذار ہین اور جب وہ کھوتا ہے اوسکا شا بہ شکل سے معلوم ہوتا ہم کر رفتہ رفتہ -

اول اور سب سے بڑی غرض تعلیم سے یہ ہے کہ دل کا مطیع کرنا قدرتاً وحشی گھوڑے کے مثل ہے - ہر ایک شخص کہ جنے اپنے دل کو قابو مین نہین کیا ہو جبتک اس امر پر غور کرنا چاہتا ہے نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اپنے خیالات ہی کو ایک جگہہ نہ رکھ سکیگا وہ ادھر ادھر آوارہ ہونگے اور بھٹکینگے دل کو واپس لاتا ہے اور چاہتا ہے کہ ایک جگہہ توجہ کرے کہ کیا رہے گی وہ سب ... کرنا ہے حتی کہ بالوسون مین وہ ترک کرتا یا سو بہت ہے - مین نے ایک مرتبہ ایک جوان کو ... خیال کو ایک جگہہ نہین رکھ سکتا - وہ مثل ایک تارہ کے ہے کہ جو ادھر ادھر جاتا ہو اور وہ شاید یہ خیال کرتے

کر اوسکا دماغ اس قدر وسیع ہے اوسکی سنجیدگی اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے کہ جب وہ اپنے ساتھیون سے اسکا تذکرہ کرتا ہے۔

اوس زمانہ مین کہ جو تمہارا طالب علمی کا ہے یہ ضروری نہین ہے کہ تم اپنی معلومات بہت زیادہ وسیع کرو۔ پڑھنے کی نسبت جواب ہے اور مین امید کرتا ہون کہ ایسا اشارہ مین بتلاؤن گا کہ جس سے تم بہت فضول کتب کے پڑھنے سے بچ سکوگے۔ مطلب یہ ہے کہ آئندہ منفعت کے واسطے دل و دماغ درست کیا جاوے۔ مطالعہ بہت طلبا پڑھا دیگا ہم کو اسکی فکر نہ چاہیے مین چاہتا ہون کہ یہ تمہارے بخوبی ذہن نشین ہو جاوے کہ سب سے بڑی آرزو یہ ہے کہ دل و دماغ ایسی صورت مین ہوے کہ جسکی تربیت وہ کامیابی کے ساتھ کرسکے اور وہ بھی تمام عمر جسکو تمام عمر اپنی ترقی کا خیال ہے اور اس باعث مطالعہ کی عادت ڈالو اور سیکھو کہ کس طرح سے مطالعہ کیا جاوے کہ اوس سے فائدہ حاصل ہو۔ نیوٹن کی پچاسی سال کی عمر مین اولاد ہوئی تھی اور شاعر ورڈسورتھ کو ۸۰ سال کی عمر مین وہی جوش شاعری جوانی کا تھا۔

یہ پہلا مقصد خیال کرو کہ تمہاری مطالعہ کی جانب توجہ ہے جو شخص کہ یہ کرسکتا ہے وہ درحقیقت بہت بڑی مشکلات کا مقابلہ کرسکتا ہے۔ اور جو یہ نہین کرسکتا اوسکو کامیابی کے واسطے امید بھی کرنا فضول ہے۔ کسی نتیجہ کے مطالعہ سے قائم کرنے کے واسطے خیال کو یکجا ہونا چاہیے اگر سوا اسکے اور خیال ہے تمہارے ذہن مین ہے کہ جسکو ہونا چاہیے دل بٹ جاتا ہے اور دونون علحدہ علحدہ ہو جاتے ہین۔ یعنی اونکا کوئی اثر نہین رہتا۔ مین نے دو طریقے مختصر نویسی کے سیکھے۔ گریب صاحب کے قاعدے سے واقف تھا اور آسانی سے اوسکو لکھتا تھا لیکن جیسے ہی کہ مین نے پٹمن کے قاعدہ کے سیکھنے کی کوشش کی مین نے دونون کو غارت کردیا اور اب مین کسی کو نہین لکھ سکتا۔ "جو امر کہ مطالعہ کا لوٹنا کہلاتا ہے وہ سوا اسکے کچھ نہین ہے کہ جس امر کی جانب متوجہ ہو اوسکی طرف سے خیالات تقسیم ہون۔ انگلستان کے ایک مشہور عالم کا ذکر ہے کہ وہ ایک مرتبہ اس طرح سے ایک خیال مین محو تھا کہ باوجودیکہ کہ اوسکا گھوڑا ایک تالاب مین پہنچ گیا اور سکی کاٹھی تک پانی آگیا لیکن حضرت کو خبر ہی نہین ہے۔ مطالعہ کرنے کی سفارش سے نہین ہے بلکہ یہ دکھلانا ہے کہ جس شخص کا ایک طرف خیال رہتا ہے اور جسمین ایک جا خیال کرنے کی طاقت ہے وہ ضرور کامیاب ہوگا کبھی اپنے فرائض بخوبی اور خوش اسلوبی نہین ادا کرسکتا۔ اسی کے متعلق ایک بڑی شاعرہ عورت لکھتی ہے کہ وہ اپنے حروف آگ پر نقطہ اور ٹی پر لکیر کسی بیماری کے وقت کھینچتی ہے کیونکہ اوسکو بوجہ نہین بیماری کے تمام کو وقت شامل ایک خیال ہے اور یہ اوسکے دل تربیت یافتہ نہین معلوم ہوتا کہ شغل کے ساتھ محنت اور استقلال سے مطالعہ مین کامیابی ہوتی ہو اور یہی اصل دونون کامیابی کے ذمہ دار ہین۔

فیرشکلن بہت بڑا صاحب مرتبہ ہوا اور اوسکا نام عمدہ مصنفون مین گنا جاتا ہے لیکن اوسنے مشہور ایک جنتری بناکر حاصل کی ... وہ بتلاتا رہا اور رفتہ رفتہ وہ بلند مرتبہ پہونچا تھا کہ ... ایک خاص ...

قبول کیا گیا - ہر ایک جوان کو یاد رکھنا چاہیے کہ وہ جو سبق لیجا دیگا اوسکو ایک روز پھر سے کو کاغذ پا دینا ہوگا -
وہ مشہور آدمی کہ جو اپنے مطالعہ کے کمرے میں واپس آیا اور اوسنے دیکھا کہ ایک چھوٹے کتے نے میز پلٹ دی
کاغذات جلا دیئے کہ جنکی تیاری میں وہ سالہا سال متوجہ رہا تاہم اوسنے آہستہ سے کہا "او ڈائمنڈ تم نے
بہت نقصان پہونچایا" بلاشک اس شخص نے اپنے تئیں بہت لائق ثابت کیا - لیاقت اوسکی تحمل میں تھی بلکہ
پھر چاہیے کہ وہ پھر کام پر بیٹھ گیا اور پھر اوس بھاری کام کو شروع کر دیا اوسکا وجود اوسکے خاندان کے واسطے
تحمل ہے - دنیا نے اسکی تعریف کی تاہم ایسے چند ہی لوگ ہیں کہ شب و روز سالہا سال کے واسطے ہمیشہ
تحمل سے کام کریں گے -

طالب علم کو خود غور کرنا اور خود ہی کام کرنا چاہیے - سچی محنت کی اسمیں ہے کہ کام محنت کی سی کیجیے
چاہیں - ابھی وضع پر نیم تعلیم یافتہ ہمیشہ دوسروں کی تقلید کرتا ہے لیکن کوئی شخص تقلید ہی سے قابل
نہیں ہوا ہے ایک اسکی وجہ یہ ہے کہ خرابیوں اور کسی قابل عظمت انسان کے قابل اعتراض حصہ اطوار کی تقلید
نسبت عمدگیوں کے آسان ہے - سکندر اعظم کے پاس ایک احمق معلم تھا جو اوسکو اچھاس مشہور حکیم کے
نام سے پکارا کرتا تھا - اوسکو تعلیم دی گئی کہ وہ اسکا منصرف اور تقلید کن ہو لیکن جب تقلید کا زمانہ آیا
اوسنے سخت قابل نفرت حرکات کی تقلید کی - اوسنے ایک گورنر کو گلی در گلی اپنی گاڑی کے ساتھ گھسیٹا -
جو کہ وہ اس باعث ہوئی کہ اوسکے معلم نے اوسکو بتلایا تھا کہ جسکے اطوار کا اعتراف کیا جاوے اوسی کے ساتھ [illegible]
بھی ہو - پھر دوبارہ ایک سے زیادہ بار قبول کیا گیا ہے کہ فرانس نے اپنے تقصیر بادشاہ لوئیس شانزدہم
اس باعث مارا کہ انگلستان نے بھی ایک مرتبہ اپنے ایک بادشاہ کو مارا تھا تعجب تو یہ ہے کہ قومیں بھی تقلید بلا لحاظ
نیچے نہیں کر سکتیں کچھ کم لوگ اپنی باتیں خلاف اتفاق نہیں کہتے ہیں اور ہر ایک تربیت اور تعلیم محض سادگی سے تقلید کے
باعث کھوتے ہیں - سیکڑوں ہیں کہ جنہوں نے جانسن کی تقلید کی لیکن کیا ایک بھی ہے کہ جو گراں قدر الفاظ کے سوا
اور کچھ لکھ سکا ہو - بہت سے ہیں کہ جنہوں نے بیرن کی تقلید کرنا چاہی لیکن کیا ایک بھی ہے کہ جسنے بجز صرف
گستاخیوں ہی پر بسر کی تو وہ لوگ سوائے اوسکی خرابیوں کے اور کسی کی تقلید نکریں گے - قرض لینا اور تقلید
اطوار اور اصول دونوں آسان ہیں لیکن خود اپنی دونوں چیزوں کا ہونا مشکل ہے - جیسا ایک اصول
قرار دیا کہ کبھی تقلید کر کے اولالعزم نہیں ہوا ہے - تم کو اپنے علحدہ طرز رکھنے چاہیں -
یہ بیان کیا گیا ہے کہ [illegible] ایک [illegible] تھا کہ اپنے لڑکپن کے زمانہ میں اوسنے وہ قواعد تجویز کیے کہ
اوسنے اپنے [illegible] کی - یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہم کسی کی عظمت اور عمدگی کی نقل نہیں
کر سکتے - ہم کو اپنی [illegible] حاصل کرنا چاہیے -
دوسرا مطلب مطالعہ کا قرار دینا ہے کہ [illegible] تحقیقات [illegible] نہیں کر سکتی بلکہ [illegible]

وزن - بغیر اسکے تم کبھی فیصلہ نہ کر سکو گے کیا پڑہنے کے اور کیا پھینکنے کے قابل ہے کس مصنف کی
کو پسند اور کس سے نفرت کرنا چاہیے - بہت سے سخت محنتی آدمی اور پڑہنے والے بلا کسی تجربہ اسکے
کی کمی کے باعث جان چھوڑ دیتے ہین -

اس زمانہ کے ایک بہت مشہور آدمی کہ جنکی آواز صرف یہان ہی نہین گونج رہی ہے بلکہ ہمارے ملک کے
دوسری جانب بھی اون کو کچھ دریافت کرنے کی ضرورت نہین ہوتی کہ کون لکھنے والا ہے کسکی لے ہے بلکہ
وہ سب جگہ سے اوٹھاتے ہین - ایسی ہی عادت کی ضرورت ہر ایک انسان مین ہے -

سب سے بڑا آلہ دنیا پر اثر ڈالنے کا دل ہے اور کوئی آلہ اس طرح سے عمدہ تعلیم کی بدولت نہین ترقی
پا رہتا ہے - بہت سے خیال کرتے ہین کہ یہ عمدہ نہین ہے کہ سب طاقت ایک کام کے کرنے مین لگا دینا
ہے تمکو اپنی طاقت عمدہ موقعون کے واسطے رکہنا چاہیے جیسے تمہارے پاس ایک گھوڑا ہے اوس
کی رفتار معمولی رکھو اور جب حاجت ہو اوسے سانٹا لگاؤ - گویا دل مثل گھوڑے کی ہے یون اور سوڑون پر
آدمی دیکھ رہے ہین کہ کس قدر تھوڑی دماغی محنت سے مطلب برآری ہو سکتی ہے اور کس قدر رفاعطے
کمزور خیالات پھیلین گے وہ مثل طلبہ کے خیال کرتے ہین کہ یہ خوفناک ہے کہین دماغ سے اگر اکثر کام لیا جاوے
مبادا وہ خالی و ناقابل کام کمزور نہو جاوے کمان کو آدھی دور تک کھینچی کرنا چاہیے ایسا نہو کہ اوسکے
لوں کو ٹوٹ جاوین اور طاقت کھو دین - لیکن ہمکو ایسا خوف نہ کرنا چاہیے - آج تم جہانتک ہو سکے دل دماغ
سے کام لو - اور جہانتک ہو سکے اوسکو وسعت دو تم سب نے گویا اپنے ساتھ ایک مہربانی کی کہ تم نے چاہا ہے ایسا ہی کرو
پھر ایک روز وہ زیادہ مستعدی سے جواب دے گا -

لیکن یاد رکھو کہ اصلی تربیت کبھی کبھی بڑی کوشش کر لینے سے نہین ہے جس قدر کہ متواتر کوششون
واسطے اوسکی تیاری مین اگر تم تربیت مکمل کرنا چاہتے ہو وہ کبھی کم نہونے پاوے پس عقل تیز اور صاف
ہونا چاہیے - ہملٹن کی نسبت یہ بیان ہے کہ اون ایام مین کہ جب سخت سے سخت دماغی محنت پڑتی تھی مہینے
مین ایکبار ضرور اقلیدس پڑہتے تھے -

تربیت یافتہ دماغ کا کمال یہ نہین ہے کہ کسی خاص موقع پر اپنے زور کو دیوؤن کا سا دکھلا دے
ایک وقت ایک منظور شدہ مقدار بہ آہستگی اور برابر ہر وقت مین ہوتا دے - یہ سر آئزک نیوٹن اور لونکا
کہنا کہ بلا گھنٹون صرف کئے اوقات مقررہ پر اوسی ہفتہ اوسی روز اور اوسی گھنٹہ پر کام ختم
ہو جو وہ شخص جو اپنے تئین اس طور پر تعلیم دیتا ہے کہ کسی کام کے کرنے کے وقت گھنٹون انتظار کرے
اپنی زندگی مین بہت کم کام کریگا -

دو شخص ایک دوسرے کے نزدیک رہتے تھے دونون طالب علم تھے ایک کو کچھ تربیت تھی دوسرا جاہل تھا

ایک انین سے افسوس کے ساتھ کہتا تھا[1] کہ ان لوگون نے ایک زبان ایجاد کی ہے اوسکا نام گریک رکھا ہے تم
بہت ہوشیاری چاہیے مین اوسی زبان مین اکثر لوگون کے ہاتھون مین ایک کتاب دیکھتا ہون اور جسکو
نیو ٹسٹامنٹ انجیل کہتے ہین اس کتاب مین   سلیب اور زہر ہی زہر بھرا ہوا ہے - زبان عبرانی کی نسبت ا
بھائیو میری یہ گزارش ہے کہ جو شخص وہ زبان حاصل کرتا ہے وہ یہودی ضرور ہو جاتا ہے" دوسرا برخلاف ا
اوسی کتاب کو ہاتھ مین لیتا ہے خوب مستقل مزاجی سے مطالعہ کرتا ہے اور اوس انجیل سے کل یورپ کو ہلا دیتا -
وہ دنیا بھر کو ہلاتا ہے اور ایک روز مین ہزار سال کی روشنی عیسائیت مین داخل کرتا ہے ضرورت نہین
مین بتلاؤن کہ میرا مطلب اوس لوتھر سے ہے کچھ نہین سوا سے تربیت پائے ہوئے دل کے اور اوسکے کا
مین لانے کی عادت کے اوسکو اپنے گرد کی تاریکی سے اوجیالے مین آنے کی اجازت دیتا -

انسانی خاصہ کا مطالعہ ایک جزو اعظم تعلیم کا ہے - مین جانتا ہون کہ یہ خیال صرف چند لوگون کا نہ
بلکہ بہتون کا ہے کہ انسانی خاصہ سے کوئی واقف نہین ہوسکتا کہ جو بتلاؤ ولتا نہین ہے - مین قبول کرتا ہو
ایسے ہی لوگ ہین کہ جو کام کرنے کے طرائق سے آگاہ ہین - اگر طالب علم کو تعلیم کے خاتمہ پر انسانی خاصہ سے ما
نہین ہے تو یہ خود اوسکا یا اوسکے معلم کا قصور ہے - کام کرتے وقت بخوبی اندازہ کر لو کہ تم ایسی حالت مین کس ط
کام کروگے اور جیسے لوگون سے امید رکھتے ہو - گو ایسی حالتون مین آخری نتائج صحیح ہون تاہم کام کے ارادہ
کی طرف وہ نظر نہین کرتے اور نہ اونکی اصلیت کی جانب - ایک کام کرتے ہوئے انسان کو ایک مجلس کے ضمیر کا ا
کرنے دو - وہ واقعات خواہ دریافت کرے لیکن کیا وہ مثل اوس انسان کے کر سکتا ہے کہ جسنے انسانی خاصہ کا
اور اوسپر غور کیا ہے - مثلاً اڈورڈ کے تھوڑے ہی لوگ ہوئے ہین کہ جنہون نے کچھ کام کیا ہو لیکن
انسانی فطرت نہین سمجھتا تھا کیا اوسکی تحریرات پڑھکر کوئی شبہہ کر سکتا ہو کہ وہ سب سے زیادہ جانتا تھا کہ خا
انسانی کیا ہو جب ایسے دماغ سے دنیا کو روشنی پہونچتی ہے تو یہ خیال کرنا چاہیے کہ وہ غلط اصولون پر
وہ ایک گھوڑے کی خریداری مین غلطی کرے کیونکہ اوسنے ایسی چھوٹی چیزون پر نظر نہین کی لیکن ایک ڈاکٹر اوس
زیادہ جس طرح سے کہ وہ دوسرے انسان کے عادات دریافت کرتا تھا شیک شخص مرض نہین کر سکتا - یہ ایک
ہے کہ اڈورڈ اپنے گاہکون کے حال سے تو اس قدر آگاہ نہ تھا جس قدر دنیا کے کام کرنے والے انسانون
تم اوس شخص سے کسی کو زیادہ اسمین نہ پاؤگے اور یہ اوسی مین نہ تھا بلکہ تمام سچے طالب علمون مین یہ بات ہے
کھرے اصولون پر کام کرتے ہین وہ اصول کہ جو وقت کے ساتھ تبدیل نہین ہوتے یہ ہی ایک وجہ ہے کہ
ایک غیر تعلیم یافتہ اپنی کمان درست کرتا ہے تعلیم یافتہ تیر لگا بھی دیتا ہے وہ شور تو بہت مچاتا ہے لیکن کرتا کچھ نہ
اسمین شک نہین کہ اس خیال پر لوگ ہنسین گے کہ محنتی طالب علم فطرت سمجھتا ہے -

ذاتی قابلیت ایک اور بہت ضروری نتیجہ تعلیم ہے - تھوڑے سے لوگ ہین کہ جنہون نے اپنے تئین با
[illegible] طالب علم [illegible] ایک شخص ایک [illegible] جانے والے کا حیثیت

اقدر بڑا کہ تمام قوم کی آنکھیں اوسکے جانب متوجہ تہیں بہت سے خود بین اوسوقت تک رہتے ہین
کہ وہ اپنی حالت کا اورون سے مقابلہ نہین کرتے۔ یہہ بھی ضروری ہے کہ تم اس امر سے آگاہ رہو کہ کیا تمہارے
امکان مین ہے اور کیا نہین۔ اسی وجہ سے مین باوجود بہت سی خوف اور برائیون کے اسکول کی تعلیم کی
سے بہت خیال کرتا ہون اور کیون؟ صرف اس خیال سے کہ تم مین اوسکو اپنے ساتھیون کے ساتھ لیاقت کے
کا موقع نہین ملتا۔ صرف اورون کی موجودگی مین یہہ ہی نہین ہوتا کہ تم اپنی ذہانت کو تیز اور ذہن مین اونکی
ہو بلکہ مقابلہ سے اپنے کو مضبوط کرتے ہو۔ تم بہتون کو دیکھوگے کہ ذہن تیز ہے اور تعلیم اوس سے زیادہ ہوئی ہے
کو اپنا بناتے ہوے تمکو خوف ہے کوئی ایسی ہی بڑی خرابی اوس انسان کی فطرت مین ہونا چاہیے کہ جو سالہا سال تک
محنتی طلبہ کے ساتھ تعلیم مین شریک رہا ہو اور اوس زمانہ کے خاتمہ پہ خیال کرے کہ وہ نہایت عقلمند اور لائق آدمی ہے۔
علم کے میدان مین ابھی قدم رکھا ہے کہ جو مثل خدا کی پیدایش کے لامحدود ہے لیکن اسکی کیا نقصان ہے اگر انسان اپنا
بہت اندازہ نکرے۔ مین جواب دیتا ہون کہ اگر وہ شاید اپنی لیاقت سے زائد لیگا تو یہانتک
ممانعت کیجاویگی یہہ ہر ایک انسانی غرور ہے کہ وہ دوسرے کو اوسقدر سے زیادہ کی نسبت دعوی کی اجازت
جس قدر اوسکا حق ہے یعنے اگر تم اپنے تئین اون لوگون مین شامل کرو کہ جو زیادہ اندازہ اپنا کرتے ہین تو
مضبوط ہونے کو نقصان پہونچاتے ہو جو سلیم آدمی ہین تمہارے انسانی ہمدردی کا دوسرون سے اپنے تئین نامستحق
ثابت کریگا۔ ایک فلاسفر کہ جسکی شہرت تمام یورپ مین تھی سلیم الطبع اسقدر تھا کہ اوسکی بیوی اوس پہ
رحم کرتی تھی کہ "یہہ غریب سوائے فلاسفر ہونے کے اور کچھ نہوگا"۔
تمکو حافظہ کے قصور کی نسبت بہت خوف رہتا ہے بھول جانا بہت غلط ہے اور بعض اوقات
سب بالکل اوس کے فطرتی ہین جسکا تیز حافظہ ہے وہ جو کچھ پڑھتا ہے خیالات یاد رہتے ہین
رلسے قائم کرنے کی طاقت کو اسکے بہت کم ناکامیابی ہوتی ہے بہت سے لوگون کو حافظہ کے مضبوط کرنے مین
بڑا خوف ہوتا ہے کہ کہین وہ اصلی خیالات اوس سے کم نہوجاوین اور جو کچھ اونمین روشنی ہو وہ سب قرض لی
ہوئی نہو جاوے۔ مجکو کچھ خوف نہین معلوم ہوتا خصوصا اوس زمانہ سے جب سے کہ مین نے دیکھا کہ جن
کو خوف ہوتا ہے اونکے اصلی خیالات بھی ایسے نہین ہوتے کہ کسیکو حسد ہو۔ اس چہرہ تاریک
مین بھی یہ خوشی کے قابل ہے کہ ایک ستارہ یہان سے اوٹھتا ہے اور وہ بھی قرض لیکر روشنی دیتا ہے۔
تعداد اصلی خیالات کی کہ جو کسی دماغ سے ہوکر گذرتی ہے یقینا اوس سے بہت کم ہے جتنا کبھی خیال
ہے۔ کون نہین جانتا کہ ایک جوان کو تعلیم سے کیسی تازگی ہوتی ہے۔
دنیا اوسکے سامنے نئی ہے وہ نئی سرزمین پر چلتا ہے۔ مین نے اکثر مسن لوگون کو دیکھا ہے کہ جو خواہش
کرتے ہین کہ وہ بیٹھکر وہی لطف کسی کتاب مین پا سکین کہ جو وہ کم عمری مین پاتے تھے۔ اب کیون نہین وہ پاتے؟
یہ نئی کتاب اب اونکے واسطے نئی نہین رہی۔ اونہون نے اونھین خیالات یا اونکے عکسون کو بہت مرتبہ

دیکھا ہر ایک کتاب جو بعد کو شائع ہوئی ہر اوسمین وہ اصلیت نہین جس شخص نے کہ یہ بیان کیا کہ شروع دنیا مین اقلیدس اور انجیل دونہی حق کتابین تہین اوسمین بہت غلطی پڑنہ تہا اگر کتابون اور انسانون مین اس قدر اصلیت نہین ہے جیسی کہ ہم خیال کرتے ہو تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حافظہ ایک بہت بڑی چیز ہے کہ جسکے ذریعہ سے ایک کو دوسرے کے علم سے آگاہی ہوتی ہے - اوسکو ترقی دینا نہایت ضروری ہے -

جو کچھ مین نے لکہا ہے اوس سے تمکو دریافت ہوا ہوگا کہ مطالعہ کے اغراض یہ ہین کہ دماغ کا ہر ایک حصہ عقل و دماغ کو تربیت ہو کہان وہ اوزار پاسکتے ہین اور اونکو کس طرح استعمال کرنا چاہیے بیشک تعداد علم کی کہ جو ایک طالب علم کے دماغ مین ہونا چاہیے کیا ہے - یہہ سب صرف بیہودہ باتین ہین اگر کبھی خرچ نہونے والا کہزانہ اوسکے پیچھے نہوتا اور جس قدر جلدی کہ خالی ہوتا اوسی قدر بہر دینے کی طاقت نہوتی - اگر علم جو اوسکے پاس ہے مثل ایک بحر کے ذریعہ پیداوارات اوٹھانا شروع ہو تو مفلسی طالب علم کے پاس اور کسی ذریعہ سے ضرور وہ دوبارہ آویگا - اکثر کا خیال ہے کہ ایک بہی ذرہ علم اور کچھ بہی خیال کہ جو ایک مرتبہ دل مین قائم ہوگیا وہ کبھی نہین جاسکتا - آج وہ فراموش ہوجاوے لیکن وہ پھر ترقی کرنے کی حالت مین یاد آویگا -

جب لڑکا گھر سے دور بھیجا جاتا ہے تو یہ کوئی نئی بات نہین ہے کہ بہت سخت تعلیم حاصل کرتا ہے وہ اپنے مکان کے نزدیک تالابون باغون پہاڑیون اور اپنے باپ کے جلسون کو یاد کرتا ہے وہ الیس جیسے بڑی تو جلاوطن ہو ایک خالی کرسے مین غیر آدمیون مین بند کردیا گیا ہے - یہ تعجب کی جگہ نہین ہے کہ اوسکو ایسا خیال پیدا ہوتا ہو لیکن اوسکو خیال کرنا چاہیے کہ یہی زمانہ اوسکے خیالات پیدا کرنے کا ہے کہ جو اوسکو کسی زمانہ مین بلند پایہ کردینگے اور اپنے ساتھیون مین اوسکی عزت ہوگی - ہر ایک لائق آدمی نے اسی راستہ کی پیروی کی ہے سوا اسکے کوئی راستہ علمی ترقی اور عظمت کا نہین ہے - اگر یہ تجربہ کی آواز تمہارے کانون مین گونج سکے اور اگر تم اوسکو دل کی کیفیت دریافت کرسکو کہ جسکے پاس ہی تمہارے ایسے سو رنج تھے لیکن اوس سے فائدہ نہین اوٹہایا تو تم اپنی حالت کو دریافت کرکے متعجب ہوگے - جن لوگون نے کہ کالج اور اسکولون مین زندگی کا خاتمہ کیا ہے جانتے ہین کہ کس قدر سخت وہ زندگی ہے وجہ یہ ہے کہ دل کے توڑنے کے واسطے یہ بہت سخت ہے اور کا مطیع ہونا مثل شیر کے بچے کو پنجرے مین کہینچنے کے ہے اور بعد اوسکے سکھلانے کے کہ کس طرح سے اوس کی اطاعت اور اپنے تئین مطیع کرنا چاہیے لیکن یہی تربیت دل کو ٹھیک قابو مین کرسکتی ہے اور خود اطاعت کرانے کے قابل ہے مین امید کرتا ہون کہ ان ابواب مین کہ جو اسکے آگے ہین راستہ اس قدر صاف بتلا دونگا کہ تم کو اوربہی خوشی اور مسرت سفر کرنے مین ہو اور اوسکے خاتمہ پر یہ معلوم ہو کہ یہ سفر بالکل عمدہ یادگار کی باتون سے بہرا ہوا ہے -

باب دوسرا

کل انسانی اطوار ایک لفظ مین عادات کہے جاسکتے ہین یعنی یہ کچہ لکہنا غلط نہین ہے کہ "انسان عادات کی ایک گٹھری ہے"
فرض کرو تم مجبور کر دیے جاؤ کہ ایک آہنی طوق گلے مین لگائے اور ایک زنجیر مین ہاتھ کسے رہو کیا تمہارے وجود پر ہر ایک گہنٹہ وزنی
وجہہ نہوگا - تم صبح اوٹھتے ہو اور اپنے تئین مثل ایک قیدی کے زنجیرون مین گرفتار دیکھتے ہو تم شب کو بوجہہ سے اوسکے
پریشان ہوکر سو رہتے ہو - اوسوقت اور بہی افسوس کرتے ہو جب یہ خیال ہوتا ہے کہ تم اون سے نجات نہین پاسکتے
لیکن بہت سی انسانی عادات ایسی ہین کہ جنکا برداشت کرنا مشکل ہے اور اون سے نجات پانا اور بہی مشکل - عادات جلد پیدا
ہوکر بہت جلد پڑ جاتی ہین - اور آج جو جیسے ایک یون ہی سی معلوم ہوتی بہت جلد وہ چٹان معلوم ہوتی اور
طاقت مین مثل جہازی رسی کے ہوجاویگی اور وہ ہی رسی تم کو یاد رکہنا چاہیے کہ ایک ایک دہاگے کے بٹنے سے بنتی ہے لیکن جسوقت
وہ کبہی ایک بیماری ہے بیماری کہتی اوسکی طرف سجدہ کرتی ہے اور اوسکی طاقت سے اطاعت قبول کرتی ہے - کسی کسی قسم کی عادات ہر ایک طالب علم مین ہونگی
اوسکا رجحان ایک خاص طرف ہوگا کہ جسمین اوسکا وقت اوسکے خیالات سب صرف ہونگے - بعض بری عادات بہت
جلد اوسکا ایک حصہ ہوجاتی ہین اور ایک قسم کا دوسرا خاصہ انسانی - کون نہین واقف ہے کہ ایک بڈہا آدمی جو کسی خاص
محلہ تمام عمر ہشیار رہا ہو ساٹھ برس کے بعد اگر علحدہ کیا جاوے تو اوسکو تکلیف ہوگی - کون شخص اوس قیدی
سے نہین واقف ہے کہ جسنے یہ درخواست کی تہی کہ وہ تاریک کٹہرے مین پہر ڈال دیا جاوے کیونکہ وہان
رہنے کی اوسکی عادت ایسی سخت پڑ گئی تہی کہ اوسکو توڑنے کی طاقت اوسمین نرہی تہی - تم یقیناً چالیس برس کا
کوئی انسان ایسا نہ دیکہوگے کہ جسمین کوئی نہ کوئی عادت ایسی نہو کہ جسکا وہ افسوس کرتا ہو اور جس سے اوسکے صحت
پہونچنے مین نقصان پہونچا ہو لیکن وہ اوسکے جسم مین اب اس طرح سے چمٹ گئی ہے اور اوسکا توڑنا مشکل ہے یا اوسکے توڑنے کی
ہمت نہین - مین امید کرتا ہون کہ تم بہی اپنی عادات ڈالوگے اور مین چاہتا ہون کہ تم ایسا کرو اور درحقیقت
انسان کچہہ بہی نہین ہے کہ جسمین کوئی عادات نہون لیکن جو مین چاہتا ہون وہ یہ ہے کہ تم اپنی عادات جو ڈالو وہ صحیح
ہون اور ایسی کہ جنسے ہر ایک گہنٹہ اور آن تمہاری فرحت کو ترقی ہو - اگر ایک شخص سے کہا جاوے کہ وہ تمام عمر
ایک ہی کپڑا پہنے تو کیا اوسکو کپڑے کی عمدگی اور صحیح ناپ مین ہوشیاری نکرنا چاہیے لیکن یہ باتین اصل مین اوس
ہوشیاری سے زیادہ نہین ہین کہ جو انسان کو اپنی خواہشات کی پیروی کے واسطے رکہنا چاہیے -
کسی عادت کے ڈالنے مین جو فکر کیونکہ یہ تمہارا خیال نہین بسہولت ہو سکتی ہے ایک فرض ہے کہ اوسکو ایک ہی وقت
روزانہ کرو ضرور اوسمین تہوڑے دنون کے بعد لطف حاصل ہوگا اس سے بحث نہین کہ شروع مین وہ ناگوار معلوم ہو لیکن
کیسا ہی ناگوار کیون نہو اوسکو کچہہ روز کے بعد روزانہ واقع ہونے دو اوس سے ضرور لطف حاصل ہوگا اس طرح سے
ہماری سب عادات پڑتی ہین - طالب علم کہ جو آسانی سے ۹ یا ۱۰ گہنٹہ پڑہ سکتا ہے مزدور یا کام کرنے والے کو اسی

طرح سے دیکھے گا۔ میں نے ایک آدمی کو ایک میز پر کہاتے دیکھا کہ جسپر دنیا بھر کے تکلفات تھے لیکن وہ بلا کسی
دوسری جانب ہاتھ بڑہائے صرف لپک کہا تا تھا اوسکی صحت نے اوس کو مجبور کر دیا تھا حتی کہ یہ
آخر کار ایک لذیذ خوراک ہو گئی اور اسکے قبل وہ بہت زبان چٹ تھا ایک لائق آدمی لکھتا ہے کہ میں ایک مرتبہ ایک
مشہور قیدی کے پاس جیلخانہ کلکتہ میں گیا اوسکے بخار آرہا تھا اور گرد الٹا پڑا تھا لیکن اس قیدی نے بعد اوسکے
مجھکو یقین دلایا کہ رہائی پر اوس شخص نے کسی قدر مشکل سے اوس گرے کو چھوڑا صرف عادت اوسکی اوسی دشمنی کے
اپنے کرنے کی پڑگئی تھی کہ جو تجھیون سے ہوکر آئی تھی اور وہ پہلے بستر مرغوب ہو گئے تھے۔

میں اون عادات کو بیان کرونگا کہ جنکا طلبہ میں ہونا ضروری ہے اور اوسی کے ساتھہ کوشش کرونگا کہ اونکے
قائم کرنے کے واسطے ہدایات کروں اور تدابیر بتلاؤں۔

۱۔ روز پہلے اپنے کاموں کا نقشہ تیار کرو۔

یہ نقشہ ایک شام قبل تیار ہونا چاہیے اور صبح اوٹھنے کے وقت اوسکا معائنہ دریافت کرنا تعجب انگیز ہوگا کہ
ہم ایک روز میں کس قدر ایک روز قبل نقشہ تیار کرنے سے کر سکتے ہیں۔ ہر ایک چیز کی یہی حالت ہے۔ آج صبح
ایک شخص ایک راستہ برف سے ڈھکے ہوئے مقام پر کھود رہا تھا بہت سخت سردی اوسوقت تھی وہ تھوڑی ہی سی
راہ کر سکا۔ گو وہ پوری جانفشانی و محنت سے کام کر رہا آخر کار ایک سانس کھینچکر اوسنے راستہ کی چوڑائی اور لمبائی ڈوری
سے قائم کر دی۔ اب اوسنے دس منٹ میں آسانی اور عمدگی سے جو کام کیا وہ بہ نسبت اوسکے بہتر تھا کہ جو
دس منٹ میں پہلے اوسنے بلا نقشہ کیا تھا۔ میں نے اپنے ذاتی تجربے سے دیکھا ہے کہ جو کام دو دن میں بلا نقشہ
کے مشکل سے تکلیف کے ساتھہ ہو سکتا تھا وہ ایک روز میں نقشہ کی مدد سے بہ اطمینان ہو گیا۔

انسان اپنی کوششوں میں اوسی وقت سب سے زیادہ کامیاب ہوگا جبکہ ذریعہ ٹھیک ہوگا۔ میرے ایک ملاقاتی کے
پاس ایک چھوٹی سی سلیٹ ہے جو اوسکے مطالعہ کی میز پر ٹنگی رہتی ہے اوسپر وہ اپنے کل دن کا کام درج
کرتا ہے شام کے وقت وہ اسکی نظر ثانی کرتا ہے دیکھتا ہے کہ اوسنے کچھ چھوڑ تو نہیں دیا ہے اور اگر ایسا ہوا ہے
تو افسوس کرتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا تاکہ اوسکی یہ حرکت بآسانی سمجھ میں آجاوے میں یہاں ایک روز کے کاموں کی نقل کرونگا۔

۱۔ گھوڑے کا دیکھنا اور راستہ صاف کرنا۔

۲۔ لڑکے کو اسکول لیجانا اور ڈاک محصول ادا کرنا۔

۳۔ ۹ بجے سے ایک بجے تک لکھنا۔

۴۔ مسٹر ابہر کو مدعو کرنا۔

۵۔ فلان لفظ کی تحقیق کرنا۔

۶۔ مسٹر بک سے ملاقات کرنا۔

۷۔ گھوڑے کے واسطے گہاس خرید کرنا۔

۸۔ شام کو وعظ دینا۔

۹۔ کتاب لی کا مطالعہ کرنا۔

۱۰۔ پمپ کا بند کرنا کہ اوسکا پانی جمع نہو جاوے۔

اگر دن کے خاتمہ پر وہ دیکھتا ہے کہ یہ سب امور انجام پائے ہین۔ اس طرح سے کہ اوسکو اطمینان ہو تو خیال کرتا ہے کہ دن ضائع نہین ہوا بعض اوقات وہ خیال کرتا ہے کہ اوسنے غلط راے قرار دی ہے اور اپنے سر لینے کے لائق کامون سے اوسنے زیادہ پریشان دیا ہے بعض اوقات کچھ ایسی ہی دشواریان آ پڑتی ہین اور اون باعث نصف بھی نسبت تجویز کے نہین کر سکتا۔ اسکی نظر ثانی کرنے کے وقت ضرور خیال کرنا چاہیے ضروریات کو اسکا مطالعہ کرو۔ اور تنبیہ کے کاٹنے مین قبل اسکے دیکھو کہ دوسرے روز کیا کیا چاہتے ہو۔

ایسا قاعدہ شروع ہونے والا چال چلن نہ بنائے گا۔ دریا کہ جو سمندر مین بہت پانی ڈالتا ہے ایک چشمہ ہے کہ جو بہیجے قائم رہتا ہو اور جسمین بالکل شور نہین ہو۔ ایک سلسلہ تمہارے فرائض کا ہے کہ جو تمہارے معلمین نے قائم کیا ہے وہ تمہارے روزانہ نقشہ مین آجاوینگے۔ لیکن اسکے علاوہ تمکو اپنی معلومات کے ازدیاد کا خیال ہونا چاہیے مین فرض کرتا ہون کہ اب کلاس کے واسطے تمہاری یہہ تجویز ہے۔

۱۔ کہانا کہانے کے بعد ۱ میل تا لاب تک سیر کرنا۔

۲۔ سبق یاد کرنا۔

۳۔ مان کو خط لکہنا۔

۴۔ دیکہنا کہ بلا مدد لغت آیا مین فلان سبق دیکھ سکتا ہون۔

۵۔ پہر سبق کا یاد کرنا۔

۶۔ دیکہنا کہ آیا جو بیسوین شکل اقلیدس مقالۂ اول یاد ہے۔

۷۔ پہر سبق کا یاد کرنا۔

۸۔ اسمتھ کے کمرے مین جانا اور اوس سے جاکے واسطے معافی مانگنا کہ جس نے اوسکے دل پر صدمہ پہونچایا۔

۹۔ تین امر فلان شخص کی نسبت اپنی یادداشت مین لکہنا۔

۱۰۔ امر تنازعہ پر جلسہ مین گفتگو کرنا۔

۱۱۔ والدہ کے مرسلہ نئے رسالون کو پڑہنا۔

اول تو تمکو کسی قدر مایوسی ہوگی کہ تجویز کے موافق کام کرسکوگے لیکن روز بروز جیسے ہی عادت کرتے جاؤگے ویسے ہی زیادہ کروگے۔ اگر پسند کرو تو بجائے سلیٹ کے کتاب رکھ لیتے ہو کہ جسمین لکہنے سے وہ تمہاری عمر بہر کو یاد سبکاموں کا ایک قابل یادنمونہ ہوگی۔

۲۔ برابر محنت کرنے کی عادت ڈالو۔

اگر تم ایسے بدقسمت ہو کہ اپنے تئین ایک خوش قسمت اور ہونہار خیال کرتے ہو اور یہہ کہ خود چیزین تمہارے پاس آوینگی تو بہتر ہوگا کہ جس طرح سے جلد ہوسکے اپنے تئین اس دھوکے سے بچاؤ۔ یہ ارادہ کرلو کہ محنت ہر ایک شے کی قیمت ہو کہ جو تم حاصل کرو اور ہمیشہ یہ قیمت ادا کردیا کرو۔ چھوٹے کامون کے کرنے مین مشقت آیندہ حوصلہ کیواسطے کامیابی کی پہنا ہے۔ یہ ایک نہایت تعجب آمیز امر ہے کہ صرف مشقت ہی سے کام ہوسکتا ہے۔ ہم اون اجلاد پر نظر کرکے متعجب ہوتے ہین کہ جو اگلے زمانہ کے لوگون نے لکھین لیکن لفظ مشقت ہر ایک راز کے واسطے کلید ہے وہ جو تین گھنٹہ مستعدی سے چلیگا سات سال کے عرصہ مین کل دنیا کا چکر لگا لیگا سستی سے زیادہ کوئی خراب حالت اور مضرت رسان عادت طالب علم کے واسطے نہین ہے اور "تاہم ان دونون سے کوئی بھی جلد نہین چھوٹ سکتی سست آدمی بہت جلد چلنے دوڑنے کے کام کا نہین رہتا اور یہہ اصول قرار دیتا ہے "دوڑنے سے چل قدمی اچھی اور چل قدمی سے کھڑا ہونا اچھا اور کھڑے ہونے سے بیٹھنا اچھا اور بیٹھنے سے تو لیٹنا اچھا" یقیناً جو شخص کہ بہت رحم کے قابل ہوگا وہ سست ہوگا جس طرح سے کہ جنون مین کچھ لطف ہوتا ہے کہ جس سے سوائے مجنون کے کوئی آگاہ نہین سستی مین بھی کچھ خرابیان ہوتی ہین۔ اونسے سوائے سست کے کوئی آگاہ نہین۔ مین آگاہ ہون کہ بہت سے ایسے ہین کہ جو محنتی نہین ہین بلکہ مشغول رہتے ہین کیونکہ یہہ اکثر ہوتا ہے کہ جو شخص جلد باز ہے وہ محنتی نہین رہتا ہے۔ ایک چالاک آدمی بہت جلد اتنا دریافت کرسکتا ہے "وہ جو خود اپنے فرائض سے کوتاہی کرتا ہو چاہتا ہے کہ اپنے دل کو کسی ایسی بات مین مشغول کرے کہ اوسکو خود اپنی حماقت پر غور کرنے کا موقع نہ ملے اور جسکو کہ اوسے محنت سے کرنا چاہئے یون ہی اپنی تائید مین اپنے آگے رکھتا ہے"۔

یہ صاف ظاہر ہے کہ جو شخص محنتی ہے اوسکو سب سے زیادہ فرصت ہے کیونکہ اوسکا وقت متفرق کامون مین تقسیم ہے کہ جسکے ہر ایک کے واسطے کوئی نہ کوئی شے ہے اور جبکہ اوس کام کا انجام ہوگیا اوسکو فرصت ہوگئی۔ سکندر بیگ شاہزادہ کی کچھ نسبت بیان ہے کہ اوسکی وفات پر فوج نے چاہا کہ اوسکی ہڈیان مل جاوین کہ وہ سینہ کے قریب اون کو رکھین اور اس طرح سے کوئی حصہ اوسکی جوانمردی کا حاصل کرین جو اوسمین موجود تھا اور جسکا اونہون نے اکثر جنگ مین امتحان کیا۔ چونکہ اس امر کی نسبت اس قدر لوگون کو اتفاق ہے کہ ایک کو دوسرے سے تیز ہونے کے واسطے محنت کرنا چاہیے سستون کو یہ خطاب "زمانہ بھر کے بیوقوف" خوب ملا ہے۔ تم ضرور متعجب یہ سنکر ہوگے کہ کس قدر گھنٹے ایک انسان کو سلسل محنت مین ضائع کرنا ہوتے ہین۔

طالب علم کے واسطے بہتر ہوگا کہ روزانہ مطالعہ کیواسطے تجویز کرے اور اوسکو مکمل کاغذ پر درج کرے لیکن دقت تو یہ ہے کہ اونکا وجود سوائے کاغذ کے اور کہین نہین رہتا اور چونکہ تم یکبارگی اونکو نہین کرسکتے اسواسطے محنت چھوڑ دیتے ہو۔ کل یوروپ مین لوگ متعجب ہیتے کہ کیونکر لوتھر اپنے اس قدر تنگی سفرون مین مکمل ترجمہ

انجیل کا کر سکا لیکن یہہ حیرت سیہ دریافت کرکے جاتی رہے گی۔ کہ وہ روز کچھ نہ کچھ کرنے کا
عادی تھا۔

مین نے مثل ایوریٹ کے کسی شخص کو نہین دیکھا کہ جو روزانہ محنت کرتا ہو اونکے خاندان سے سالہا سال کی
ملاقات ہین مین نے ایک روز بھی نہ دیکھا کہ جسمین اونھنے اسیسے زیادہ کام نہ کیا ہو اور اس قدر اپنی عادتون مین
پابند تھا کہ مین ٹھیک وقت اوسکو اٹھتے ہوے اور ٹھیک وقت مسواک کرتے ہوے دیکھا تھا۔ اور اسقدر قاعدہ کا پابند تھا کہ کوئی
کاغذات سے کی الماریان بھری ہوئی تہین ایک بھی کاغذ ایسا او خط و کتابت [illegible] ہو اور دیگر ہین نہ تھا
جسپر قید کہ نہ ہو اور اپنی جگہہ پر رکھا ہوا اور جسکو بلا وقت وہ تلاش نکر سکتا ہو۔ مین نے اوسکو کبھی کاغذات تلاش کرتے
نہین دیکھا سب اپنے مقام پر ہوتے تھے مجھے ابھی تک کسی دوسرے انسان سے ملاقات نہین ہوئی ہے جسکی محنت
اوس سے زیادہ بڑھی ہوئی ہو اور جو اوقات مقررہ مین کچھہ کر سکتا ہو۔

"مہربانی کرکے بتلائیے کہ کس عارضہ مین آپ کے بھائی نے وفات پائی" یہہ ایک نے دوسرے سے سوال کیا "وہ اس
باعث مر گیا کہ اوسکے پاس کچھہ کام نہ تھا" "افسوس یہہ امر کافی ایک جنرل کی موت کے واسطے ہے"۔

ایک صاحب نے ایک تاریخ کی بڑی جلد آٹھہ مرتبہ نقل کی تاکہ اونکو مصنف کا طرز تحریر آجاوے۔

دو مسلے ایک ترکون ہین اور دوسرا اسپین والون سے مشہور ہین کہ جن دونون مین بہت سی سچائی ہے "ایک
مشغول آدمی کو صرف ایک دیو ہے لیکن ایک سست کے واسطے ہزارون ہین" انسان کو اکثر دیو لالچ دیتا ہے
لیکن سست آدمی تو دیو کو لالچ دیتے ہین بہت سے خراب صحبت۔ برے کام کے رغبتون خوفون اور راستے
رہا ہے کہ اس کو نقصان پہونچانے سے تم محنت کرنے کی عادت ڈالکر بچوگے

۴۔ ثابت قدم ہو۔

ثابت قدمی سے میری مراد مطالعہ مین مستقل مزاجی ہے اور ایک ہی تجویز کا کسی نتیجہ تک لیجانا ہے۔
چند لوگ کسی شخص کی تجویز کو پڑہتے ہین یا سنتے ہین کہ فلان شخص سے اوسکو کامیابی ہوئی ہے اور فوراً نتیجہ
نکال لیتے ہین کہ اب کیا اونکو کرنا چاہیے۔ بلا کسی خیال کے تجویز قائم کرین گے۔ او پھر بحث ہو اور چند روز
کے بعد وہ بالکل ترک کردین گے صرف خیال ہی ہے کہ فلان بڑے آدمی نے یہ کیا اور فلان نے وہ کیا لیکن جیسے
ہی کہ وہ تکلیف وہ [illegible] مثل کسی نئی عادت کے تکلیف دہ معلوم ہوتا ہے تو وہ کہہ دیتا ہے ایک شخص کہ
جو ہمیشہ شکایت کیا کرتا ہے کہ "دو چیزون مین کون ایک کرنا چاہیے" وہ دونون سے ایک بھی نہ کریگا۔ وہ انسان
کہ جو ارادہ کرتا ہو لیکن کسی دوست کی مخالف تجویز سے اپنے ارادہ کو توڑ دیتا ہے جسکی رائے ڈانواں ڈول
رہتی ہے ایک تجویز سے دوسری تجویز پر جاتی ہے اور مثل بادنما کے اوڑ آتی ہی ہو وہ کبھی کوئی بڑا بھاری یا مفید
کام نکریگا بجاے کسی شے مین ترقی کرنے کے وہ ایک جگہہ ٹھہر جاویگا۔ اور کچھ تعجب نہین کہ گر بھی جاوے۔ وہ
کر دینے والی شخص [illegible] ہے کہ جو مثل قیصر کے اول دانشمندی سے مشورہ لیتا ہے بعد اوسکے

مضبوطی سے ارادہ کرتا ہے اور پھر اپنے ارادہ کو خوب ثابت قدمی سے پورا کرتا ہے - اچھا بطور تمثیل تمکو کسی طالب علم کا حال دیکھنا چاہیے - وہ پرانے علوم کی تحصیل شروع کرتا ہے کہ اس اثنا میں ایک دوست آتا ہے اور کہتا ہے کہ بے فائدہ وقت محض کھو رہے ہو اور بجائے گزری ہوئی لفظوں کے دیکھنے کے تمکو چاہیے کہ نئے خیالات پیدا کرو - وہ اپنا ارادہ ملتوی کرتا ہے اور ریاضی سیکھتا ہے کہ اسی عرصے میں ایک اور دوست آتا ہے کہ جو سنجیدگی سے دریافت کرتا ہے - کہ کیا تمہارا کسی کالج کے پروفیسر بننے کا ارادہ ہے اگر نہیں تو یہ فضول اپنا وقت صرف کر رہے ہو ورنہ معمولی زندگی کے واسطے ریاضی میں عام حساب وکتاب کافی ہے - وہ اپنی اقلیدس اٹھا کر پھینک دیتا ہے اور اپنا وقت کسی دوسری کتاب کے مطالعہ میں صرف کرتا ہے کہ جو پھر کسی عمدہ مشورہ پر علیحدہ کر دی جاتی ہے اور اسی طرح سے زندگی بھر اپنی تدابیر بدلتا رہتا ہے - ایسے طریقہ کی حماقت تم خود دریافت کر سکتے ہو سب سے خراب اثر اسکا یہ ہے کہ تمہارے دل میں ایک بدعادت شک کی پڑتی ہے کہ جو بطور خود نہایت عمدہ امید کو توڑ دینے والی ہے - دانشمندی اور مضبوطی سے تم راستہ قبول کرو اور اسکا امتحان کر کے اسپر مضبوط قائم رہو - پس تمہارے سامنے پہاڑ قائم رہینگے - کل علوم کی شہنشاہت تمہارے قدموں کے نیچے ہوگی حالانکہ جو تمہارے ساتھی تجاویز کے تیار کرنے کے واسطے ٹھہر گئے تھے ابھی تک انھیں کو تبدیل کرتے رہینگے - تمکو خوف اپنی ہونہار تجاویز کہ جو خود عمدہ ہیں آج کے کام کو کل پر رکھنے سے خوف ضائع کر دینے کا ہے - اس خط کا کچھ جواب دیا جاویگا - میرے دوست کی وہ درخواست کل پوری ہوگی اور اسکو نقصان نہ پہنچیگا صحیح ہے لیکن نقصان تو تمکو ہے کیونکہ اس عیب کے مطیع ہونے سے تم قلعہ غنیم کے حوالہ کیا چاہتے ہو - وہ یادداشت اور واقعہ کل یادداشت کی کتاب میں لکھا جاویگا صحیح ہے لیکن ہر ایک ایسی رعایت تمہارے واسطے بہت نقصان کریگی - ہر ایک گھنٹہ ثابت قدمی سے پورا ہونا چاہیے لیکن بیان ہی پر خاتمہ نہیں ہی ایکروز کا موافق پہلی سوچی ہوئی تجاویز پورا ہونا بمقابلہ بعد کی تجاویز کے پوری ہونے کے ایک ہفتہ سے زیادہ قیمتی ہے -

چارلس ہفتم اکثر اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر کامل چوبیس ۲۴ گھنٹے تک رہتا تھا - اسنے اپنے ملک کے بڑے حصہ کا یہاں تک سفر کیا تھا کہ اسکے کل افسر تھک گئے - اور اس باعث اکثر اسکو سفر تنہا کرنا پڑتا تھا - ایک موقع پر اسکا گھوڑا مر گیا بغیر کسی قسم کی شکایت کے شاہ نے گھوڑے کو چھوڑ کاٹھی لگام اور پستول اپنی پیٹھ پر لاد پیدل کھڑا ہوا - ایک دوسری سرائے میں اسکو اپنی طبیعت کے موافق گھوڑا مل گیا [illegible] اسکے لگام [illegible] ڈالنے ہی والا تھا کہ اسکا مالک آ گیا اور مواخذہ کیا کہ کیوں چوری سے لیجاتا ہے - شاہ نے جواب دیا کہ چونکہ میں تھک گیا ہوں اسواسطے میں نے یہ گھوڑا کھول لیا - مالک گھوڑے نے [illegible]

دونون نے تلوارین میان سے نکال لین اور ایک تلوار نے ضرور شاہی خون بہا دیا ہوتا اگر نگران ملک سے نہ کہتا کہ تو تلوار شاہ کے اوپر چلا رہا ہے۔

صرف یہ ہی مستقل مزاجی کی مثال نہین ہے کہ کسطرح سے پر حوصلہ لوگ اپنی تجاویز مین کامیاب ہوتے ہین

۴۔ ٹھیک وقت پر کام کرنے کی عادت ڈالو۔

کوئی زندہ انسان ایسا نہین ہے کہ جو باوقت نہو تاہم چند ہی ایسے ہین جو اس حد تک ہوتے ہین کہ جسکی ضرورت ہے۔ باوقت ہونا آسان نہین ہے لیکن تمھارے واسطے یہ بڑے بہا نشان ہے۔ ایک باوقت آدمی اُسیقدر کام آسانی سے کرسکتا ہے کہ جسقدر دوسرا اُسکو دوچند وقت اور تکلیف مین کرتا ہے۔

انگلستان کے وزیر خزانہ جات سر وہم صاحب کہ جنکے بازوون پر گو ایک مملکت کا بوجھ تھا کہ جنکو ہر وقت لارڈس مین میر مجلسی اور ججی اور بارسٹرون سے روزانہ ملاقات کرنا ہوتی تھی تاہم اُنکو مضامین کی تحریر کیوقت ملتا تھا۔ پھر وہ دس جلسون کے میر مجلس تھے اور اسقدر باوقت بھی تھے کہ ہر ایک جگہ ٹھیک وقت پر موجود ہوتے تھے۔

عادتاً و خاصتہً ہملوگ اسقدر آرام طلب ہوگئے ہین کہ باوقت آدمیون کو عجایب سے خیال کرتے ہین اور ایسے شخص پر کاندھا لگا کر کھڑے ہونے کی خواہش کرتے ہین اور اسکی تقلید کرنا چاہتے ہین۔

ایسی عادت کے قائم کرنے مین بعض لوگون کو شک ہے۔ اُنکا خیال ہے کہ باحوصلہ اصحاب ایسا نہین کرسکتے وہ لوگ کہ جنکو اور خوبیون کی جانب نظر کرنا ہے۔ کیا بلیک اسٹون کا دماغ کم پایہ کا تھا۔ یا وہ وقت اس باعث تھا کہ اسمین اور عمدگیان قابل اعتماد نہ تھین جب وہ اپنے مشہور لکچر بھی دیتا تھا۔ کبھی نہین معلوم ہوا کہ اُسنے اپنے سامعین کو ایک منٹ بھی انتظار کرایا ہو اور اُس شخص کو لوگ کبھی عمدہ نہ خیال کرینگے کہ جو اسمین بدنام رہا ہو

ناظرین ایک پادری مسٹر بریور کا حال سُنکر یقین ہے کہ خوش ہونگے۔ یہ طالب علم تھے۔ پابندی وقت کے واسطے بہت مشہور تھے۔ وقت مقررہ پر گرد و نواح کے لڑکے ایک جگہ معلم کے پاس مذہبی گیت گانے کے واسطے جمع ہوتے تھے ایک روز سات بج گئے۔ اور سب لوگ دعا مانگنے کے واسطے حسب قاعدہ کھڑے ہوگئے۔ معلم نے اپنے گرد دیکھا اور مسٹر بریور کو نہ پایا اور انتظار کرنے لگا خیر اُنکو اسی اثنا مین کمرہ کے اندر دیکھ کر کہا صاحب گھڑی بج چکی ہے ہملوگ کام شروع کرنے والے تھے۔ لیکن چونکہ آپ موجود نہ تھے ہم نے خیال کیا کہ گھڑی بہت تیز چلتی ہے۔ اور اسی باعث انتظار کیا۔ درحقیقت گھڑی چند منٹ تیز تھی۔

کسی قرضہ کی ادائی مین باوقت ہونا کوئی سب سے بڑی خوبی نہین ہے گو اسمین بھی اکثر ہم لوگ ناکامیاب ہوسکتے ہین چنانچہ اگر [illegible] کی بابت چند منٹ بعد مل گیا ہو تو ایکبار بہت خرچہ اور تکالیف اُٹھانا پڑین۔ اور ایک ہفتہ کامل سخت لکھائی صرف پانچ منٹ دیر ہونے کے باعث کرنا پڑی۔ ہر ایک شے مین باوقت رہو۔ اگر فلان گھنٹے پر اُٹھنا چاہتے ہو تو اُسیوقت اُٹھ بیٹھو۔ اگر قبل کھانا کھانے کے تم کچھ لکھنا چاہتے ہو تو ضرور لکھ لو۔ اگر کسی جلسے مین جانا ہے یا دوستون سے ملنا ہے

تو اسی وقت مل لو - ممکن ہے کہ ہم جلسون کی شرکت مین سست ہو جاوین - ایک صاحب کا کہ جنکے پاس کسی قسم کا سرمایہ نہ تھا کہ جسپر انکو غرور ہو قول ہے کہ انتظار کرانے مین زیادہ شان ہے -

" تمہارا انتظار کرکے ایک دوست تم سے ملاقات کرکے ضرور خوش ہوگا - لیکن تمکو تمہاری جگہ پر دیکھکر وہ زیادہ یقیناً خوش ہوتا - جب تمہارے پاس دو چیزین کرنے کو ہین کہ جنمین سے ایک ضرور ہونا چاہیے اور دوسری چیز ایسی ہے کہ جسکا کرنا معمولی طور پر تم چاہتے ہو - یہ قاعدہ کرلو کہ شروع پہلا ہی کام ہو - مثلاً ایک تختہ کاغذ کا تم اسوقت لکھ رہے ہو اور بہت سے وجوہات سے چاہتے ہو کہ وہ آج ہی ختم ہو جاوے - لیکن شام سے ضروری کام ضرور کرنا ہین - بہتر تمہارے واسطے یہ ہے کہ لکھنا بند کردو ورنہ نہ صرف ایک کام مین تم دیر کروگے بلکہ دوسرے مین بے وقت ہو جاوگے اسی قاعدے کی عدم پابندی اکثر ہمارے فرائض مین ہمکو باوقت نہین رہنے دیتی -

۵ - صبح تڑکے اٹھو -

بہت ہی لوگ ایسے ہوئے ہین کہ جو زیادہ عمر تک زندہ رہے ہون - اور بہت کم مشہور ہوئے ہین کہ جنکی عادت جلد اٹھنے کی نہو - تم دیر کو اٹھتے ہو - کام اپنا دیر مین شروع کرتے ہو - اور اسطرح سے ہر ایک بات مین دیر ہوتی ہے فرنکلن کا قول ہے کہ " وہ جو دیر کو اٹھتا ہے خواہ دن بھر محنت کرے لیکن شب کو بھی پورا نہ کرسکیگا - "

سقراط کا قول ہے کہ مین نے کسی شخص کو مشہور و بلند مرتبہ ہوتے نہین دیکھا کہ جو صبح چارپائی پر پڑا رہا ہو - "

زوال ملک کے ساتھ معلوم ہوتا ہو کہ دیر تک سونا بھی ہو ---- ۱۴ صدی مین پیرس مین کانین ۴ بجے صبح کھلتی تھین اور اب ۸ کے قبل نہین اسوقت شاہ فرانس آٹھ بجے صبح کھانا کھاتا - اور آٹھ بجے شب کو سوتا تھا - ہنری ہشتم کے زمانہ مین لوگ ۸ بجے کھانا کھاتے تھے -

بفن نامے ایک مشہور نثار چیدہ الفاظ مین اپنی تحریرات کی تاریخ لکھتا ہے " مین جوانی مین دیر تک سونے کا عادی تھا - اسنے درحقیقت میرے بہت زمانہ کی چوری کی لیکن میرے غریب خدمتگار جوزف نے بڑی خدمت میری اسکے مقابلہ مین کی مین نے جوزف کو ہر ایکبار ایک کرون دینے کا وعدہ کیا - بشرطیکہ وہ مجھکو چھ بجے اٹھا دے - دوسرے روز وہ مجھکو جگانے اور تکلیف دینے مین ناکامیاب نہین رہا - لیکن صلے مین صرف گالیان ملین - اسکے دوسرے روز اسنے ایسا ہی کیا لیکن کوئی کامیابی نہین ہوئی اور شام کو مین نے قبول کیا - کہ وقت مین نے ضائع کیا - اور اس نے کہا کہ تو خود اپنا فرض ادا کرنا نہین جانتا - تجھکو میری دھمکیون کا خیال ہونا چاہیے - بلکہ میرے وعدے کا خیال - دوسرے روز اسنے ہمت کی مین نے اسے رعایت چاہی اور بہت سی عاجزی کی غصہ کیا - لیکن جوزف نے ضد کی - مجھکو مجبوراً اسکی اطاعت کرتے ہی راضی ہونا پڑا اور اسکو بجائے گالیون کے ایک کرون ایک گھنٹے بھر کے بعد مع شکریہ کے ملنے لگا - درحقیقت مین جوزف کا اپنی دس یا بارہ تصنیفات کے واسطے مرہون ہون " فریڈرک ثانی شاہ پروشیا نے سن رسیدگی اور کمزوری کا

حالتون مین بھی حکم دیا کہ کبھی وہ چار بجے کے بعد نہ سونے پاوے - پیٹر اعظم خواہ بطور شہزادے کے لنڈن مین
کشتیان بناتا تھا یا لوہاری کی دکان - یا تخت روس پر بیٹھتا تھا ہمیشہ سورج کے نکلنے کے قبل اُٹھتا تھا
وہ کہتا تھا "مین چاہتا ہون کہ اپنی عمر دراز کرون اور اسواسطے جہانتک ہوسکتا ہے کم سوتا ہون"
ڈاڈرج نے اسکے متعلق یہ لکھا ہے - مین اسجگہ ایک امر لکھونگا کہ جس سے مین نے بہت فائدہ اٹھایا ہے
اور جسکی بدولت یہ شرح انجیل اور میری دیگر تصنیفات ہوئی ہین یعنے سات بجے اور پانچ بجے اُٹھنے مین
جو فرق ہے وہ اسمین ۴۰ سال تک صرف کیا گیا جو یہ خیال کرکے کہ دوسرا انسان اس وقت کو آرام مین بسر
کرتا ہے تو یہ فرق برابر ہے دس سال زائد زندگی کے -

صبح جلد اُٹھنے کے واسطے مین صدق دل سے سفارش جلد آرام کرنے کی بھی کرونگا - اُسکے اور بھی وجوہات
ہین نہ تمھاری آنکھون اور نہ تمھاری صحت کو نقصان پہونچیگا - قدرت چاہتی ہے کہ تمکو شروع حصہ
شب مین آرام کرنا چاہیے ڈاکٹر ڈوواٹ اپنے طالب علمون سے کہا کرتے تھے کہ ایک گھنٹہ قبل آدھی رات کے
سونا اُس جاگنے دو گھنٹے سے عمدہ ہے - یہ اپنا قاعدہ کرلو اور اسکی برابر پابندی کرو کہ دس بجے تمھارا
چراغ گل ہوجاوے - اور تم ۵ بجے اُٹھو اسطرح سے سات گھنٹے آرام کے واسطے لو اور یہ موافق ہدایت
قدرت کافی ہے - لیکن تم تڑکے اُٹھنے کی کیسے عادت ڈالوگے - فرض کرو کہ آج تم دس بجے آرام
کرو تمھاری عادت دیر مین اُٹھنے کی ہے ایک گھنٹہ تک تم سو نہین سکتے ہو - اور جب پانچ بجتے ہین تم خوب گہری
نیند مین ہوتے ہو مین جواب دونگا کہ اگر تم کبھی کوئی چیز دنیا مین کیا چاہتے ہو اس عادت کو فوراً ڈالنا چاہیے
اور جسقدر جلد یہ قائم ہو بہتر ہے اگر روپیہ صرف کرکے یہ عادت خریدی جا سکتی ہوتی تو کوئی قیمت اسکے واسطے زیادہ
نہین تہی - جب مین نے اسکی پیروی کا ارادہ کیا تو ستا ڈالر کی ایک گھڑی خریدی - بعد اسکے ایک چھوٹی سی کل بنائی کہ
جو وزن کے زور سے چلتی تھی کہ جسکے دھرے مین چار تار تھے اور یہ اسکے ہتّن لگے ہوئے تھے جیسے ہی کہ گھڑی
چلتی تھی یہ ہتّن ایک گھنٹی مین لگتے تھے کہ جسکی آواز سے پھر آدمی کمرے مین نہین سو سکتا تھا - اکثر لوگ اب
جگانے والی گھڑی رکھتے ہین کہ جس سے آسانی سے وہ جاگ سکتے ہین - اس سے خواہ کسی اور ترکیب سے تمکو صبح
اُٹھنا چاہیے - جیسے کہ اُٹھو فوراً پلنگ چھوڑدو - اور اگر ذرہ بھی لیٹا چاہو گے تو خیال رکھو کہ عادت کو تم بگاڑ دوگے
کیا بچے اس جگہ یاد دلانے کی ضرورت ہے کہ جسکی صبح اُٹھنے کی عادت ہے اُسکی ضرور عادت جلد آرام کرنے کی
بھی ہوگی - اور بلا شک وہ بہت سی ترغیبون اور جو ذہن سے بچیگا کہ جو نصف شب کے پردے مین
آتی ہین بہت تھوڑے ہی طلبا ایسے نہین ہین کہ جو دیر سے صبح کے اُٹھنے کے قاعدہ کو سخت خیال کرتے
ہین اور جب سکول ہوتا ہے انکو توڑتے ہین جب تعطیل وغیرہ اسکولون مین ہوتی ہے وہ خوب جی بھر کر
اسکی پابندی نہین کرتے - لیکن انکو ایسا نہ کرنا چاہیے خواہ اسکول ہو یا ہو انکو صبح اُٹھنا چاہیے -

اور اگر اسکو تم بوجھ خیال کرتے ہو تو خود تم اپنے دشمن ہو۔ ایک مشہور مصنف سے کسی نے دریافت کیا کہ
کیونکر آپ نے اسقدر تصنیفات کین کہ جب آپ دس بجے سے پہلے فارغ ہو جاتے ہین۔ کیونکہ مین ۶ بجے سے
لکھنا شروع کرتا ہون۔ یہ جواب تھا۔ مجھے کامل امید ہے کہ جس کسی کو لڑکپن سے صبح کے اٹھنے کی عادت
وہ بڑھاپے مین بڑا کارآمد ثابت ہوگا۔ مین نے اس خاص امر پر اس باعث زور دیا کہ پلنگ کی محبت
ایسا ایسا گناہ ہے کہ جسکو ایک جانبازی سختی کی ضرورت ہے۔

۴۔ ہر ایک شخص سے کہ جس سے تم سے ملاقات ہو۔ کچھ سیکھنے کی عادت ڈالو۔

اسکی پابندی یا عدم پابندی ایک بہت بڑا عجیب اثر تمھارے اطوار مین اُس زمانہ سے قبل کریگی کہ جب
تمھاری عمر ۲۰ سال کی ہوگی ہر ایک شخص اس برتاؤ پر کرتا ہے۔ لیکن چند ہی ایسے ہین کہ جنکی یہ عادت
ہوگی مشکل یہ ہے کہ ہم اپنی علمی معلومات کے بڑھانے کے واسطے بہت دیر مین پروا کرتے ہین۔ سر
والٹر اسکاٹ کا بیان ہے کہ انسے کسی ایسے شخص سے ملاقات نہین ہوئی خواہ اسکا پیشہ کچھ ہی ہو
خواہ وہ بدمعاش اور چور ہی کیون نہو کہ جس سے چند لمحہ کی گفتگو مین انھون نے کچھ نہ کچھ
ایسی بات نہ دریافت کرلی ہو کہ جس سے وہ قبل اسکے آگاہ نہ تھے۔ اس سے دریافت ہوگا کہ انکو ہر
امر سے آگاہی تھی۔ سوائے انکے کون شخص سڑک پر کھڑا ہو کر اس لفظ کے لکھنے کے واسطے جسکی اسکو مہینون
سے ضرورت تھی وہ اترتے ہوئے آدمیون کا انتظار کرتا یہ ضروری ہے کہ آنکھیں اور کان کھول کر دنیا کے
سفر کرے۔ شاعر سیسل کا قول ہے "میری ماں کے پاس ایک نوکر تھا کہ جسکا چال چلن دانشمندانہ تھا۔
ایک شخص شراب کشی کے واسطے جسکو یہ نوکر کیا گیا تھا اور یہ ملازم اُسکے کام سیکھنے کے واسطے متعین تھا۔
کارروائی کے وقت کچھ کام ایسا ہوا کہ جسکو یہ نہ سمجھے اس سے دریافت کیا۔ نوکر نے جواب مین اسکے علاوہ بہت
خوب گالیان دین۔ جب دریافت کیا گیا کہ اسقدر گالیان کیون برداشت کین انھون نے جواب دیا کہ
اپنی دقیقیت کے باعث اگر ہزار گالیان ملتین تو برداشت ہوتین"۔ یہ غلط ہے کہ ایک خاص پیشے کے
متعلق ہمکو کچھ نہ سیکھنا چاہیے۔ اچھا اگر تمکو ہر ایک آدمی سے کچھ معلوم ہو تو اپنے پیشہ مین کبھی
کم نہ ہوگے۔ ہر ایک پیشہ والا کچھ باتین جانتا ہے کہ جن سے تم آگاہ نہین ہو اور جو ضرور دریافت کرنے کے
قابل ہین۔ سیکڑون لائق اور عالم اصحاب جو ان فصیح اسپیکر اسپنسر کی وزارت مین کام کرتے تھے سوائے انکے
پیشہ کے یہ لوگ ہر ایک بات مین حالانکہ پڑھے تھے۔ لیکن ہر ایک شخص جانتا تھا کہ مین انکی وزارت سے فائدہ
اٹھا رہا ہون۔

۵۔ مستقل اصول قائم کرو کہ جن پر تمکو غور کرنا اور کام کرنا پڑے گا۔

خود طالب علم ہر ایک لفظ کو اسطرح سے حافظہ مین رکھتا ہے کہ جب وہ لفظ پھر کبھی آئے تو اسکے
کھونے کی ضرورت نہین ہوتی جس کام کو کرو عمدگی سے اور پختگی کرو کہ جب وہ پھر سامنے آوے تو

یہ چند مستقل اصولوں کا ہوتا ہے کہ جس ذریعہ سے مستقل الخواز قائم ہوتے ہیں یہ اصول بتلاتے ہیں۔ کہ کیا صحیح اور غلط ہے۔
نتیجہ کے نسبت جلدی مت کرو۔ کم عمر لوگ اکثر تجویز کی بدولت نہیں بلکہ جلدی کے باعث غلطی کرتے ہیں
اگر وہ اپنی تجاویز کو مہلت دیں اُنکے نتائج صحیح ہونگے۔
"میں نے ایک ترکیب سوچ رکھی ہے کہ جو ہمیشہ کام آتی ہے۔ میرے کمرے میں ایک الماری چیدہ مصنفوں کی ہے
اور میرے دل میں چیدہ اصولوں اور اطوار کی"
"جب بعد امتحان کوئی تصنیف عمدہ ثابت ہوئی اور قابل رہنمائی میں اُسکو سپرد الماری کرتا ہوں۔
"جب میں نے اپنے دل میں اصول پر خوب بحث کرلی تو الماری میں رکھدیتا ہوں۔ اصول کے خلاف خواہ
کتنے ہی اعتراضات کئے جائیں شاید چند کا جواب دیسکوں۔ اگر نہیں تو خیر غوطہ زن پھر ہونگا۔
جب میں اصول کو چاروں جانب سے اُلٹ پلٹ دیکھ لیتا ہوں تب اُسکو سپرد الماری کرتا ہوں۔ ممکن ہے
کہ ایک انسان کا عمدہ چال چلن دوسرے کی نگاہ میں کھٹکے بہت سی خرابیاں ہوں لیکن شکلیں صاف ہو جاوینگی۔
۸۔ اپنی ذاتی خصلتوں میں سادہ اور صاف رہو۔
"یہ اکثر کہا گیا ہے کہ کسی قدر غرور کی انسان میں ضرورت ہے ورنہ وہ اپنی بناوٹ میں عمدہ ظاہر نہ ہوگا
اگر اسکی کوئی معنی ہیں۔ میں فرض کرتا ہوں کہ یہ ہیں۔ کہ غرور سے ہماری صورتیں عمدہ ہو جاتی ہیں
لیکن ایک فرشتہ یا ایک بے گناہ روح میں شک نہیں کرتا چہرہ اور پوشاک کے استعمال کے باعث نہ معلوم ہوگا
بلکہ زیادہ کارآمد یا خوش ہونے کے باعث کوئی چیز ہمکو اسکے برابر عزیز نہ بنا سکے گی۔ اگر تمہاری تمنا کو کھانے پینے
کی عادت پڑگئی ہو میں درخواست کرونگا کہ اُسے فوراً ترک کردو۔ اپنا منہ فوراً صاف کردو اور پھر کبھی اُسکو نہ چھوؤ۔
یہ اس قابل نہیں ہے کہ مہذب آدمیوں میں رہے۔ اچھا ایک آدمی کو ایک کشتی سے ایک سنسان جزیرہ میں پھینک دو
اور فاقہ کشی کی حالت میں وہ بھوکھوں چاہے مرجائے لیکن اسمیں ہاتھ نہ لگائیگا۔ خواہ اس جزیرہ میں سو برس
پیدا ہی کیوں نہ ہوا ہو کوئی کرگا یا حیوان اسکا استعمال کھانے اور پینے میں بلا ذاتی نقصان صحت وصورت کے نہیں کرسکتا
اچھا ایک شام جڑی بوٹی کے پینے کا جلسہ ہوا اور اسکا کیا نتیجہ ہوگا۔ جب لوگ صبح اُٹھینگے تمباکو کی حرارت سستی
معلوم ہوگی۔ اسکا اثر نبض پر بہت خراب ہے۔ منہ کڑوا ہو جاتا ہے۔ معدہ کو آرام نہیں۔ اور ہر ایک شخص
اکڑ اکڑ کر اپنی طاقت ضائع کرتا ہے یہ عادت اکثر چائخانوں میں زیادہ ہے۔ شاہ جیمس اول کے وقت میں انگلستان
میں اسقدر استعمال بڑھا ہوا تھا کہ کوئی واعظ اسکے خلاف نہیں ملتا تھا۔ خود انھوں نے قلم اُٹھایا اور ایک رسالہ
لکھا۔ شاہی رسالہ کی قوت تحریر ان آخری جملوں سے دریافت ہوسکیگی "یہ رسم (حقہ نوشی) آنکھوں کو
مکروہ ناک کو متنفر دماغ کو مضر پھیپھڑے کو خوفناک اور سیاہ دھواں اُسکا مثل دوزخی دھوئیں کے ہے کہ جو
بے پایاں گڑھے سے نکلتا ہے"
کل تجربہ کار لوگ تم سے کہینگے کہ تمباکو کے استعمال کی عادت کسی طرح سے نہ ہو تمکو درد کی بیماری میں مبتلا کرنیوالی

لاغر اندام و تبضون کو خراب کرنے والی - جوش کو گھٹانے والی - ہونٹھون کو خشک اور پیاس بڑھانے والی اور پھر شراب کی عادت ڈالنے والی - بدن کو میلا رکھنے والی ہے۔

تمہارے کپڑون کو صاف اور سادہ ہونا چاہیے - ہمکو جسم پر جو محض روح کا ایک خول ہے زیادہ دھیان نہ دینا چاہیے کیونکہ جو آدمی نیک اور سچا ہے وہ اپنا مکان ٹھیک رکھیگا -

مین سفارش کرونگا کہ تمہارے کپڑے صرف اسقدر اچھے ہون کہ وہ ایسے کہے جانے کے قابل ہون اور دیرپا ہون جس سے تمہاری بیباک لاغری ظاہر نہو - ہر ایک کام کے واسطے علیحدہ کپڑے ہون - مطالعہ کرنے کے وقت پرانے کپڑے پہنو - کیونکہ ایسا کرنے مین تمہارے کپڑے دیر تک رہینگے - اور ہمیشہ ستھرے رہینگے - کپڑے تمہارے گرم رہنا چاہیے - جب فلالین کا کرتہ پہنو - ہوشیار رہو کہ شب کو اتار ڈالو - پیرون کو اپنے گرم رکھو کپڑون کی نسبت یہ بحث نکو رہے کہ مین کئی مرتبہ نیا کوٹ پہنتا ہون - بلکہ کسقدر عرصہ تک مین اسکو پہن سکتا ہون وہ لڑکا کہ جو اپنے کپڑے عمدہ رکھتا ہے - اس سے کوئی امید نہین ہوسکتی - کپڑے اپنے ہمیشہ صاف اور ستھرے رکھو - لیکن صرف اسی کو اپنا فرض قرار دے لو -

دانتون پر خاص توجہ ہے - اس سے میرا مطلب صرف یہ ہے کہ نرم برش سے کہ جسمین معمولی نمک لگا ہو قبل سونے کے صاف کرلو - اس سادی ترکیب سے دانت بڑھاپے تک مضبوط اور عمدہ رہینگے - مین اسواسطے اسپر زور دیتا ہون کہ اگر اسپر عمل نکروگے تو تمہارے دانت کمزور ہوجاوینگے - اکثر درد رہیگا - اور تمہاری صحت کو نقصان پہونچیگا - اور بہت جلد گر جاوینگے - اور عام مین تقریر نہ کرسکوگے - گو یہ تھوڑی سی بات اسوقت معلوم ہو لیکن بعد کو افسوس ہی معلوم ہوگا -

* ہم ہندیون کو اس مشورہ پر بہت جلد کار آمد ہونا چاہیے - یہ رسم چندروزہ ہے کیونکہ ہندوستان کے پرانے حصون مین کہ جہان اسقدر رسمیات مین تبدیلی نہین ہوئی ہے بہت کم حقہ کا استعمال ہے - یہ صرف بلندی ہند اور بنگال ہے کہ جہان کے بہت بڑے حصہ مین اسکا رواج ہے - بمبئی مین سوائے ان صوبجات کے اہل اسلام کے بہت کم لوگ حقہ پیتے ہین - حتی کہ وہان کے پرانے مسلمان یا ہندو خدمتگار بالکل چلم بھرنا نہین جانتے - نیچ ذات کے لوگ عموماً چرٹ کے نمونہ کی بیڑیان استعمال کرتے ہین - تھوڑے سے پارسی اور مرہٹہ اعلی درجہ کے لوگ ہین کہ جو کبھی سگار استعمال کرتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ یہی وجہ ہے کہ جس باعث جو ریلوے گاڑیان درجہ سوئم کی بمبئی کی جانب ہین انمین ایک گاڑی علیحدہ ہوتی ہے اور جو صاحب کہ اس کمبخت عادت مین مبتلا ہوتے ہین وہ اس گاڑی مین بیٹھتے ہین - غرض اسقدر بیان سے یہی کہ اس جانب بہت حقارت کیجاتی ہے - ایک غیر ضروری فضول قابل تنفر اور سخت مضرت ناک عادت کو چھوڑنا فرض ہے - یہ محض غلط لوگ کہتے ہین کہ اسکے ترک کرنے مین تکلیف ہوتی ہے اور ایک عادی کے واسطے بہت مشکل ہے ایک صاحب نے راقم کی وقفیت مین آٹھ سال کامل استعمال کے بعد اس عادت کو ترک کیا وہ کہتے ہین کہ ایک مستقل مزاج انسان کے واسطے اس عادت کے دور کرنے کو ۲۴ گھنٹے کی یون ہی سی تکلیف کی ضرورت ہے -

اپنی کوئی عادت مروج عادت کے خلاف نہ ڈالو۔ اس شخص کو کوئی نہین پسند کرتا کہ جو دنیا سے
نرالا ہو۔ کھانا کھانے کے وقت تم اپنے اطوار ٹھیک رکھو۔ کیونکہ اکثر طالب علم یہان ہی سے بگڑتے ہین
اکثرون مین خرابیان معلوم ہوتی ہین۔ لیکن یہ شاید بدصحبت کے باعث انکو عمدہ مجلس دریافت ہوتا ہو
کہ نہین ملتی وہ شخص غلطی کرتا ہے کہ جو یہ خیال کرتا ہے کہ اسکے اطوار خواہ کیسے ہی ہون لیکن وہ ہر ایک
جماعت مین ملجائیگا۔

صفائی ایک بہت عمدہ نشان تہذیب کا ہے اسکو دوسرے لوگ اور نیز خود لڑکا بھی پسند کرتا ہے

۹۔ ہر ایک چیز کو اچھی طرح سے انجام دینے کی عادت ڈالو۔

یہ مشہور ہے کہ جانسن ایکبار لکھکر بلا نظر ثانی کے طبع ہونے کو اپنا مسودہ دیتا تھا یہ اسکی عادت
تھی۔ گو تصنیف آہستہ آہستہ کرتا تھا۔ لیکن بہت ٹھیک ہم لوگون کو ویسی عادت پسند نہین ہوتی
اور جوان آدمی مین یہ نہایت کم پایا جاتا ہے۔ کہ جو اچھی قوت بسر کرتا ہو وہ چاہتا ہے کہ بہت جلد
کرلے یہ مضرت ناک عادت ہے۔ اگر کوئی امر کرنے کے لائق ہے تو وہ اچھی طرح سے کرنے کے قابل ہے
اور بہت با قدر آدمی ہین بہت بڑی کچی ہو اگر یہ عادت نہ ہو جو ہو۔ ہر ایک شے کو اچھی طرح سے ہونا
چاہیے۔ اور تم تمہاری عادت جلد کرنے کی بڑھ جائیگی۔ وہ کیسے بد قسمت پڑھنے اور لکھنے والے ہین کہ جنکی
یہ عادت نہین ہے۔ بلکہ تم جو کچھ کہ گفتگو کرو اور لکھو کلام لیکن جو کرو اچھی طرح سے کرو۔ نپولین بوناپارٹ
کی بہادری کا راز یہ تھا کہ وہ اپنے کام کو اچھی طرح سے کرتا تھا۔ اگر اسکو مقابلہ کے واسطے فوج دو تین حلقون مین
ملتی۔ تو وہ اپنی فوج کو اسی طرح سے تقسیم نہ کرتا بلکہ اپنی کل طاقت کو یکجا کرتا۔ اور عرصہ تک مقابلہ کرتا
یہانتک کہ فوج بالکل قتل ہو جاتی۔

ایک شخص متعجب ہو کر ایک مشہور آدمی سے دریافت کیا کہ کس طرح سے آپ اسقدر کام کرتے ہین
جواب یہ تھا کہ مین ایک وقت مین ایک ہی کام کو کرتا ہون اور اسکو ہمیشہ کے واسطے ختم کر دیتا ہون
مین تم سے کہونگا کہ اس امر کو ملحوظ رکھو کبھی خط مین دھبے نہ پڑین اور جلدی نہ کرو کیونکہ سب ایسے
سیاہی کے خواستگار ہو۔ تمکو ایسا کرنے کا حق نہین ہے خود تم اپنے ساتھ نا منصفی کرتے ہو۔ ایسی بُری
اپنی یادداشت نہ لکھو کہ بعد پانچ سال تم خود نہ پڑھ سکو۔ جو تم جانتے نہین ہو اسکی نسبت ہرگز جلد نتیجہ کرو
جو لوگ کہ ہر ایک چیز اچھی طرح سے لکھتے ہین وہی لوگ عمدگی سے کرتے ہین۔

۱۰۔ ہمیشہ اپنے مزاج پر قابو رکھو۔ ہر امر کو شروع کرتے ہو کہ تمہارا مزاج قابو مین رہے کچھ کم محنت کی

پیرش کا استعلاج نسبت صحت کے اور بھی خراب ہے کیونکہ یہ ایک ولایتی حکیم کی راے ہے چونکہ اس ملک کے حقیت دهقان [illegible]
[illegible] رسالہ [illegible] ہے۔ مترجم

تمھاری جانب سے اس امر مین ضرورت نہو گی۔ وہ شخص کہ جو اپنے مزاج کو قابو مین رکھ سکتا ہے درحقیقت بہادر ہے۔ جلد بولنے کی عادت پڑجائے سے عمر بھر قائم رہتی۔ کم گفتگو کرو لیکن صاف کرو صرف اپنے تئین ایسا ظاہر ہی نہ کرو۔ بلکہ اصل مین ہو۔ چند لوگون مین بلند ارادگی کی آزادی اور بہادری معلوم ہوتی ہے کہ جو انکی خوبی بہت جلد ظاہر کرتی ہے۔ خواہ کم عمری مین تمھاری تعلیم کم ہوئی ہو لیکن کوئی وجہ نہین ہے کہ تم اُس سے آپھی بے پروائی کرو جو کچھ کہ تمھاری حالت ہو اسپر قانع رہو مایوسی کے سوائے کوئی دل کا توڑنے والا نہین ہے جب تک کہ انسان مایوسی کو نہ رفع کریگا کسطرح فیصلہ کرسکتا ہے کہ آیا خود اپنے خیالات پر قابض ہوگا۔ وہ شخص کیا کسی شہر سے انکو آزاد کرسکتا ہے۔ کہ جو خود آفتاب کی گرمی اور بارش سے بھاگتا ہے۔ تمھارا خدمتگار خواہ غریب ہی کیون نہو لیکن وہ تمھارے ساتھ رہتے رہتے اچھا ہو جائیگا۔ بہت سے لوگ اپنے خدمتگارون کی نیک چلنی و خوش اطواری کی بدولت تباہی سے بچ گئے ہین۔ بہت لوگون کو تم دیکھتے ہو کہ وہ بہت اچھے کپڑے پہنے ہوے ہین اور انکی جیبون مین روپیہ زیادہ ہے لیکن یہ ٹھیک ہے اور دیکھو کہ دوسری جگہ باہمی مقابلہ دیکھنے مین روپیہ سے ہوگا نہ کپڑون سے۔

دوسرا ذریعہ اس بزدلی کے دور کرنے کا یہ ہے کہ کبھی ہوا مین قلعہ بناؤ تاکہ اپنی موجودہ حالت سے اطمینان نہین ہے۔ اتنا تحمل نہین ہے کہ اطمینان کرین۔ گڑھا کھودین اور انتظار کرین اس باعث خیال پلاؤ پکانے لگتے ہین۔ اور ایکبارگی کوئی رتبہ یا شہرت ہی پسند کرلیتے ہین۔ خیال ہمیشہ رنج پر کامیابی حاصل کرتا ہے کیونکہ ہمارے واسطے یہ آسان ہے کہ اپنے تئین مدبر و فصیح و حکمران دنیا کو ہلا دینے والا خیال کرین بہ نسبت اسکے کہ ارادہ کی ہوئی چیز کو محنت سے حاصل کرین۔ رسکن جو کی زیادہ تر وقت اور خیالات کو دس سال تک سنجیدگی سے ستارون اور موسمون پر حکمرانی کرنے مین صرف کرتا رہا۔ وہ بہ نسبت اون لوگون کے اچھا کہ جو خیالی پلاؤ پکایا کرتے ہین۔ کیونکہ ایسا کرنے سے کم سے کم اُسکے خیالات بہت ملائم ہوگئے۔ اچھا انجام اپنے خیالات کا اندازہ کرو۔ جسوقت تم خیالی پلاؤ پکا چکتے ہو تمکو کوئی چیز دنیا مین پسند نہین آتی۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک شخص شہر ہی سے پیش آتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس امر کے بیان کرنے مین مجھپر بناوٹ کا الزام نہ عائد ہوگا کہ صدہا طلبا نے اپنے تئین محض ان خیالی باتون ہی سے ضائع کردیا ہے۔ وہ شخص کہ جو خیالی دنیا مین بستا رہا بالکل قریب پاگل کے ہے۔ کون شخص ایک گھنٹہ بھر ان امور پر غور کرکے خوش ہوسکتا ہے کہ وہ ابھی تو ایک مجمع مین گفتگو کررہا تھا۔ ہزارون آدمی پر اُسکی تقریر کا اثر تھا ایکبارگی آنکھ کھلتے ہی اسکو معلوم ہوا کہ اسوقت کوئی ہجوم اُسکی حشمت کا اور اُسکی کارروائیون کو دیکھنے والا ہے۔ اور نہ کوئی مجمع اسکی تقریر کا داد دینے والا۔ بلکہ اب اسکے سونے کا وقت آگیا ہے جو کافی اُسکو غمگین کردیتے اور اسکے روح کی تازگی شاداب نہ ہونے کے واسطے ہو اسیا شاطر نسبیہ عاطر کو ہمیشہ خیالی پلاؤ پکانے سے پرہیز کرنا چاہیے جو کچھ کہ اسکا حالت ہو اسپر قانع رہ اسکو

اطمینان کرنا چاہیے - اور دوسرے ساتھی کی حالت اور دبدبہ پر نظر کرکے اپنے وقت کو ضائع اور خیالات کو صدمہ نہ پہونچانا چاہیے -
تمکو مخالف نظر آوینگے - دشمن ملینگے - اگر تم اُنکا مقابلہ کروگے تو ہرگز اُنکی مخالفت کوئی مشکل نہ پیدا کریگی -

۱۱ - مضبوط راے قائم کرو -

چند لوگ فوراً اپنی راے ہر ایک انسان پر قائم کرلینگے کہ جس سے انسے ملاقات ہوئی ہے - اسی طرح سے ایک کتاب کی نسبت وہ اسکی ورق گردانی کرینگے کچھ ایک جگہ سے دیکھینگے کچھ دوسری جگہ اور فیصلہ کرلینگے کہ اسمین کیا ہے ہین - لیکن جہان کسی کتاب یا شخص کی نسبت تعصب کی جگہ کی یہ مشکل ہے کہ وہ دور ہو - یہ تمھاری راے پر اثر کرتا ہے اور فیصلہ یا طریقہ کے واسطے منتظر کرتا ہے - اگر یہ عادت پڑجاے تو دل انصاف پسند نہین ہوتا بلکہ تعصب پسند ہو جاتا ہے -
اپنا اندازہ کرنے کے وقت یہ ہرگز نہ بھولو کہ ہر ایک شخص اپنے تئین زیادہ سمجھتا ہے - تمھارے دوست خوشنما کرتے ہین - اور قصور سے زیادہ عیوب پر نظر نہین کیجاتی - اور اگر نظر بھی کیجاتی ہے تو وہ نظر انداز کیے جاتے ہین ہمارے دشمنون کی راے ہمارے نسبت گو کسیقدر سخت ہو لیکن زیادہ صحیح ہوگی - وہ عیبون کی جانب آنکھون کو کھول دیتے ہین کہ جنکو خوف تھا کہ ہم کبھی نہین دیکھ سکتے ہین - ایک امر اوپر غور کرنا ہے تمھارے اس امر یا اس امر کے کرنے پر کل دنیا تعریف کرتی ہے - اگر امتحان پر تمکو اس حرکت کا ارادہ غلط ثابت ہو - تو تم اُنکا خوب اندازہ کر رہے ہو - بہت سی تمھاری نیکیان مشکوک ہین -

۱۲ - والدین - دوستون اور ساتھیون سے برتاؤ -

یاد رکھو کہ جب تم اپنے گھر سے دور ہو تو اکثر اپنے والدین کو بمقابلہ اُنکے جلد بھول جاتے ہو - تم نئی جگہ ہو اور نئے یہان تمھارے ملاقاتی ہین لیکن پُرانے دوست تمکو نہین بھولے ہین - اپنے دوستون کو خطوط لکھو - دوستون مین خط کتابت بہت دلچسپ مفید اور عمدہ ہر ایک کے واسطے ہے - اور اُسوقت تم آگاہ ہوتے ہو کہ کب خط لکھنا چاہیے یا کب جواب کا انتظار - بے فائدہ خط و کتابت نہ کرو - اوقات مقررہ پر دوستون کو لکھو لیکن والدین کو خطوط ہفتہ مین کم سے کم ایکبار لکھو کہ جسمین اپنے حالات مفصل بیان کرو -
تمھارے چند ایسے دوست اور ساتھی ہونے چاہئیین کہ جن سے خاص محبت ہو - دوستی مین دو خاص وقتون کا سامنا ہوتا ہے - اول سچے دوست کا پانا دشوار ہے - دوسرے اُس دوستی کا قائم رہنا دشوار ہے - اگر وہ رسم کہ جو آخر عمر مین دوستی ہو جاتی ہے صرف چند روزہ ہے - اور وہ لوگ کہ جو اول بغلگیر ہونگے بہت کم اُنکی دوستی قائم رہیگی - دوستون کے انتخاب مین ہوشیار ہو خوب اچھی طرح سے پہلے دیکھلو کہ دوسرا شخص تمھین جانی دوست کہے - دوستون کے انتخاب مین تم اُنکے امی عادات - اطوار خیالی [illegible]

چند لوگ بہت کچھ اپنے دوستون پر اعتماد کرتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ اُنمین کبھی تبدیلی نہ ہوگی۔ دوسرے جنکو تجربہ ہے بتلائینگے کہ دوستی صرف نام ہے اور مطلب اُسکا کچھ نہین ہے۔

شیرین کلامی دوست زیادہ بنائیگی اور صاف بولنے سے لوگ خوش بہت ہونگے۔ سبھون سے رسم رکھو تاہم ہزار مین مشورہ کار ایک ہی ہو اگر کوئی دوست ملے اسکو خوب دیکھ لو پھر اعتبار کرو۔ وقت شاید دوستی کرے۔ اور تکلیف مین ساتھ نہ دے۔ اپنے دشمنون سے اپنے تئین علیحدہ رکھو ایک وفادار دوست ایک بہت بڑی مدد ہے اور پاس یہ ہے اُسکے پاس خزانہ ہے۔ ایک وفادار دوست زندگی کی دوا ہے پرانے دوست کو نہ چھوڑو۔ نیا دوست مثل نئی شراب کے ہے۔ جب وہ پرانی ہو تب پی سکتے ہو۔

کوئی شخص تمھاری دوستی کی التجا نہ کریگا کہ جو تمھاری عزت نہین کرتا۔ محبت کے بعد عزت ضروری ہے دوستی قائم رکھنے کے واسطے تمکو چاہئے اُس شخص سے ہونا چاہیے خواہ اسکا رتبہ کیسا ہی ہو۔ ”وہ جو ایکبار شک کرتا ہے کہ اپنے دوست کو اپنے سے زیادہ خوش دیکھکر خوش ہونا چاہیے یا نہین وہ یقین کرے کہ وہ اس برکت سے ابھی اجنبی ہے“

تم دیکھوگے کہ جو ارتباط سچے اور دیرپا ہین وہ واقعی اصولون پر نہین ہین بلکہ دل ہی پر ہین سنجیدگی ایک عمدہ صفت دوستی کی ہے اور شور و جوش یہ نہین ظاہر کرتین کہ تمھارے ساتھ بھلائی کی کوشش ہے لیکن عمدہ دوست کی خواہش کے واسطے بہتر یہ ہے کہ تم بھی اُسکے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرو کہ جسکی تمکو خواہش ہو۔ گو دوستی کے فرائض مین یہ داخل ہے کہ دوست کو اُسکے عیوب سے آگاہ کیا جاوے۔ لیکن یہ خوفناک فرض ہے۔ یہ نہایت نزاکت اور مہربانی سے ہونا چاہیے۔ دو دوست تھے کہ جنھون نے یہ صلاح کی کہ ایک دوسرے کے جو عیوب دن مین دیکھے وہ شب کو بیان کر دیا۔ اُنھون نے ایسا ہی کیا۔ لیکن یہ تھوڑے عرصہ تک رہا ہر ایک اُنمین سے علیحدہ ہو گیا۔ اور جسکی وجہ دونون کو معلوم تھی۔ لیکن کسی نے ظاہر نہین کی۔ مین یہ بالکل دوست کا فرض نہین خیال کرتا کہ وہ عیوب بتلاوے اور اُنکو ملامت کرکے بلکہ تمھارے اعلے مقاصد کی تائید کرے تمھاری ہمت کو بڑھاوے۔ کیا وہ خاندان کبھی خوش رہ سکتا ہے کہ جسکا ہر ایک رکن ایک دوسرے کے عیوب بتلایا کرے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تمھارا دوست بھلائی کرے اسکو چاہئے وہ تکلیف کے وقت مدد اور اسطرح سے اسکی زندگی کے معاون ہو۔ پرانے لوگون سے دوستی قائم رکھو۔ لیکن نئے ضرور پیدا کرو کیونکہ وفات اور تبادلے سے لوگ بہت جاتے رہتے ہین۔ وہ شخص کہ جو نئے دوست نہین بناتا بہت جلد اُسکے پاس ایک بھی نہ رہیگا۔ دوستون مین سچائی کا خیال نہایت ہی ضروری ہے۔ میری یہ خواہش ہے کہ میرے کل ناظرین چیدہ بے غرض اور عمدہ دوست رکھین۔ اور مین نے دیکھا ہے اُسوقت تک نہین کر سکتے جب تک اپنی روزانہ دعاؤن مین یہ شامل کرلین۔ کہ اپنے دلکو دوسرون کی محبت کے لائق نہ بنائین۔ درخت بلا خبرداری اور خدمت کے اوگ نہین سکتا۔ اگر ایکبار بھی اسکی خدمت

پوری ہوگئی تو وہ ایک اچھی فصل دیگا۔ دوستی مین اگر کوئی حصہ دار ہو تو وہ کسی طرح سے نقصان نہین پہونچا سکتا۔ بلکہ برخلاف اسکے وہ اور بھی کوشش کریگا۔

تیسرا باب

مطالعہ

پڑھنا ایک آسان امر معلوم ہوتا ہے۔ یہ کہ بہت کم سے مشکل ہے۔ اب تم جاننا چاہتے ہو کہ کس طرح سے کام شروع ہو۔ مطالعہ مین بہتون کی خواہ طالب علم کو بہت پروا نہ ہو ضرورت پڑھنے کے واسطے وقت علیحدہ کرنا چاہیے۔ دوستون کی ملاقات۔ تفریح اول وغیرہ سے مطالعہ کے وقت کو علیحدہ کرنا چاہیے گھر سے دور رہنا یا مدارس کا تبدیل کرنا کچھ فائدہ نہ ہو جاویگا۔ یہ اپنے ذہن نشین کرلو کہ کوئی شخص مطالعہ بیکار کو نہین کرسکتا۔ اب عادت یہ ڈالنا چاہیے کہ کسی صورت سے ہرج یا درکنار جیسے ہو سکے خیال تقسیم ہوا ایک جگہ آسکے۔ جبتک کہ یہ عادت نہ ڈالوگے تم ہرگز طیار کام کے واسطے نہو گے۔ اور جسقدر تم مین اسکی کمی ہوگی اسیقدر تمھارے کامون مین ہرج ہوگا۔

۱۔ وقت مطالعہ

ہر ایک شخص کے واسطے کوئی خاص وقت بتلایا نہین جا سکتا۔ یہ ہر ایک شخص کی طاقت پر منحصر ہے۔ کاہل الوجود زیادہ وقت چاہتا ہے۔ جرمن مین طلبا انگلستان سے زیادہ اوقات مطالعہ مقرر کرتے ہین مین نے اندازہ کیا ہے کہ وہ اپنے زیادہ کھانے اور کاہلی کے ساتھ ہی عرصہ تک بیٹھ نہین سکتے۔ اور یہ یکسان بڑھاپے تک اکثر ۱۶ گھنٹہ تک مطالعہ کرتے ہین اور چند ہی ایسے ہین کہ جو تیرہ گھنٹے سے کم کرتے ہون۔ انگلستان والے اگر کرین تو مرجاوین۔ فرق کی دو وجہین بتلائی جا سکتی ہین۔ وہ یہ ہے کہ انکی دماغی طاقت کم ہے۔ اور آب و ہوا اس ملک سے اچھی۔ اگر گھنٹون کا حساب لگایا جاوے۔ اس ملک مین بہت کم ایسے ہین کہ جو نصف بھی اُنکے برابر پڑھ سکتے ہین۔ ایک وجہ اور بتلائی جا سکتی ہے کہ جرمن کے لوگ زبان پر بہت توجہ کرتے ہین کہ جنہین لغتون وغیرہ کی مدد لینے کی ضرورت رہتی ہے۔ کچھ میری رائے ہین بہ نسبت اسکے کہ ہم عرصہ تک اپنے وقت کو ایک کام مین صرف کرین۔ بہتر یہ ہے کہ ہم چند ہی گھنٹہ کرین۔ مگر یہ گھنٹے سخت محنت اور نہایت توجہ کے ہون۔ کامیاب طلبہ مین اکثر بہت کم ہین کہ جو ۹ گھنٹہ سے زائد مطالعہ کرتے ہین۔ جو شخص کہ چھ گھنٹہ محنت توجہ سے کر سکتا ہے۔ اسکو خوف نہ ہونا چاہیے بلکہ وہ اپنے فرض مین اول ہوگا۔ لیکن یاد رکھو کہ مطالعہ اسقدر توجہ کے ساتھ جسقدر کہ مزاج اجازت دے سکتی ہو۔ خیال بالکل جارہے۔ سب خیالات یکجا ہون اور اصل غرض مطالعہ کی جانب ہو جسے اسطرح سے کہ گویا تم آفتاب کی شعاعون آگ پیدا کرنے کے واسطے یکجا کرتے

متفرقات کتب نہ پڑھو۔ دل بہلاؤ کتابیں نہ شامل کرو۔

۲۔ اپنے جسم کی طرف خیال رکھو کہ جب مطالعہ کر رہے ہو۔

چند لوگ اکڑوں بیٹھ کے مطالعہ کے وقت ایک میز نیچی سامنے رکھتے ہیں۔ اسکو ترک کرنا چاہیے۔ کیونکہ جسقدر تم سن میں ترقی کرتے ہو اسیقدر تمہارا جسم کاندھے اور کمر کے درمیان بڑھتا ہے اور اسطرح سے جھکنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ کھڑے ہو کر پڑھنا سب سے اچھا ہے۔ اگر تم اسطرح سے کر سکتے ہو۔ لکھتے یا خاص زبان کے مطالعہ۔ یا ریاضی کے وقت ایک جگہ بیٹھنا چاہیے اگر جگہ تبدیل کر کے کچھ عرصہ تک کھڑے اور کچھ عرصہ تک بیٹھ کر کام کرو تو بہتر ہے۔ جیسے ہی کہ عمر تمہاری بڑھیگی تم زیادہ بیٹھو گے۔ اور اسطرح سے تمہاری یہ عادت پڑ جاویگی۔ بہت کم لوگ ۳۰ سال کی عمر کے بعد کتابیں کھڑے ہو کر پڑھتے ہیں۔ گریگل ایک مشہور لائق لکھتا ہے کہ وہ عموماً کھڑا پڑھتا تھا۔ اور اپنے کمرے میں ٹہلتے ہوئے زیادہ کام کرتا تھا۔ اگر تم مضمون لکھ یا کچھ یاد کر رہے ہو تو یہی کرنا بہتر ہوگا۔ یہ خیال رکھو کہ تمہاری میز اونچی ہو۔ شب کو مطالعہ کے وقت بہتر ہے کہ لیمپ پر ٹوپی ہو یا کوئی کاغذ لگا دو۔ اگر آنکھیں تمہاری کمزور ہوں تو یہ خیال رکھو کہ تمہاری نگاہ کے سامنے روشنی نہ آوے اور سوتے اور جاگتے کے وقت ٹھنڈے پانی سے آنکھیں ضرور دھو لو۔ سب سے بہتر یہ ہے کہ اپنا جسم سیدھا رکھو۔

۳۔ مطالعہ کے وقت بالکل گفتگو نہ ہو۔

اسکی نسبت تمکو ہدایت اس خیال سے کیجاتی ہے کہ تمہارے مطالعہ کے کمرے میں کوئی نہ آیا کرے تاکہ تمام تمہارا سبق ذراسی گفتگو سے خراب نہ کر دے۔ اگر کمرے میں ذرا بھی گفتگو ہوتی ہے تو تم ہرگز مطالعہ سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اچھا اگر کوئی لفظ یا جملہ ایسا سبق میں آوے کہ تم اسکے معنی سے آگاہ نہ ہو تو کیا کرنا چاہیے۔ کیا تم اپنے ساتھی سے دریافت کرو۔ میں کہونگا ہرگز نہیں۔ تمکو بالکل خاموش رکھو۔ اگر کسی کو دریافت کرنا ہے تو گھنٹہ بھر ٹھیر جاؤ۔ جب الفاظ اور جملوں کی نسبت تمکو شک ہو فقروں پر پنسل سے نشان لگا دو۔ اور اسوقت اسکے مضمون کا فیصلہ کرو۔

بعض کی عادت پڑ جاتی ہے کہ وہ چلا کر پڑھتے ہیں کہ جو بہت بری عادت ہے۔ یہ عادت بہت جلد پڑ جاتی ہے۔ اور پھر سوا چھوڑنے کے ممکن نہیں ہے کہ کچھ یاد ہو سکے مثل [illegible] لڑکوں کے کہ چلاتے ہیں اگر ایک جگہ پر کسی کا بیٹھنا ہو تو ایک جماعت ایک جا ہو کر بیٹھ نہ سکیگی ورنہ اُسے بیٹھنے ہی کا نہیں۔ ایسی عادت اس زمانہ میں نہ ڈالنی چاہیے کہ جو تمام زندگی تک قائم نہیں رہ سکتی۔ اگر تمہاری زبان تک تمہارے کمرہ میں گفتگو بھی ہوتی رہے تو یہ خیال رکھو کہ تمہاری توجہ اُس جانب رہے۔

۴۔ اپنے مطالعہ میں کامل رہو۔

مطالعہ کے میدان کا مقابلہ اگر ایک قابل شخص کا ہے تو اگر تم ایک ہی شخص کا مطالعہ

کامیابی حاصل کرلو۔ تو تم فتح کے بعد فتح حاصل کروگے۔ اگر تم یہان اور وہان ایک اور قلعہ فتح کرنے سے چھوڑ دوگے تو فوراً تمھارے نزدیک ایک فوج طیار آجاویگی ۔ اور جس جگہ کو فتح کر چکے ہو اسکے پھر فتح کرنے کی ضرورت ہوگی کوئی بات خواہ ذراہی سی کیون نہ ہو بلا دریافت کیے نہ چھوڑدو۔ وہ خواہ ایک جملہ یا ایک لفظ یا ریاضی کا ایک مسئلہ بلا بخوبی سمجھے چھوڑ دیتا ہے وہ ایسا مشہور غلط گو طالب علم ہوگا۔ کسی امر مین اوسکا اعتبار نہوگا۔ اور خود کو آپ ہی مین کبھی اعتبار نہ ہوگا۔ خواہ کیسا ہی تیز اور لائق شخص ہو۔ اگر وہ اپنی معلومات مین صحیح نہین ہے تو اسکو اکثر افسوس کرنا اور معافی مانگنا ہوگی اور لوگون کی نظرون مین گرنا ہوگا۔

یہ کیسقدر بہتر ہے کہ تم خواہ کم جانو۔ لیکن جو جانو وہ صحیح جانو۔ کیونکہ سچی علمیت بمقابلہ محض تصدیر کے بہت بہتر ہے جبتک تم پڑھو اسکو بخوبی سمجھ لو۔ اور کبھی بلا اچھی طرح سے سمجھے پیر مت بڑھاؤ۔

ایک کتاب کہ جسکو تم نے بخوبی سمجھ کر پڑھا ہے وہ زیادہ تمھارا فائدہ بمقابلہ دس کتاب نصف پڑھی نصف سمجھی ہوئی کے کریگی۔

جب تم کسی خیال کی وسعت کے خواہان ہو۔ یا کسی خاص امر کو بخوبی سمجھنا چاہتے ہو۔ اسکو اُس وقت تک علیحدہ نہ کرو جبتک کہ بخوبی دیکھ نہ لو۔ ہر ایک روشنی مین اُسکو دیکھو۔ کوشش کرو کہ کن طریقون سے تم اپنے خیال کو ظاہر کرسکتے ہو۔ اور اُنمین کون سب سے چھوٹا اور آسان راستہ ہے۔ اگر وسعت دینا ہے تو دیکھو مختلف مصنفون نے اسپر کیا لکھا ہے کہ جسمین تم کو ایسی باتین معلوم ہونگی کہ جن سے تم اب تک آگاہ نہ تھے۔ اور ہر ایک زور اسپر دو۔ اسیطرح سے ہر ایک مضمون مین کمال پیدا کرنے کے بعد خواہ تعداد مین بہت کم معائنہ کروگے۔ لیکن تم بہت جلد اپنی علمیت کو ترقی دوگے۔ بلا بخوبی سمجھے ہوے معاملات کا چھوڑ دینا صرف فخر بیجا پیدا کرتا ہے۔ اکثر لوگ غیر زبان کی کتب ترجمون کی مدد سے پڑھتے ہین خواہ ترجمہ کیسا ہی ٹھیک کیون نہو لیکن ہمین اسکے استعمال کے مخالف ہین تمکو چاہیے کہ مصنفین کی اصلی تصنیفات یاد کرو اور انکے ترجمون سے اپنے خیالات نہ بناؤ۔ یہ ترجمون اور خاص انتخابون کی بدولت ہے کہ اسقدر کچے طالب علم رہجاتے ہین۔

اگر تم خود کھڑے نہین ہوسکتے تو دوسرون کے پیر مت مانگو کہ جنکی بدولت شاید تم تمام عمر نہ چل سکوگے ہو۔ سخت مطالعہ کے عادی ہو۔ ایک شخص کو جو امر مشکل معلوم ہوتا ہے دوسرے کو وہی آسان معلوم ہوسکتا ہے۔ یہ ہی نہین بلکہ جسکو تم اسوقت آسان خیال کررہے ہو وہ گھنٹہ کے بعد مشکل معلوم ہوگا۔ یہ دشواری صرف اسی مشکل کے باعث ہے کہ اکٹھا خیالات نہین ہوسکتے۔

خیالات کے یکجا کرنے کا اسقدر فائدہ ہے کہ وہ لوگ جنھون نے اپنی بصارت کھو دی ہے انکے دیکھا گیا ہے خیالات کی طاقت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

پروفیسر ڈوائٹ اپنی نابینائی کو ایک برکت خیال کرتے تھے۔ کیونکہ اُس سے اُنکی طاقت غور کرنے کی بڑھ گئی تھی۔ تم خیال کرسکتے ہو کہ فلان شخص طالب علمی کے زمانہ مین بالکل بیوقوف تھا۔ اور کچھ اُسمین علمیت نہ تھی

لیکن خیال رکھو وہ کبھی لائق و ہوشیار بلا شب و روز کی محنت کے نہیں ہوا ہے۔ لڑکپن میں اُسنے اُسکو
فراموش کر دیا ہو۔ باوجودیکہ ابتدا اُسکے یہ کام سخت و دشوار اور مشکل تھا۔ لیکن کام کو ہاتھ میں لیا اور کر دکھلایا
کسقدر قابل غور یہ جملے مشہور شارورٹ کے قلم سے نکلے ہیں "یہ جان لو کہ کسی میں بلا محنت عمدگی
نہیں ہے۔ صرف بڑائی کے واسطے خواہشات سے خواہ وہ کیسے ہی دلی کیوں نہ ہوں۔ کوئی شخص بڑا
نہیں ہوا ہے۔ تمھارا افسوس کرنا۔ اور خواب دیکھنا کبھی تمکو مشہور نہ بنائیگا۔ اگر تم پہاڑ کی چوٹی پر
چڑھکر کہ شہرت کا ٹیلا ہے نیکنامی حاصل کرنا چاہو ہرگز نہ حاصل کر سکوگے۔ تمکو اپنی کمر کسنا چاہیے۔ حوصلہ کے
ساتھ کام شروع کرو یا محنت مطالعہ۔ اور توجہ کے ساتھ دنیا پر نظر رکھنا۔ یہ دونوں چیزیں بلند نامی کے
واسطے ضروری ہیں۔ اول بات سے تم علمی اور زباندانی حاصل کرو۔ اور دوسرے کے
ذریعہ سے اپنے ملک کے لوگوں کے اطوار اور عقلمندی سے واقف ہو ہم سب لوگ سچ ہے کہ فرینکلین نہیں ہو سکتے۔ لیکن اُسکی
عادتوں اور بلا تھکاوٹ محنتوں سے اس بلندی کو ہم حاصل کر سکتے ہیں کہ جو دوسری طرح سے نہیں
مل سکتے۔ فرینکلین خود فرینکلین نہیں ہو سکتا تھا اگر اُسکو اس خیال سے مایوسی ہوتی کہ سب لوگ نیوٹن نہیں
بن سکتے۔ یہ ہمارا کام ہے کہ اپنی لیاقتوں اور موقعوں سے فائدہ اٹھائیں اور بجائے اپنے تئیں مقابلہ
اور غیر ممکن امور سے مایوسی دلانے کے کہ ہر ایک چیز کی نسبت یقین کر لیں کہ یہ باہمت ارادوں سے حاصل ہوتی ہیں۔
فرینکلن ایک عملی آدمی بالکل مخالف ایک وہمی پابند مسئلہ کا تھا۔ جیسا کہ عقلمند لوگ ہوتے ہیں۔ محض کتاب کا
کیڑا ایک بہت بدنصیب چلنے والا ہے۔ سب سے اعلی تربیت تو اپنی علمی و دماغی ترقی اور اسمیں کامیابی کے
واسطے کرو۔ غور کرنا سیکھو۔ خوب سمجھکر۔ اور لیاقت سے اور سادہ زبان جو اسی قسم کے سوچنے کے قابل ہو شکل
پر دم سے کوشش کرو۔ باوجود اسکے کہ اپنے پیشہ کے متعلق انکو بہت کام رہتا تھا اور اس کی نگرانی کتب کی
تصنیف وغیرہ کرنا۔ تاہم وہ ہوز آف کامنس میں وزارت کے کاروبار کو انجام دیتے تھے۔

وہ شخص کہ جو سخت محنت اور مطالعہ تربیت دینا چاہتا ہے اور خوب غور و فکر کرنے کی
اپنی عادت ڈالنا چاہتا ہے وہ آدمی ایسا ہوگا کہ جو جھگڑا کریگا کہ کیا کیا پڑھنا چاہیے بہت طالب علم
شکایت کرتے ہیں کہ انسے ایسی کتب کا مطالعہ کرایا جاتا ہے کہ جن سے بالکل فائدہ انکو متصور نہیں
جب ایک شخص کی سوداگری کی نیت ہو۔ تو کیوں وہ گرامر اور لاطینی سے پریشان کیا جاوے۔ سیکڑوں
شکایت کرتے ہیں کہ انکے معلم اسقدر کم انکی ضروریات سمجھتے ہیں کہ انھیں چیزوں کا کہ جنکا کبھی وہ استعمال نہ کرینگے
وہ مطالعہ کرنے کو مجبور کیے جاتے ہیں۔ شکایت کرنے والوں میں اشراف تعلیم سے بہت کم ماہر ہیں۔
اسوقت بالکل خوفناک سخت اور بے غرض تعلیم تمھاری ہوتی ہے۔ اسمیں ایک چیز ایسی بھی نہیں ہے
کہ جس سے تم بعد فائدہ اٹھا سکو یہ ہو لیکن اگر تم اپنے عقل کو اپنا تابعدار بنالو تو تمام
عمر کے واسطے اسپر قابض ہوتے ہو۔ اور ہر ایک وقت جو بھی چاہیے اسکو کرنے کے واسطے مجبور کر سکتے ہو

فرض کرو کہ تمھارے استاد تمکو سحر سکھلاوین کہ جس سے کوئی عملاً فائدہ تمکو نہین۔ لیکن اسکی قیمت سے تم اسقدر آگاہ ہوگے کہ اسمین کچھ نہین ہے۔ نیویارک کے دارالعوام کے چیف جسٹس ایک مرتبہ موسم گرما مین صبح کے وقت گھوڑے پر سوار ہوکر اسکو ریلوے کے ساتھ اسقدر تیز دوڑاتے تھے جہانتک کہ وہ ریلوے کے ساتھ جا سکتا تھا۔ یہ گھوڑا کچھ تو بھاگ مت۔ اور خوفناک تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ سیدھا ہوگیا — وہ کیون ایسا کرتے تھے؟ طبیعت خوش کرنے کو نہین اور نہ اس سے انکو اپنے فرائض کی انجام دہی مین مدد ملتی تھی اور نہ انکو کچھ مسرت ریلوے سڑک پر گھوڑے کے دوڑانے سے ہوتی تھی۔ بلکہ محض اپنے گھوڑے کو تربیت دینے کے بجائے ہے کہ آئندہ کام کے واسطے لائق ہو۔

آج تم اقلیدس کا مطالعہ کرتے ہو شاید تمکو آئندہ اسقدر کام ہو کہ بالکل فرصت نہ ہو اور تم ہر ایک شکل بھول جاؤ۔ اور صرف نام کتاب کا تمکو یاد رہے۔ لیکن افلاطون اور دوسرے آدمی کہ جنھون نے اقلیدس کا مطالعہ کیا ہے تم سے کہینگے کہ اقلیدس تمکو مضبوط اور مشتاق غور کرنے کے قابل بناوے گی۔ اسوقت جبر المقابلہ کی تمکو ضرورت نہین ہے۔ لیکن بات چیت کا ڈھنگ مین کچھ ذرا خفیف پیدا کرنے کے واسطے تمکو اسکی ضرورت ہوگی۔ فلسفہ عقل کی آنکھین کھولتا ہے۔ اسکے مضامین ہمارے خیالات کو خدا تک پہونچاتے ہین۔ ایسے ہر ایک مطالعہ سے عقل وسیع ہوتی ہے اور بلا اسکے وہ بہت بڑی نہین ہو سکتی۔

اسمین تمکو سخت مطالعہ کی رائے دیتا ہون۔ تمکو ضرور یقین کرنا چاہیے کہ ثابت قدمی کو ضرور بلند مرتبہ بناویگی۔ مسلسل مطالعہ کرو۔

ایک بہت عمدہ منشی لکھتا ہے "عموماً خبرادہ کم سن طالب علم سب سے پہلے دوست سے مشورہ طلب کریگا۔ اور کچھ عرصے کے واسطے اسکی پیروی کریگا۔ بعد اسکے پھر دوسرے سے صلاح طلب کریگا اور اسکی بابت مخاطب ہوگا۔ پھر تیسرے سے اسی طرح تبادلہ سے حیران ہوجاویگا۔ یہ خیال کرلو کہ ہر ایک تبادلہ برائی کی جانب ہے۔ لوگ کہینگے کہ تم کسی خاص پیشہ کے لائق نہین ہوسکتے اونکی رائے ان سنکر کوئی کام کرو اگر ثابت قدمی اور مسلسل ہے تم خود اسکے واسطے لائق بنجاؤگے جو لائق ہین وہ خود تمھاری تائید کریگا اور آرام دیگا۔ ہر ایک پیشہ کی کارآمد حصہ کے جاننے کے واسطے ابتدائی محنت کی ضرورت ہے۔ اور اگر عقل مین تھوڑی سی بیوقوفی بھی شامل ہے تو کارآمد ہوگی۔ عمدہ زیادہ اپنے نسبت رہنے کے کم کام مین آئی ہین۔ زندگی گھڑدوڑ سے مقابلہ کیا ہے۔" اس خیال سے اسکی سچائی دریافت ہوتی ہے کہ جو گھوڑے بہت تیز ہین انکا قابو مین رکھنا بہت دشوار ہے۔

ایک شخص ریگستان کا ہیڈرسن صاحب سے علاوہ جرمنی خوب بولتا تھا۔ جب دریافت کیا کہ تم جرمنی کیونکر سیکھی۔ اسنے جواب دیا کہ ایک کتاب میرے ساتھ جرمنی زبان کی اور کوئی نہ تھی اس کتاب کے سوا

جانے کا اسقدر اشتیاق ہوا کہ مین نے یہ زبان سیکھنی شروع کردی۔ اور اُسوقت تک آرام نہ لی جب تک کہ کتاب پڑھ نہ لی۔ ہم لوگ سخت مطالعہ سے یہ بہانہ کرکے کہ ہمارے حالات اچھے نہین ہین۔ دل چرا سکتے ہین۔ ہم بھی اسی خیال کو مان سکتے ہین کہ چند حالات ہمارے ساتھ ہین۔ اور ہر ایک شخص لائق صاحب مرتبہ اور قابل ہو سکتا ہے۔ اگر اُسکے حالات اجازت دین۔ اسمین شک نہین ہے کہ انسان قدرتاً سست ہے اور اسکو بڑی طاقت دباؤ کی ضرورت ہے۔ کہ وہ اپنی طاقتون سے آگاہ ہوا اور محنت کرے۔ ہم جانتے ہین کہ بہت سے لوگ ہین کہ جو دراصل بہت تھوڑا کرتے ہین۔ یہ انسان ہی کہ جو حالتین پیدا کرتا ہے۔

ملٹن کے حال پر نظر کرو۔ اُسمین کون سی خوبی تھی کہ وہ اسقدر صاحب رتبہ ہوا۔ اندھے ہو گئے تھے وہ آسمانی روشنی سے محروم تھا۔ اُسکی ایسی حالت تھی کہ اسمین اسکے ساتھی اگر گاڑیا ٹوکرے بنا کر معاش پیدا کر سکتے ہین تو غنیمت خیال کرتے۔ لیکن دیکھو ملٹن کو کہ جسنے اپنی زبان سے قوم اور ملک کو عزت دی کہ جو صرف دنیا کے ترک کر دینے پر آسکتی تھی۔

انڈریو فولر پر نظر کرو کہ جو بلا تعلیم۔ بلا موقع۔ بلا حالات کے کہ جو کسی طرح سے موافق کہے جا سکین مثلاً ایک خوشنما شیشے کے بنانے ہی مین تھا۔ لیکن شور تو یہ ہے کہ ہماری عمدہ حالت نہین۔ عمدہ موقع نہین۔ عمدہ ذریعہ نہین۔ کسطرح سے ہم ترقی کر سکتے ہین۔؟ کیا خوب کسی نے کہا ہے "اگر انسان مطالعہ پسند کرتا ہے۔ علمیت کے بڑھانے کی اُسکو دلی خواہش ہے تو اُسکو سوائے بیماری یا کسی مصیبت کے کوئی امر متعارض طالب علمی مین مانع نہین ہو سکتا ہے۔ اور اسکے پاس تمام ذرائع مطالعہ موجود ہین" اصل یہ ہے کہ جب انسان کمی وقت کی شکایت کرتا ہے۔ تو وہ یہی زیادہ ثابت کرتا ہے کہ اُسکو کسی کی محبت نہین ہے۔ وہ اوروں کی تعریف کرینگے۔ اور اسکی لیاقت پر متعجب ہونگے۔ لیکن خود وقت نہ نکالینگے کہ ایسی لیاقت پیدا کرین۔ عموماً یا تو سستی یا دنیاداری کی محبت انکو مانع ہوتی ہے۔ کوئی زبان ہو اگر انسان جو تضیع اوقات کرتا ہے سیکھنا چاہے تو وہ سال مین اُسقدر وقت مین سیکھ سکتا ہے۔ یہانتک جب تک کہ ایک سست آدمی سوچتا رہتا ہے کہ آیا وہ فلان زبان سیکھے یا نہ۔ اس اثنا مین دوسرا محنتی حاصل کر لیتا ہے۔ یہ فرق ایک محنتی باہمت اور ایک سست اور کاہل انسان مین ہے۔ اور سب سے خرابی نیچے طالب علمون مین یہ ہے کہ جسوقت تم انکے یہ امور ذہن نشین کراؤ گے اسوقت تو معلوم ہوگا کہ سمجھ گئے لیکن جیسے ہی کہ کوئی دوسرا خیال سستی کا اُنکے ذہن مین آیا کہ وہ اُسکو بھول گئے۔

۶۔ یاد رکھو کہ سب سے بڑا راز کامیاب اور ٹھیک واقف کار ہونے کا بطور طالب علم کے ہمارا ہر قدم پر نظر ثانی کرنے کی عادت کا ہونا ہے۔

ہر ایک روز کے کام کا دوسرے روز معاینہ کرو۔ ہر ایک ہفتہ کے خاتمہ پر اُس ہفتہ کا کام اور ہر ایک مہینے کے

خاتمہ پر کل مہینے کا کام۔

۷۔ روزانہ جیسی کچھ مشق کرتے ہو اُسکے ٹھیک پابند رہو۔

۸۔ اپنے دل کو متفرق قسم کے مطالعون سے راحت دو نہ کہ بالکل تعلیم سے اپنے تئین جدا کرو۔
بہت کم لوگ سخت دماغی محنت عرصہ تک کرسکتے ہین۔ اور اسی باعث بہت سے ٹھہر نہین سکتے۔ ایک وقت دو تین گھنٹے تم محنت کرتے ہو کہ تمھارا جسم تھک جاتا ہے۔ تم ٹھہر سکتے ہو اور کتابین علیحدہ دھر کر دیتے ہو اسقدر عرصہ تک کہ جتنی دیر تک تمنے مطالعہ کیا ہے ذرا آرام کرتے ہو۔ اچھا اب آرام کرنے کا وقت سب ضائع گیا۔ تمکو یہ خیال نہین رہتا کہ کسی دوسرے قسم کے مطالعہ سے تم تازہ ہو سکتے ہو۔ جب ایک چیز پڑھتے پڑھتے تھک جاؤ تو تمھارے واسطے اب یہ ہے کہ کوئی دوسری کتاب کا مطالعہ کرو۔ اگر ایک وقت ریاضی دیکھ رہے ہو تو تھکنے کی حالت مین تم اور کسی قسم کی کتاب کا معائنہ کرو۔ اسطرح سے تم بہت سا اپنا وقت بچا سکتے ہو۔ ہم متعجب ہوتے ہین کہ طالب علمان جرمن کسطرح سے ۱۶ گھنٹے مطالعہ کرتے ہین وہ مسلسل ایک کام کرتے ہین جب اُسمین تھک جاتے ہین دوسرا شروع کرتے ہین۔ وقت ضائع نہین کرتے وہ لوگ جو اپنی زندگی مین اسقدر کام پورا کرتے ہین۔ درحقیقت ایسے ہی لوگ ہین۔
ایک ڈاکٹر گوڈ صاحب تھے کہ جنکو باوجود اسکے کہ خاص اُنکے پیشہ کے سخت فرائض کے باعث مہلت نہ تھی لیکن اُنھون نے اپنے تئین اسپر کاربند کر کے اا زبانین سیکھین اور بارہ جلدین ایک لغت کی لکھین۔
ڈاکٹر کلارک ایک بہت بڑے لائق شخص کا مقولہ ہے کہ اپنی کوششون مین کبھی کمی نہ کرو۔

چوتھا باب

کتب بینی

جسقدر لائق ہوئے ہین اُن سب کی برابر پڑھنے کی عادت تھی۔ اور یہ بالکل ناممکن ہے کہ ذرہ سا بھی امتیاز انسان بلا اس عادت کے حاصل کرسکے۔ بیکن لکھتے ہین "پڑھنے سے انسان پورا ہوتا ہے گفتگو سے مستعد اور لکھنے سے ٹھیک"۔ پورا انسان اُسوقت تک نہین ہوسکتا جب تک کہ اُسکا برابر کتب سے علاقہ نہو۔ کسی قسم کی دانشمندی۔ ایجادی طاقت اسکی کمی کو پورا نہین کرسکتی۔ بڑا سے بڑا دانشمند جواب تک پیدا ہوا ہو وہ کمی کو پورا کرسکتا ہے۔ لیکن جو شخص کہ اس راستہ پر چلنا چاہتا ہے اسکو اس عادت کا ڈالنا فرض ہے۔ کسی رائے کے صحیح اور غلط ہونے کے واسطے تمکو پرانی تاریخون کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ اور موجودہ زمانہ کا پچھلے زمانہ سے مقابلہ کرو۔ اسی نے تمہین چالاک اور پرجوش بنائے رکھنے کے واسطے تمکو چاہیے کہ سوانح عمریون کا معائنہ کرو اور دیکھو کہ بڑون نے زندگی کو کیونکر گذاری ہے جسطرح سے کھانا تمھارے جسم مین خون پیدا کرتا ہے اسی طرح سے

پڑھنا دماغ پر اثر کرتا ہے۔ اور جس دماغ کو پڑھنے سے محبت نہیں اعتبار کر لینا چاہیے کہ وہ فکر نہ کر سکیگا۔ بلا برابر پڑھنے کے تم پرجوش اور نہ پورے آدمی بن سکو گے۔

پوپ لکھتے ہیں کہ انھوں نے ۱۴ سال کی عمر سے ۲۰ سال تک کتب بینی صرف تاریخ کی ۲۰ سے ۲۲ سال تک اپنی علمیت کے بڑھانے کو پہلے زمانہ میں وہ تصنیف پیدا کر لیا تھی۔

کتب بینی کی کئی اغراض ہوتے ہیں تصنیف مطالعہ سے کام کے واسطے پڑھنا ہے۔ وہ اپنی معلومات بڑھانے کے واسطے تاریخ پڑھتا ہے۔ ان مطالب کے حاصل کرنے کے واسطے کتب بینی نہایت توجہ اور آہستگی سے ہونا چاہیے۔ تم دیکھو گے کہ وہ لوگ کہ بہت سی کتب پڑھتے ہیں یہ خیال رکھو بہت کم اپنے دماغ میں رکھتے ہیں عموماً یہی لوگ بہت بڑے غور کرنے والے ہوتے ہیں کہ جنکے پاس بہت کم کتب دوسروں کے مقابلہ میں ہوتی ہیں چھاپے کے ایجاد کے قبل کتب بہت کم ہوتی تھیں اور سفیروں کو کتب کے مانگنے کے واسطے فرانس اور روم جانا ہوتا تھا۔ اس زمانہ میں سب سے بڑا کتب خانہ وہ ہوتا تھا کہ جس میں ڈیڑھ سو کتب ہوتی تھیں۔ ۱۲۹۴ء میں بشپ ونچیسٹر کے پاس تھوڑی سی کتب تھیں وہ جب انجیل کسی شخص کو دیا دیتے تھے تو اس سے ایک تمسک لکھا لیتے تھے کہ وہ کسی طرح کا بلا نقصان پہونچائے کتاب واپس کر دیگا۔ جب کبھی کوئی خرید لیجاتی لوگ دور سے بطور تماشا میں جمع ہوتے۔ ۱۳۰۰ء میں اکسفورڈ کے کتب خانہ میں بہت کم کتب تھیں کہ جو ایک چھوٹے سے صندوق میں بند رہتی تھیں کہ کہیں وہ چل نہ دیں۔ ۱۴ صدی کی شروع میں کتب خانہ شاہی سرکاری میں صرف ۲۰ زبان سے متعلق کتب تھیں۔ اس شخص کی نہایت عزت ہوتی تھی کہ جسکے پاس کتاب ہوتی تھی۔

دیکھو کتنا فرق ہے۔ جو لوگ بے حد کتب بینی کرتے ہیں۔ لیکن بلا فائدہ

خراب کتب سے ہوشیار رہو۔ بہت سے لوگ ایسی فحش کتب لکھتے ہیں کہ جس سے اخلاق بگڑ جاتے ہیں انکی کتب کے نام لکھے جاتے لیکن کہیں نام ہی معکوس اشتیاق پیدا کرے لیکن دوستو تم ایسی کتب ہرگز نہ دیکھو۔ ان کمبختوں کا کیا کہنا کہ جو ایسی کتب طبع کرکے فروخت کرتے ہیں۔ اور اخلاقی اطوار کو مضرت پہونچاتے ہیں وہ خدا کے سب سے بڑھکر گنہگار ہیں۔ کبھی کوئی کتاب نہ پڑھو کہ جس میں وہم اور فرضی سے کام لیا گیا ہو کسطرح سے تم دریافت کر سکتے ہو کہ کون سی کتاب پڑھنا چاہیے اور کون نہیں۔ یہ بہت ضروری سوال ہے کیونکہ بعض بلا شک بہت بڑا اثر تمھارے اوپر کرینگی۔ بعض کا اثر انکے ساتھ تمھارے دل پر بہت اثر ہوگا۔ اچھا ایک کتاب کا تم بہت اوراق ایک ہی بار دیکھو کہ آیا تمکو اسکے پڑھنے کی ضرورت ہے یا نہیں۔ اکثر مصنفین اپنے خیالات کا اعلیٰ ترین مجموعہ آخر کتاب پر رکھتے ہیں اس باعث تمکو کوئی عمدہ کتاب ادھوری نہ چھوڑنا چاہیے۔

کسطرح سے تمکو کتاب پڑھنا چاہیے۔ قبل کھانا کھانے کے تمکو چاہیے کہ اپنی رکابی کا [illegible]

جیسے ہی کہ تم کتاب ہاتھ میں لو۔ لوح اسکی دیکھو۔ کسنے کتاب لکھی۔ کہاں وہ رہتا ہے۔ کیا مصنف کے
کسی حال سے تم واقف ہو۔ کسنے اور کہاں شائع کی۔ کیا شائع کنندہ کے مذاق اشاعت سے تم واقف ہو
یاد کرو کہ اس کتاب کی نسبت تمنے کیا سنا ہے۔ اسکے بعد دیباچہ پڑھو۔ اسمیں دیکھو کہ مصنف کا اپنی
نسبت کیا خیال ہے اور نیز وہ اپنی کتاب کو کیسا خیال کرتا ہے۔ اور کیون وہ دعوے کے ساتھ عوام کو
اپنی جانب متوجہ کرتا ہے۔ پھر اسکی فہرست دیکھو۔ اسکے فہرست مضامین پر نظر کرو۔ اگر وہ ذرا مختصر لیا جا سکے
ہو تو ایک آدھ باب پر نظر کرو۔ اسپر بھی اگر دیکھو کہ درحقیقت مصنف لائق اور کوئی مشہور آدمی ہے تو دیکھو
ورنہ پھر اب آگے اس دریا میں شکار ہی بند کرو۔ اگر اچھی کتاب ہے تو پھر اسکو دیکھنا چاہیے۔ اور جب
کتاب دیکھو تو اپنے دل ہی دل میں دیکھو کہ آیا تمھارے ذہن میں وہ ہی مضمون ہے یا نہیں۔ یا جو کچھ
کہ تمنے پڑھا ہے وہ یاد ہے یا نہیں۔ اچھا ہے اگر تمھاری یا تمھارے کسی ایسے دوست کی ہے جو تمکو
اجازت دے کہ تم اسپر نشان لگا سکو تو میں مشورہ دونگا کہ کتاب پر نشانات لگاؤ۔ اور جہاں تمکو شک
ہو وہاں (؟) نشان جہاں واقعات میں فرق ہو وہاں (!!) ایسا اور کسی دوسری قسم کا جیسا
تمکو پسند ہو لگاؤ۔ اسطرح سے ایک ہی کتاب تمکو بہت کچھ فائدہ پہونچائیگی۔ جو کچھ کہ کتاب میں درج ہے
تمھارے ہی خیالات ہو جائینگے۔

جو کچھ کہ تمنے پڑھا ہے اسکی نظر ثانی بھی کرو۔ بہت سے لائق اصحاب کی رائے ہے کہ چہارم وقت اپنی پڑھی ہوئی
کتب کے مطالعہ میں صرف کرو۔

ان اخبارات و رسالہ جات کی نسبت کیا کہنا چاہیے کہ جنکی آجکل کے زمانہ میں طغیانی ہے۔ بہت کم
چیزیں طلبہ کے دماغوں کو کمزور کر دینے والی بمقابلہ مذاق کتب کے ہیں وہ اس قابل نہیں ہیں کہ یاد رکھی
جاویں۔ اور بعد گھنٹوں صرف کرنے کے یہ مشکوک ہے کہ آیا تمنے اپنا وقت کچھ بھی اچھی طرح سے واقف
رسالہ جات کے دیکھنے میں سوا اسکے کہ تمھارے دل پر اسکا تھوڑا سا اثر رہا اور کچھ نتیجہ نہیں ہوا صرف

ایک اور امر ہے کہ جسکا تمکو پڑھنے کے وقت ہمیشہ خیال ہونا چاہیے۔ وہ تمھارے پاس قلم کا ہونا
ایک کتاب بناؤ کہ جسمیں جو کچھ کہ یاد رکھنے کے قابل ہے اسکو بے دھیانی سے بچانے کے واسطے لکھا کرو
۔ کتب بینی ہی سے تمھارا مذاق تحریر قائم ہوگا۔ فرض کرو کہ تم چاہتے ہو کہ ایک اعلی درجہ کا طرز تحریر
اختیار کرو۔ اور عمدہ عبارت لکھنا سیکھو تو تم کیا بلا جانسن کی تحریر اچھے سمجھنے کے حاصل کر سکتے ہو کیا تم بار بار
ایک انسان کے دو ہفتہ اسطرح سے چل سکتے ہو کیا اسکی رفتار نہ سیکھو یہ فطرتی ہے کہ ایک شخص کے خیالات کا دوسرے
اثر ہو خواہ وہ خیالات بذریعہ تحریر دریافت ہون یا باہمی بول چال سے۔ جو کہ اکثر درخت میں رہتا ہے
ضرور ہے کہ اسکا رنگ درخت کا سا ہو جاوے۔ اس باعث ضروری ہے کہ عمدہ کتابیں پڑھی جاوین
ایسی کہ جو ہر ایک مضمون میں عمدہ اثر کریں۔ ایک طالب علم کی عقل اور اخلاق و عادتیں عمدہ ہو گئیں سکے

قائم ہوتی ہے۔

۲۔ کتب بینی سے علم زیادہ ہوتا ہے۔

یہ ایک بڑا نتیجہ تعلیم کا ہے۔ ہم دنیا میں بالکل نئے آئے ہیں۔ جو تاریخیں تجربات دیگر نسلوں کی ہیں وہ ہمارے صرف مطالعہ سے آسکتی ہیں۔ انسانی خاصہ ہر ایک زمانہ میں یکسان ہے۔ خیالات اور مضامین تبدیل نہیں ہوتے۔ اور اسطرح سے ہم تھوڑی سی زندگی میں سب کچھ سیکھ سکتے ہیں اور کتب کی مدد سے اسطرح سے استفادہ پیدا کر سکتے ہیں کہ گویا پانچ ہزار برسوں سے زندہ ہیں۔ گویا ہمارا ذاتی تجربہ ہمارا رہنمائی ہر ایک کام میں جو ہم کرتے ہیں کرتا ہے۔ الا اگر وہ تجربہ حاصل نہیں ہے۔ بلکہ جسے دوسروں سے حاصل کیا ہے اور جسکو ہم نے تھوڑی ہی محنت سے اپنا کر لیا ہے۔ ایک صاحب کہتے ہیں کہ بلا کتب بینی کے خدا خوش نہیں۔ ہمکو صرف کتب اس خیال سے نہ پڑھنا چاہیے کہ صرف معلومات اس سے حاصل کریں بلکہ اس پر ہمیشہ [illegible] اور انکو کرنا چاہیے۔

۳۔ کتب بینی سے حوصلہ بڑھتا ہے۔

اگر تم اکیلے کسی کمرے میں کر دیے جاؤ۔ اور تم سے کہا جاوے کہ کسی خاص مسئلہ پر کوئی اپنی تجویز اور فکر سے راست قائم کرو تو تم حیران ہوگے کہ کوئی شئ ایسی ملے کہ جو بطور کلید ہو۔ ہاں نشہ وغیرہ کھا کر تم جوش میں آسکتے ہو لیکن اس سے جسم اور دماغ دونوں کو نقصان پہنچیگا۔ تمکو ایسے موقع پر کیا کرنا چاہیے میں بتلاؤنگا کہ کوئی شخص مشہور فصحا کی پرجوش تقریریں پڑھکر ایسا نہیں ہو سکتا کہ اسمیں خود جوش نہ پیدا ہو۔ اور جسکا خون جوش نہ کھاوے۔ ایسے مقام پر تقریریں پڑھو۔ اسپیچیں دیکھو۔ وہ فوراً تمہارے جوش کو زائد کر دینگے۔ اور لکھنے کے واسطے جوش پیدا کرینگے۔ کتب کا اثر تمام عمر رہیگا۔ اور جو شخص کہ واقف ہے کہ کسطرح سے کتب بینی کیجاوے کہ جس سے فائدہ ہو۔ ہمیشہ اسکے مذاق کی کوئی نہ کوئی چیز ضرور ہوگی۔

میں یہ لکھکر یہ باب ختم کرونگا کہ خواہ بہت سی کتب نہ پڑھو جو کچھ پڑھو اچھی طرح سے پڑھو۔ چند ہی کتب خرید کرو۔ لیکن جو کچھ کہ پڑھو وہ تمہاری چیز ہو۔ اور بہت جلد تم علمی بالادری میں [illegible] ہو جاؤگے۔ اور اپنے ذخیرہ معلومات میں اضافہ کرتے رہوگے۔

پانچوان باب

وقت

جس چیز کی بابت میں کچھ لکھنا چاہتا ہوں انمیں سب سے زیادہ مشکل یہی ہے تاہم اسکے مقابل میں کوئی چیز نہیں

اگر صحیح اور اچھی طرح سے بیان ہوسکے آسان ہے۔ یہ کافی ہے کہ لکھ دیا جاوے کہ وقت نہیں ہے۔ یا وہ بہت جلد گذر گیا ہے۔ لیکن یہ بتلانا مشکل ہے کہ کس طرح گذرتے ہوئے وقت سے فائدہ اٹھایا جاوے۔ ایک بخیل امیر ہوسکتا ہے۔ اور یہ باعث نہیں کہ اسکی آمدنی وافر ہے۔ بلکہ اس باعث کہ وہ جمع اور ہوشیاری سے صرف کرتا ہے۔ یہ تو نصیحت ہے ورنہ ہم سب اچھے ہی سیکھتے ہیں۔ لیکن اکثر شام تک بھی اچھی طرح سے یاد نہیں کرسکتے۔ یہ خیال کرنا ہی عجیب انگیز ہے کہ ہزاروں چیزیں نہیں کہ جنسے ہم فیضیاب ہوتے ہیں وقت سب سے قیمتی ہے۔ لیکن تب بھی کوئی ایسی شے نہیں ہے کہ جس سے مثل اسکے انسان زیادہ بے خبر ہو جیسے کہ وہ لوگ کہ جو ہر ایک شخص کی کفایت شعار ہیں وہ اپنی آمدنی اور وقت میں بالکل مفلس ہیں کہ جسمیں خست انکے عمدگی ہے۔

پٹ صاحب وزیر اعظم انگلستان اپنے وقت کے ایسے پابند تھے کہ انکو صرف سرکاری کاموں پر غیر ممالک کے حالات ہی سے آگاہی تھی بلکہ انکی نگاہ ہر ایک حصہ انگریزی عملداری پر پہنچتی تھی۔ اور شاید ہی کوئی انسان ہو اسکے علم کے ایک جگہ سے دوسری جگہ کو جا سکتا ہو۔ ایک روز یہ اپنے لڑکے کے ساتھ کھیل میں مصروف تھے کہ ایک اردلی نے آنکر اطلاع دی کہ ایک اجنبی شخص لندن میں آیا ہے۔ نہیں معلوم کہ وہ جاسوس ہے یا کوئی سیاح پٹ صاحب [illegible] کے قریب گیا اور [illegible] تصویریں نکالیں اور ان میں سے ایک نکالکر کہا کہ کیا یہی آدمی ہے۔ ہاں یہی ہے۔ آج سے وہ [illegible] میں آیا ہے میں اسپر نگاہ رکھتا ہوں۔

یہ سب اوقات کی پابندی سے ہوا۔ کبھی وہ بیکار نہ رہتا تھا۔

کوئی شخص اپنے وقت کو بیجا صرف نہ کرے تاکہ اسکی ضرورت اسکو نہ بتلائی جاویگی۔

جانسن کا سا نامور [illegible] کہتا ہے جب ہم نے اس حصہ کو نکال ڈالا کہ جو سونے میں صرف ہوتا ہے یا جسکو حاجات انسانی کے رفع میں ضرور [illegible] پابندی [illegible] کے [illegible] ہیں۔ یا دیگر آرائشات زندگی میں ہوتا ہے۔ یا جو بوجہ بیماری زبردستی [illegible] ہو۔ تو ہم دیکھینگے کہ کس حصہ کو ہم اپنا کہ سکتے ہیں۔ اور جسکو ہم حسب دلخواہ صرف کرسکتے ہیں بہت تھوڑا ہے۔ صبح اٹھکر دیکھو کہ کیا کرنا ہے جو کچھ ہو اسکا ایک نقشہ طیار کرو۔ خیال کرو کہ اسکی طیاری اور کام کے شروع کرنے میں وقت ضائع نہو۔ شام کے وقت اسی نقشہ کی نظر ثانی کرو اور دیکھو کہ کس قدر کام میں کامیاب رہے۔

ا۔ سونے کی نسبت اطبا کی عموماً رائے ہے کہ صحت کے واسطے ۸ گھنٹہ کافی ہیں۔ اور اگر [illegible] نصیب آتا ہے تو [illegible] اچھی ہی گھنٹہ۔ مگر فرض کرو کہ سات گھنٹہ سونے کے واسطے رکھو اور اسی قاعدہ کی پابندی کرو تو کیا زیادہ تمکو وقت نہ ملیگا کیا اگر تم اسیقدر زیادہ کو جو اسوقت پلنگ کی نذر کرتے ہو۔ اپنے مطالعہ میں صرف کرو تو بہت ترقی نہ کروگے۔ صرف زیادہ سونے سے وقت ہی ضائع نہیں ہوتا۔ [illegible] پورا انتظام بگڑ جاتا ہے اور دس گھنٹہ سونے کے بعد تم

ناقابل مطالعہ کے ہو جاؤ گے کہ گویا تمہارا بیٹھے بیٹھے کھانا ویسے ہی رکھا ہوا ہے - اچھا اپنے سونے سے دو گھنٹہ بچا کر
مطالعہ میں صرف کرو - اسمیں سراسر فائدہ ہوگا -

۲ - کاہلی -

یہ صرف اسطرح سے مٹ سکتی ہے اگر تم مطالعہ کو اپنی خوشی پر نہ رکھو - بلکہ اسکو ایک فرض خیال کرو -
ڈاکٹر فاتھرگل لکھتے ہیں - میں اپنے کام کو زیادہ تر اس باعث کرتا ہوں کہ وہ میرا فرض ہے - نہ کہ اسمیں میرا فائدہ ہے - اپنے فرائض کے بخوبی انجام دینے میں آخری چیز حد امتیاز نہیں ہو سکتی ۔

۳ - سستی - یہ عادت بہت جلد پڑ جاتی ہے - اور یہ مثل ایک مسلح انسان کے قابض ہو جاتی ہے
اگر ہم کسی وقت کی شکایت میں کام سے ہاتھ کھینچ لیتے ہیں - اور یہ عادت ڈال لیتے ہیں کہ جب اسقدر وقت
ہوگا - تو یہ کام ہوگا - یہ خیال نہیں کرتے کہ تھوڑے تھوڑے وقت کے بچا لینے سے - ہم بہت کچھ حاصل کر سکتے ہیں
شہزادی فرانس کے دستر خوان پر کھانے کے دس منٹ قبل ایک عورت کھڑی رہتی تھی - اسنے ان دس منٹ
کی کتب بینی سے روزانہ بہت کچھ فائدہ حاصل کیا - کوئی شخص تمکو امیر اور دولتمند نہیں بنا سکتا - جو وقت
ضائع کرتے ہو اسکو جمع کرتے جاؤ اور اسی سے بہت کچھ فائدہ اٹھاؤ گے - میں اپنا ذاتی تجربہ لکھتا ہوں کہ جو
میں نے حاصل کیا - اور جو کچھ کہ میں کر سکا وہ اس وقت کی بدولت کہ جو میں نے بچا پایا - دل بہلانے کے واسطے
اس سے زیادہ کوئی اچھی چیز نہیں کہ وقت کا صرف ہے -

۴ - ملاقات - اسمیں شک نہیں ہے کہ تھوڑا سا وقت تمکو احباب سے ملاقات اور راہ و رسم بڑھانے کے
واسطے چاہیئے لیکن اسکو بھی محدود رہنا چاہیئے - طالب علم کے واسطے تعطیل کا زمانہ کافی ہے کہ ارتباط
زیادہ کرے -

۵ - غیر مفید کتب کا پڑھنا -
فضول ناول اور قصوں کے پڑھنے میں وقت مت ضائع کرو -

۶ - مطالعہ کا خلاف قاعدہ -
بہت سے طالب علم اسطرح سے مطالعہ شروع کرتے ہیں کہ اس سے انکو کچھ فائدہ نہیں - ایسی کتب دیکھتے
ہیں کہ جنسے انکو کوئی تعلق نہیں - بیان ہے کہ ایک صاحب ایک گھوڑے پر سوار ایک قصبہ سے گزر رہے تھے
کہ ایک کتے نے ایک گلی سے نکلکر بھونکنا شروع کیا - حضرت نے اس کتے کے ستانے پر کیا کہ جب اسنے اور
بھی زور سے بھونکنا شروع کیا - اور قریب ایک درجن کے اور کتے جمع ہو گئے - اب تو مشکل ہوئی
سب شخص اپنے دروازے سے نکلے حضرت پر قہقہہ لگا رہے تھے - آپ گھوڑے سے اتر کر اسکو باندھ دیا
اور سوٹوں سے مار کر آپنے سب کتوں کو بھگا دیا - لیکن جیسے ہی کہ آپ سوار ہوا گھوڑے کی باگ پھیری ہوا
کہ ان کتوں نے آنکر پھر گھیر لیا - کہ اتنے میں ایک بڑھی عورت نے کہا کہ آپکے راستے ہی کی

ایسا ہی اکثر طالب علم کیا کرتے ہین - گانا - رنگنا - نقشہ کھینچنا - یہ سب اچھی چیزین ہین - لیکن یہ دیکھنا چاہیے
کہ کسقدر اپنا وقت انہین مشغول ضائع ہوگا -

۶ - ہم لوگ بہت وقت مطالعہ مین ضائع کرتے ہین کہ جب طبیعت نہین چاہتی اور تھک جاتی ہے
اسکے بیان کرنے مین غرض یہ کہ کہین طلبہ دوسرا مطلب نہ سمجھین - لیکن جسوقت طبیعت اصل
مین نہ چاہے - اور تھک گئی ہو تو اُسوقت اپنے تئین دق نہ کرو -

۷ - مطالعہ اسوجہ سے بوجھ معلوم ہوتا ہے کہ ہم ایک روز کا کام دوسرے پر رکھتے ہین -
جو شخص کہ تمام دن کا کام شام کے واسطے رکھیگا وہ کبھی کسی کام مین ٹھیک نہ رہیگا - جو شخص
کہ کام مین جلدی کرتا ہے وہ کوئی خواہ کیسا ہی لائق کیون نہ ہو - اچھی طرح سے نہین کر سکتا - باوقت
ہونا مقدم ہے - یہ تو اسباب کا صندوق مین گویا بند کرنا ہے - ایک ہوشیار بند کرنے والا اتصف جگہ مین
اسقدر بند کر لیگا جتنا کہ ایک خراب پوری جگہ مین نہین جاہل انسان ہمیشہ جلدی مین
رہتا ہے - اسکو اپنے گفتگو کرنے کی مہلت نہین کیونکہ وہ دوسری جگہ جاتا ہے - اور جب دوسری جگہ پہونچا
تو جس کام کے واسطے گیا ہوا اوسمین دیر ہو جاتی ہے اب وہ تیسرے کام کی طرف دوڑیگا - شاہزادہ نیوکاسل کا
یہ ایک بہت عمدہ اصول ہے - "مین ایک وقت ایک ہی کام کرتا ہون" -

۸ - ہم اکثر ان مطالعون اور تجاویز مین وقت ضائع کرتے ہین کہ جنکو ہم کبھی نہین پورا کر سکتے -
وہ شخص کہ جو تعمیر شروع کر سکتا ہے اور اُسی کے ساتھ اسکو ختم نہین وہ ہمیشہ ہنسا جاتا ہے - اگر چاہتے ہو کہ
اپنے وقت کو عزیز رکھو تو خیال رکھو کہ چھوٹی چھوٹی چیزون مین وقت غارت نہو - کوئی کام ایسا نہ کرو کہ
جسکے … شرم معلوم ہو - شاہ … اپنا وقت لالٹینون کے بنانے مین صرف کرتا تھا - لیکن
بادشاہ کا کسی طرح سے کام نہین تھا - … شاہ پرتھیا چوہون کے پکڑنے مین اپنا وقت ضائع کیا کرتے
تھے - اور اپنے ملک مین سب سے بڑھکر چوہے پکڑنے والون مین تھے - شاہ سیڈیا کو یہ مرض تھا کہ آپ
سوئیان بنایا کرتے اور روزانہ اونکا تعداد مین لگاتے تھے - دسوین صدی مین ایک پادری صاحب کو
گھوڑون کے پالنے کا شوق ہوا - اُنکے اصطبل مین دو ہزار شکاری گھوڑے بندھے رہتے تھے - اور ا[ن]
کھاتے کیا تھے - انگور - اخروٹ وغیرہ اور پلائی کیا جاتی تھی شراب خیر روپیہ کے خراب کرنے کے علاوہ
کیا دنیا اُنکو بیہودہ اور بے وقوف نہ کہیگی - ؟

بہت سے لوگ اپنی آرائش مین وقت ضائع کرتے ہین اکثر گھنٹہ یا دو گھنٹہ محض کپڑے کے پہننے اور اپنی
صورت شکل کے سنوارنے مین صرف کرتے ہین وہ اس سے کیا فائدہ حاصل کرتے ہین اُنکے چہرے صاف
ہو جاتے ہین اور صورت شکل اچھی معلوم ہوتی ہے - اب ان سے کوئی عمدہ کام ہونا معلوم -
کپڑے صاف اور ستھرے ضروری ہین - لیکن جب ہمکو پہاڑون کی چڑھائیان کرنی ہین اور بہت بڑے

اٹھاتا ہے۔ ہم اپنی گاڑیون کی وارنش وغیرہ نہین کر سکتے۔

ایک صاحب لکھتے ہین کہ ہمکو وقت کا خیال اس سلسلۂ خیالات پر غور کرنے سے ہوتا ہے کہ جو یکے بادیگرے ہمارے دماغون مین آتے ہین۔ اسیوجہ سے جب ہم سوتے ہین ہمکو وقت کا کچھ خیال نہین ہوتا ہے۔ اور جیسے ہی کہ ہم سوکر اٹھتے ہین اور اوس زمانہ تک جب تک کہ پھر غور کرتے ہین۔ ہمکو کوئی فرق نہین معلوم ہوتا۔ اکثر لوگ اپنی کم عمری مین ایک بڑا گناہ کرتے ہین اور وہ وقت کا خون ہے کہ جو ہمکو آگے چلکر بڑھاپے مین معلوم ہوتا ہے کہ جب سوائے افسوس کے اور کچھ ہاتھ نہین آتا۔

چھٹا باب

گفتگو

وہ شخص جو ٹھیک اصول گفتگو سے ماہر ہے ہر ایک درجہ کے لوگون مین مل سکتا ہے۔ خیال کرو ایک اجنبی سے تمہاری ملاقات ہو گئی۔ تھوڑے سے عرصہ مین اوسنے تمکو اپنی بابت معروف کر لیا۔ اس معرفیت مین تم آگے بڑھتے چلے جاتے ہو۔ تم سُن رہے ہو اور اہتمام رہو تجکہ کہ جہان سے تمکو جدا ہونا چاہیے۔ خیال کرتے ہو کہ بہت جلد ہم الگ ہوگئے۔ یہ کیا ہے؟ گفتگو کرنے کی طاقت ہے۔ ہر ایک حالت مین انسان کی خوشی اور مسرت کے واسطے جدا جدا طریقہ رکھا ہے۔ سب سے زائد عمدہ علمیت بڑھانے کا یہ آلہ ہو مثل اسکے دوسرے کامون کے یہ بھی سادہ ہے۔ ہم اپنی حکمت کے ذریعہ سے روشنی پیدا کر سکتے ہین لیکن آسمانی روشنی سب سے ٹھیک ہے۔ ہم بنائے ہوئے پانیون کو پکڑا سکتے مین جاری کر سکتے ہین۔ لیکن صاف پانی کہ جو خدا نے ہمارے واسطے ہر ایک حالت مین بنایا ہے۔ بہت عمدہ گفتگو ہے۔ عام راسے ذریعہ انسانی خیالات کے ایک دوسرے تک پہنچانے کا ہے۔ ہم جاننا چاہتے ہین کہ کسطرح سے ہم اس سے فیض اٹھاوین۔ اگر کوئی تمہارا دوست ہے۔ اور تم اسکے دل پر اثر کیا چاہتے ہو۔ سب سے عمدہ ذریعہ اسکے لیے کا زبان ہے۔

ایک خاص امر کچھ تمکو دریافت کرنا ہے۔ ایک کتاب ہے کہ جسمین یہ حال درج ہے۔ اور ایک تمہارا دوست بھی ہے کہ جسکو اس سے کما حقہ واقفیت ہے۔ کیون تم پسند کروگے کہ دوست کے پاس جاکر اسکو دریافت کرو؟ کیونکہ تم واقف ہو کہ سب سے آسان ذریعہ یہی ہے۔ وارلس کا قول ہے۔ دس باتون مین نے گفتگو سے حاصل کین ہین۔

اچھے احباب پیدا کرنے کا سب سے عمدہ ذریعہ ہے۔ گفتگو مین ہمیشہ ہر ایک شخص آزاد ہے جسقدر چاہے خیالات [illegible] کہ ہوشیار انسان کے واسطے اسقدر معلومات کی گٹھری پڑی ہوئی ہے کہ جو کبھی کاغذ پر نہین آسکتی۔ وہ شخص کہ جو اس چشمہ سے اپنا واقفیت پیدا کیا چاہتا ہے۔ گو اوسنے کتابونکو بھی نہ پڑھا ہو [illegible] ہوشیار ہو سکتا ہے۔ یہ تو روز مرہ [illegible] مین دکھلائی دیتا ہے [illegible] مین پڑھے

لیکن ایک شہر کے آدمی سے ملاقات کروگے تو نہایت ہوشیار آدمی پاؤگے۔ وجہ اسکی نہایت جو اسکو ایسے لوگوں سے برابر ملنے کا اتفاق ہوتا ہے کہ جنکا ایک سے دوسرے پر اثر ہے۔ اکثر اوقات خیالات انسان کے بالکل گفتگو پر [illegible] دیتی ہے۔ مثلاً ایک اگر کسی تھیٹر کا ہے وہ بادشاہ بنتا ہے اسکی زبان استعمال کرتا ہے۔ اکثر قیاس کرتا ہے کہ وہ اصل میں بادشاہ ہی ہے کہ جسکی وہ نقالی کرتا ہے اور اگر ان عادات اور زبان کو کہ جو وہ چند لمحہ استعمال کرتا ہے نہ چھوڑے۔ تو بہت جلد شاہ کی زبان اپنی زبان بنا لیگا۔ پس جو لوگ شہرات میں ہیں انکو دو خوف ہیں۔ اول یہ کہ برائیوں کا اثر مبادا اثر ہو۔ اور دوسرے یہ کہ غلط ذریعہ سے جو اطلاع انکو ہوتی ہے۔ انکو وہ کہیں صحیح [illegible] واقعات کی صحیح بیان کرنے والی صرف کتب ہیں۔ اور وہ بھی بعض اوقات غلط معلومات سے پر ملتی جاتی ہیں۔ وہ شخص کہ جو بالکل گفتگو ہی پر بھروسہ کرتا ہے۔ اسکو ٹھیک واقفیت کبھی نہ ہوگی۔ وہ تمکو خوش کر سکیگا۔ طبیعت بہلا دیگا۔ کئی چیزیں سنا دیگا۔ لیکن تم اسکے فیصلہ پر اعتبار نہیں کر سکتے ہو۔

دیگر جماعت سے طلبہ کو بہت بڑا فائدہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہ ان دونوں ذریعوں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اسواسطے یہ انکا فرض ہے کہ گفتگو اور کتب دونوں سے فائدہ اٹھاویں۔ باہمی گفتگو گویا ایک تجارت ہے کہ جسمیں ہر ایک کو اپنا حصہ دینا چاہیے۔ اگر تم اپنا حصہ نہیں دینا چاہتے تو گویا تم تجارت کے ہر ایک باعزت قاعدہ کی مخالفت کرتے ہو۔ اگر واقفیت مختلف امور کی اور لوگوں کی محنت اور کوشش سے پیدا کیا چاہتے ہو تو یہ تمہارا فرض ہے کہ تم اپنی بھی معلومات انکے سامنے رکھو کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

ب میں تمکو مشورہ دونگا۔

ا۔ چھوٹی باتوں پر گفتگو کرکے وقت نہ ضائع کرو۔ چھوٹی باتوں پر گفتگو میں توجہ کرنے سے اکثر یہ ہوشیار انسان پر اثر ہوتا ہے۔ کہ گھبرا جاتا ہے۔ اور لوگ علیحدہ ہو رہتے ہیں۔ یا یہاں تک کہ ایسی باتوں کا ذکر ہوتا ہے وہ خاموش بیٹھے رہتے ہیں۔ لیکن یہ غلطی ہے کبھی خاموش نہ رہو بلکہ سوالات سے دریافت کرو کہ آیا کوئی دوسرا آدمی اور مجمع میں ایسا بھی ہے۔ کہ جو تمہاری واقفیت کو بڑھا سکے۔

۲۔ ہوشیار رہو کہ کسی مجمع میں سخت گفتگو نہ ہو۔ اسکی کچھ پروا نہیں کہ مجمع کم ہو یا زیادہ لیکن یقین رکھو کہ جو کچھ تم ایک شخص کی عدم موجودگی میں اسکی تائید یا مخالفت میں کہتے ہو وہ اوس تک پہنچ جاویگا۔ تم [illegible] دوسرا یہ کہ لینے والا [illegible] ہو جاویگا۔

قریب قریب ہر [illegible] انسان کی خواہش معلوم ہوتی ہے کہ ایک دوسرے کی ملامت کرے یا ایسے اشارات اور کنایہ بتلائے کہ جو اوسکا [illegible]

ایسا شخص تو اپنے ساتھ دغا کرتا ہے [illegible] کے اندیشے [illegible] ہے کہ وہ کسی طرح

فائدہ اس اثر سے نہیں اٹھاتا - اگر یہ شخص جانور مصر میں ہوتا تو مصری مورخ کا بیان ہو کر ان مینڈھکوں سے بالکل بچ جاتا - کیونکہ مصری اس جانور کے اسقدر خواہاں ہیں کہ بطور خدا اسکی پوجا کرتے ہیں -

اس کیڑے کی طرح سے اکثر لوگ انسان کی کمزوریوں پر بحث کرتے ہیں - اور اسپر ملامت کرتے ہیں لیکن یہ لوگ عموماً خود اپنے نقائص کو بھول جاتے ہیں - دنیا انکی طرف کس نظر سے دیکھتی ہے - یہ لوگ اگر تم ملامت کرتے ہو تو تمکو اسی طرح سے [illegible] خیال کرنی چاہیے کہ ہمیشہ اپنی جماعت سے ہر ایک لائق آدمی اور اپنے سے زیادہ قابل کا اس خیال سے کہ اسکی [illegible] اسکے قبضہ میں آجاوے [illegible] ڈالتے ہیں - جو وہ مردوں کی [illegible] ملامت کرتے ہیں - وہ گویا [illegible] کہتے ہیں کہ ہم خود زیادہ لائق آدمی ہیں [illegible] شخص کے کہنے پر وہ صرف اسکا [illegible] سمجھیگا - [illegible] جو اسکا اثر مجھ پر زیادہ کچھ ہوا نہ ہوگا -

ایک معمولی استعداد کا آدمی ایک سوسائٹی میں شریک ہوا - جب کسی جلسہ میں شریک ہوا کرتا سب سے پیچھے کمرہ چھوڑتا - روزمرہ کے دیکھنے والوں نے اس سے اسکی وجہ کئی روز بعد دریافت کی اسنے جواب دیا - جیسے ہی کہ ایک آدمی کمرہ سے جاتا ہے سب لوگ اسکی برائی کرنے لگتے ہیں - اس باعث میں نے یہ مناسب خیال کیا کہ ایسے وقت کمرہ چھوڑوں کہ جب کوئی شخص میرا ملامت کرنے والا نہ رہا ہو - اپنے احباب کی خوشامدانہ تعریف بہت مضر خود تمہارے واسطے ہے - یہ ایک اصول سمجھا ہوا ہے جسکو خوشامد کرنے کی عادت ہو وہ اسکا عوض ہمیشہ سود در سود اپنی خوشامد چاہیگا - یہ بالکل اسی نتیجے طور پر [illegible] - کہ جسکی قابل تحسین کوشش کے لیے ضرور [illegible] ہے - خوشامد عموماً عوام میں کیجاتی ہے - اس خیال سے کہ گویا ہم ان کے روبرو تم ایک قرض اپنے دوست کو دیتے ہو - کہ جسکا معاوضہ چاہتے ہو - مناسب تائید و اعتراف ہمیشہ نتیجہ کے طور پر کیا جاتا ہے - اگر تم اوروں کی خوشامد کرو تو یہ روکنا فرض ہوگا کہ وہ تمہاری کریں - کیونکہ اسکے سوا کوئی دوسرا معاوضہ قابل اطمینان نہ ہوگا یعنی تم دوسروں کو [illegible] کی قیمت سے زیادہ تعریف کرنے کے واسطے کہا کرتے ہو - مجھکو یہ تعجب معلوم ہوتا تھا کہ کس طرح سے لوگ اپنی خوشامد پسند کرتے ہیں جبکہ جانتے ہیں کہ وہ اسکے مستحق نہیں ہیں کیا خوب اسکی وجہ دریافت کی ہے وہ کہتا ہے کہ خوشامد اس حالت میں بھی قابل شکریہ ہے کہ جبکہ ہم واقف ہیں کہ جو کچھ ہماری تعریف کیجاتی ہے اسمیں اس شخص کو بھی اعتبار نہیں کہ جو کرتا ہے - کیونکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے - کہ ہمارا اثر کہاں تک ہے اور ہماری خواہشات کی کیا قیمت ہے - کہ جو سفلہ پن و دروغ گوئی سے خرید کیجاتی ہیں [illegible] مزاج لوگوں کی صرف یہ خواہش ہوتی ہے - کہ انکا کام پسند کیا جاوے -

۳ - کبھی حقارت یا غرور یا [illegible] سے [illegible]

[illegible] مذہب کی نسبت حقارت آمیز گفتگو نہ کرو کیونکہ ایسا کرنے کی حالت میں

تمھارا ہرگز کوئی اعتبار نہ کریگا۔ جب تم عزت اپنے مذہب کی نہین کرتے تو تم اور چیزون کی کیا کروگے۔

۴۔ اُن امور کی نسبت ہوشیار رہو کہ جن پر تم گفتگو کرتے ہو۔

بہت سے لوگ ہین کہ جنکے خیالات ایک محدود جگہ گردش کھاتے ہین۔ وہ تنگ خیال ہین وہ ایک ہی امر پر بار بار گفتگو کرینگے یہ ٹھیک نہین۔ بعض لوگون کی عادت ہے کہ وہ ایک ہی امر پر برابر گفتگو کرتے رہتے ہین کہ جس سے دیکھینگے کہ تمکو بھی رغبت ہے بس اسی پر گفتگو شروع کر دینگے۔ لیکن یہ دوسرے معنون مین ایک قسم کی اہانت ہے۔ مثلاً ایک شخص کا مذہب عیسائی ہے۔ اب اگر جب تم اس سے ملو حضرت انجیل اور حضرت عیسیٰ کی نسبت گفتگو کرو حالانکہ دل مین کچھ بھی سمجھ دونون کی عزت نہو۔ تو اپنی جگہ پر خیال کرو کہ کیسا بُرا اس شخص کو معلوم ہوگا کہ جس سے تم محض دل بہلانے یا خوش کرنے کی غرض سے گفتگو کر رہے ہو۔ گفتگو مثل ایک عام دعوت کے ہے کہ جسمین تم یقین نہین کر سکتے کہ ہر ایک شخص کے واسطے علیحدہ علیحدہ طشتری کھانے کی طیار ہوگی۔ ہر چہ بخود نہ پسندی بر دیگران مپسند ایک بڑا اصول ہے۔ جہانتک اپنی اور اپنے احباب اور اپنی حرکات کی نسبت بہت کم ہوسکے گفتگو کرو۔ کیونکہ ایسا کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنی تعریف کرانا چاہتے ہو۔ اکثر لوگون کی عادت ہوتی ہے کہ وہ گفتگو مین تمسخر اور دل لگی کرنے لگتے ہین ان موقع سے یہ مقصد ہین کہ کل مجلس ایک بات کے کہنے سے خوش ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ خیال رکھو کہ اسمین دو خوف ہین۔ اول یہ تو ممکن نہین ہے کہ اس قسم کی گفتگو سے کسیکے دل کو تم صدمہ نہ پہونچاؤ۔ اور دوسرے یہ کہ حسد اور عداوت اس سے ضرور پیدا ہو جاتی ہے۔ دیکھو ہر ایک انسان خیال کرتا ہے کہ اسمین چند کمزوریان ہین۔ اور چند خاص عادتین وہ اپنی فطرت کا حصہ ہو گئی ہین۔ وہ ایسے شخص کی ہرگز نہین محبت کر سکتا ہے اور نہ عزت کہ جو اسکو صدمہ پہونچاتا ہے۔ یہ کمزوریان ہماری ہین۔ گو ہم [illegible] خود ان سے شرم اپنے دل مین کھاتے لیکن اسکی تو اجازت نہین دے سکتے کہ کوئی اُنپر [illegible] لگاوے دوسرا نقصان اس سے یہ ہے کہ اس عادت کے ڈالنے سے تم خود اپنے تئین خراب کرنے والے ہو کیونکہ اگر تم مین تمسخر اور پھبتیون کے کہنے کی عادت پڑگئی تو نتیجہ اسکا یہ ضرور ہوگا کہ تمکو بُرائی باتون کی طرف خیال ہوگا۔ اور انسان مین ایسی باتون کی تلاش کی کوشش کروگے کہ جن سے ابھی تک لوگ واقف نہین ہے تمھاری طبیعت خوبیان پسند نہ رہیگی۔ گفتگو کے وقت تمکو اسکا بھی خیال رہنا چاہیے کہ اپنی علمیت زیادہ یا عمدہ نہ ظاہر کرو کیونکہ کیسی ہی جماعت ہو لیکن یہ قبول کرنا کبھی پسند نہ کریگی کہ وہ جاہل ہے اور جب کوئی شخص اپنی علمیت بگھارتا ہے۔ لوگون کو خاموشی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حاضرین اسکو لائق اور خود کو جاہل تصور کرین اس سے بڑھکر کوئی دعوت خراب نہ ہوگی۔ جو لوگ تعلیم یافتہ ہین اُنکو دیکھوگے کہ وہ بہت کم اپنی لیاقت مشہور کرتے ہین۔ یہ تو جیسے ہین کہ جنکو خوف رہتا ہے کہ کہین اُنکی لیاقت سے کوئی آگاہ نہ ہو جاوے اسی باعث وہ جگہ جگہ الفاظ اپنے [illegible] کے متعلق استعمال کرتے ہین اور جیسے کہ لفظون کو بھی لاطینی زبان کی

بنا سکتے ہین جس شخص کو دیکھو کہ لاطن اور عربی خوب جانتا ہے یہ خیال کر لو کہ اسکی لیاقت اوس کتے کی ہمت کے موافق ہے۔ کہ جو اپنے صرف مالک مکان کے دروازہ کے قریب آدمی کو دیکھ کر بھونکتا ہے۔

گفتگو مین صفائی خیالات کا ضرور خیال ہو۔ کبھی کوئی جملہ اشارۃً کنایۃً تمھاری گفتگو مین ایسا نہ آنے پاوے کہ جسکو اپنی مان اور بہنون کے سامنے کہتے شرم آوے۔

اگر قصہ کبھی کہو تو اسکا خیال رہے کہ وہ ایسا ہو کہ جس سے دوسرے فائدہ اٹھا سکین یا اپنے خیالات کا تذکرہ کرتے وقت واقعات یا سچائی کا خیال رہے۔

گفتگو مین حسد کی بو نہ آوے۔ مین یہان اسکے خلاف اب مفصل نہ لکھونگا۔ صرف دو جلیل اور مشہور علما حال کی جانب متوجہ کرونگا۔ دونون ہمعصر تھے۔ دونون شاعر تھے۔ دونون نام کے واسطے کوشش کرتے تھے۔ ایک ہی شخص دونون کا سرپرست۔ ایک ہی قوم دونون کی شائق۔ اور وہ دونون دنیا مین دائمی نام کے واسطے کوشش کرتے تھے۔ تاہم وہ ایک ہی میز پر کھانا کھاتے تھے۔ اور کل معاملہ مین وہ باہم دوست رہے۔ حسد اور جلن نے کبھی انکے سینون مین اثر نہین کیا۔ طالب علم کے واسطے حسد بدترین از گناہ ہے۔

اپنی گفتگو مین ہوشیار رہو۔ طلبہ بہتر ہو۔ اگر ان ہدایات پر عمل کرین۔

۱۔ اپنی جماعت عمدہ پسند کرو۔ کہ جس سے تمکو فائدہ ہو۔ اگر تم کسی سے کوئی فائدہ نہین اٹھا سکتے اسکو فوراً ترک کر دو۔

۲۔ اگر جماعت مین لائق اور عمدہ لوگ ہین تو انسے فائدہ اٹھاؤ۔ اگر کم لیاقت ہین تو انکو خود فائدہ پہونچاؤ۔

۳۔ جب گفتگو خاتمہ پر ہو تو کوئی ایسی بات چھیڑو کہ جسمین سب کو دلچسپی ہو۔ اور ہر ایک کی طبیعت خوش ہو۔

۴۔ اگر کوئی ایسی نئی بات دلچسپ کہی جاوے کہ جس سے تم واقف نہو۔ فوراً اپنی کتاب یادداشت مین اسے درج کر لو۔

۵۔ خاموش کبھی جماعت مین مغرور رہو۔ اور نہ جماعت کو کبھی خاموش رہنے دو۔

۶۔ گفتگو کرنے کے وقت جلدی نہ کرو۔ کسی بات کو نہ دہراؤ۔

۷۔ یاد رکھو کہ دوسرے اپنی غلطیون کو دوسری روشنی مین دیکھتے ہین۔ اسواسطے عام جماعت مین بالکل آزاد انکی مخالفت مین نہ ہو جاؤ۔

۸۔ اگر جماعت مین لوگ اہانت کرتے ہین تو منع کرو۔ اگر نہ مانین خاموش ہو رہو۔ ایسا ہی تو اچھا

تو فوراً چلدو۔ اسکے علاوہ مین کہونگا کہ گفتگو کے وقت کبھی غصہ مین نہ آو۔ اگر تمھارے ساتھ بے ادبی ہوگی۔ تو اسکی خبر لینے کے واسطے وہ موقع نہین۔ اگر بدقسمتی سے کسی شور مچانے والے اور تنزانسان سے بحث مین الجھو تو ہمیشہ تم نرم مزاج رہو۔ کیونکہ یہ سمجھ لو کہ جو گرم گو کا شاہی ہے۔ اور آخر پر تمھین مزے مین رہوگے۔ کل جماعت تمھارے ساتھ ہمدردی کریگی۔

زبان جہان فائدہ پہونچا سکتی ہے اسکے ساتھ یہ نقصان پہونچانے کے واسطے بھی انجن ہے۔ یہ ہمارے اوپر بہت ذمہ داری عائد کرتی ہے۔ اس برکت کے ساتھ بہت بڑی ذمہ داریان ہین۔ ہر ایک لفظ جو سنتا ہے کہ جسکے تمکو کان دیئے ہین۔ اور جسکے سامنے تم ہر ایک امر کے ذمہ دار ہو۔ ایک دفعہ جو کچھ کہو گے وہ ہمیشہ کے واسطے ہوگا۔ اور جو اثر اسکا ہوگا وہ سالہا سال تک رہیگا۔

ساتوان باب

ادب اور اطاعت۔

چونکہ ادب و اطاعت سے نہ صرف تمھاری ذاتی آرامون کو مدد ملیگی۔ یا ان تمام لوگون کو کہ جو تمھارے متعلق ہین بلکہ تمکو زیادہ تر کارآمد بنائیگی۔ اسواسطے تمکو اس کی نسبت کچھ زیادہ بیان کرنے کو معافی مانگنے کی ضرورت نہین ہے۔

قومین اور جماعتین تہذیب کی نسبت مثل دوسرے امور کے مختلف ہین۔ فرانسیسی مہذب ہین۔ لیکن انگریز ہمیشہ سے شوخ کہلاتے ہین۔ اسکی مثال مین بیان کرونگا۔ ایک مجمع تھا جسمین بہت سے انگریز اور ایک دو فرانسیسی شریک تھے۔ جلسہ مین ایک شخص آن کر ہوا اسکے قریب اسکی خیال جیسا چیتا تھا۔ ... ہو کر گر پڑا۔ سب کل جلسہ ہنس پڑا۔ اور خوب زور سے قہقہہ لگایا۔ لیکن فرانسیسی نے دوڑ کر اسکو اٹھا لیا۔ اور دریافت کیا کہ مین زیادہ چوٹ تو نہین آئی۔ اور بلا غیر گفتگو اسسے شروع کر دی کہ جو شہ بھول گیا۔ وجہ یہ تھی کہ یہ خلیق تھا اور باقی لوگ کچھ پرواہ ہی نہ کرتے۔ شام کو مین بازار مین ٹہل رہا تھا کہ ایک امریکن تاجر کی دوکان سے ایک مقام کا پتہ دریافت کیا۔ کہ جسکا جواب اول اسنے ترچھا دیا۔ دوسرے نے پتہ ایسا بتایا کہ سمجھ مین نہ آیا۔ چند قدم چلکر ایک فرنچ دوکاندار سے دریافت کیا وہ فوراً دوکان سے باہر نکل آیا۔ اور اسنے صرف راستہ ہی نہین بتلایا بلکہ مکان تک پہونچا دیا۔ اب اسمین کون خلیق اور بامروت تھا۔ اور جب کبھی مجھکو خریدنے کی ضرورت ہوگی تو کہان سے خریدونگا یہ تو اوسکی عادت تھی اسمین کچھ بناوٹ نہین۔

سب سے زیادہ طالب علم اس عادت کے واسطے بدنام کئے گئے والے ہین۔ مین اپنے خوف کے چند نمونہ بتادونگا۔

چند وجوہ بتلاونگا - پچھلے زمانہ مین لڑکا سکھلایا جاتا تھا کہ اپنے باپ سے ادب کرے - لیکن اب تو باپ اُلٹے بعادت لڑکے کو سکھلاتا ہی اُنکے حساب سے - اب تو چار یا پانچ سال کی عمر مین وہ ریاضی سے واقف ہوجاتا ہی - ۷ برس مین زباندان - دس برس کی عمر مین پٹے کے موافق فصیح اسپیکر - اور ۲۰ برس کی عمر کے قبل پورا مدبر - نتیجہ اسکا یہ ہی کہ یہ لڑکے اپنا نمو قبل از وقت چاہتے ہین - جو عزت کہ عمر لیاقت وغیرہ کے ساتھ ہوتی وہ جاتی رہتی ہی - لڑکے پر اسکا تصور جائز کرنا فضول ہی - لیکن طالبعلمی کے زمانہ مین بھی وہ اپنے اطوار درست کرسکتا ہی - جو شخص کہ لڑکپن سے اپنے والدین سے مودب نہین رہا - کبھی جوانی پر کل بنی نوع انسان سے مودب نہ ہوگا - اگر ادب کے اصول لڑکپن مین شروع عمر مین نہ قائم کیے جاوینگے تو وہ مشکل سے اُسکے ذاتی اطوار مین داخل ہونگے -

بہت سے طالب علم جو ایک بہت کم درجہ سے بلند ہوگئے - اور سوسائٹی سے ناواقف جب انھون نے پڑھنا شروع کیا وہ سوسائٹی سے علٰحدہ رہے اور کتابون پر متوجہ - اور ادب اور اخلاق کے طریقہ سے ناواقف - اور اُسکے قواعد سے بے بہرہ - انھون نے تھوڑے دنون مین نفرت کرنا اُنکا شروع کی -

زیادہ تر یہ اہل پیشہ ہین کہ جنکو مودب اور خلیق ہونا چاہیے - لیکن وہ بھی بہت کم اسطرف توجہ کرتے ہین وجہ اسکی یہ ہی کہ وہ اپنے پیشہ مین اسکی کوئی قیمت نہین رکھتے - یعنی اگر کوئی ڈاکٹر ہی تو وہ خیال کرتا ہی کہ اُسکی عزت اسکی طبابت سے ہی - وکیل ہی تو وہ خلیق ہوکر نہین سمجھتا ہی کہ مجھکو وکالت مین بحث اور باتون کے اس ذریعہ سے اور بھی کامیاب ہونا چاہیے - لیکن وہ شخص اپنی لیاقت پر بھروسہ کرتا ہی اور یہ خیال کرتا ہی کہ جسوقت وہ عدالت مین اچھی تقریر کریگا - اپنے حافظہ کی طاقت سے وہ کل حاظرین عدالت پر اثر کرلیگا -

ہر ایک شخص ایک خوبصورت شئ پر نظر کرتا ہی - ایک خوبصورت تصویر کو دیکھتا ہی - ہم ہر ایک سے چاہتے ہین کہ ہماری نظر کے روبرو ایسی شئ ہو کہ جو خوب صاف اور خوبصورت ہو - نتیجہ اسکا یہ ہی کہ اسلئے ضروری لیاقتون اور عمدگیون کے علاوہ اخلاق ضرور ہی کہ اسکو کثرت سے لوگ یاد رکھتے ہین - اسیطرح اگر طبیب مین علاوہ اپنے پیشہ اور ذاتی لیاقتون کے یہ خوبی ہو - تو وہ بخوبی یاد رکھا جاویگا - اور اُسکی صورت ہمیشہ لوگون کے سامنے رہیگی - اگر ایک وکیل کی لیاقت فصاحت اور دیگر باتین یاد رکھنے کے قابل ہین تو اسکو عادت ڈالنا چاہیے کہ اُسمین اخلاق بھی ہو کہ اُسکی فصاحت پر جلا ہوجاوے -

امور ذیل ہمارے غور کے قابل ہین -

۱- ادب کے واسطے ہنس مکھ ہونا ضروری ہی -

ہنس مکھ ہونے سے میرا مطلب تم یہ نہ سمجھو کہ مین مسخراپن کی رائے دیتا ہون - بلکہ مطلب یہ ہی کہ اسطرح سے

خوشی سے ہر ایک کام کرو کہ جس سے یہ ثابت ہو کہ اسکو تم اپنے اوپر بار نہیں خیال کرتے ہو۔

۲۔ اپنے ضمیر کی تربیت سے عادت ادب کی ہوگی۔
سب سے عمدہ ذریعہ مودب ہونے کا دل سے شروع کرنے کا ہے۔ اس اصول پر عملدرآمد کرنے سے کہ ہر ایک شخص حتی الامکان تم سے اسطرح خوش رہے کہ جس طرح سے تم اوروں کو خوش رکھنا چاہتے ہو بہت کارآمد ہے۔

۳۔ خلق انسان کے واسطے ضروری ہے۔
ایک ملول آدمی کو سوائے اپنے دوسرے کی خبر نہیں رہتی۔ خواہ اسکے رنجیدہ رہنے کے وجوہ سنجیدہ ہوں لیکن تم سب باتوں سے آگاہ کسی کو نہیں خیال کر سکتے ہو۔ جسوقت تم ہر ایک وقت خوش رہنے کی عادت ڈالتے ہو اُسی کے ساتھ تم مودب اور خلیق ہونے کی بھی عادت ڈالوگے۔ ہمیشہ خوش رہنے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ عمدہ صحت بھی ہو — کیونکہ یہ محال ہے کہ تمھارے دانتوں میں تو درد ہو اور تم خوش رہو — دوستی سے بھی زیادہ خلق بڑھتا ہے۔ کیونکہ جس شخص کو کسی میں اعتبار نہیں۔ یا کسی سے محبت نہیں وہ بہت کم امید کر سکتا ہے کہ اوس میں کسی کو بھروسہ ہوگا

۴۔ اب میں اطاعت کی نسبت کچھ لکھونگا۔
دل آزادی چاہتا ہے اور اسقدر مضبوطی سے وہ رانی اور اپنی خواہشات کا پورا ہونا پسند کرتا ہے کہ وہ اگر شرع پر بھی توجہ کرنے کا خدا کا پہلا قانون حکم ہے۔ شروع زندگی سے مرنے تک جب کبھی ہم کوئی تلخ دوا استعمال کرتے ہیں ہم اپنی رضا کو دوسرے کی رائے کے مطابق کر دیتے ہیں۔ ہم لڑکپن میں دریافت نہیں کر سکتے کہ والدین کا کیا منشا ہمیں قید رکھنے سے ہے۔ وہ خود آرام سے معلوم ہوتے ہیں لیکن ہم رفتہ رفتہ مطیع ہونا سیکھتے ہیں اور یہی گویا حکومت کی جڑ ہے۔ رفتہ رفتہ جب بلوغت کو پہنچتے ہیں ہم ملک میں حکومت کے مطلب سے آگاہ ہوتے ہیں کہ دنیا میں اپنے اطوار کے عمدہ قائم کرنے کی نیت سی ہوتی ہے۔

جیسے ہی کہ ہم والدین کے سایہ سے جدا ہوتے ہیں ہمیں قوانین سلطنت عائد ہوتے ہیں اور اگر ہم عمل نہ کریں۔ قوانین کہ جنکی پیروی کرنے کے واسطے ہر ایک شخص راضی ہوا ہے کہ جیسا کہ ہمیں جج محض انصاف کا "مظہر ہے"۔ اور مجسٹریٹ جو سزا دیتا ہے وہ ہاتھ ہے۔ لیکن یہ قانون ہی محض قانون ہے کہ جسکو کوئی شخص تبدیل نہیں کر سکتا۔ کہ بلا طرفداری امیر و غریب پر برابر اثر کرتا ہے۔ ہمکو مجبور کرتا ہے کہ ہم اسکے احکام کی اطاعت کریں۔ بلا اسکے کوئی جماعت محفوظ اور ترقی کے قابل نہیں ہو سکتی۔ زندگی۔ عزت۔ جائداد۔ یکساں بلا اس حفاظت اور زور قانون کے خراب آدمیوں کے شکار ہو جاویں۔
اگر ملک کے قوانین سے تم ایک قدم بھی آگے رکھو اور احباب کا ایک مجمع تلاش کرو تم دیکھوگے کہ یہاں بھی عمدہ قانون ہیں کہ جنکی پابندی تمکو کرنی چاہیے ورنہ اپنے مجمع سے تم خارج کر دیے جاؤگے۔

قوانین سوسائٹی واضعان قانون نے نہیں بنائے ہیں ۔۔ وہ اسطرح سے بنائے گئے ہیں کہ ذرا سے بھی اُنسے سر اُٹھانے میں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ٹھیٹ سر پر تلوار لٹک رہی ہے - اگر تم خوشحالی چاہتے ہو تو ان نازک اور عمدہ قوانین کی پابندی کرو ۔۔ اسکی بندشیں ریشم کی ہیں - اور ایک وہ جو اُسکا توڑیگا اُسکی سزا اُسپر فرض ہوگی -

سڑکون پر ٹہلنے سے بھی جو جان پہچان ہوتی ہے وہ تمکو قوانین کا پابند کرلیتی ہے کہ جنکی اطاعت تمکو کرنا چاہیے اپنے ملاپ میں مہذب ہو - اور سلام اور مراسم کا جواب اچھی طرح سے دو - ورنہ تم بداطوار کہلاؤگے - اور احباب میں تمھاری قدر و منزلت یہ تمھارے واسطے آسان ہوگا - کہ تم اپنا اثر ان قواعد کی عدم پابندی سے حاصل کرو -

پس تم امید نہیں کرسکتے کہ تم کسی اسکول کالج یا دیگر ایسی [illegible] میں کہ جہاں سیکڑوں لڑکے تعلیم پارہے ہوں کوئی قانون نہ پاؤگے -

قبل اسکے آپ لوگ کہیں قواعد اسکول کی مخالفت ظاہر کرنے میں شریک ہوجیے - ان امور پر غور کیجیے

۱- ایسے موقعوں پر طلبہ کے خیالات اور معلموں کے صحیح اصول ہوتے ہیں

جب کبھی معلمین کے خلاف جھگڑا ہوگا - تم خیال کرلو کہ ہمیشہ اُنکے تجربہ و دانشمندی کی لیاقت حق کی طرف یا وقت اسکول کی [illegible] کرتے تعطیل کے لئے ایسی اسوقت کہ جب تم اپنے مدرسوں سے دور رہتے ہو اگر کوئی شخص کہ تمھارے معلم عقلمند عمدہ ناظر نہیں ہیں ۔۔ تو کیا تم اوس شخص سے ناراض ہوگے اور معلم کی جنبہ داری کروگے لیکن جیسے ہی تم واپس آتے ہو اور یکبارگی خیال کرتے ہو کہ انہیں اسقدر تبادلہ ہوگیا کہ وہ عقلمند ہیں نہ تجربہ کار اور نہ رحیم غور کرو کسطرح سے یکبارگی اسقدر تبادلہ ہوگیا - کیا درحقیقت وہ بدلے یا تم اُنپر اپنے غصہ کی نظر سے دیکھتے ہو -

تم یاد رکھو کہ انکی عمر یقیناً اُنکو اجازت نہ دیگی کہ کوئی خیالات مراد ستے ہوا اُنکے اظہار - اُنکے قواعد جماعت کی ذمہ داریاں سب باتیں انپر زور ڈالینگی - کہ انصاف عزت و مہربانی سے کام کریں اور پھر ایسے مکان میں کہ جہاں کثرت سے مدارس ہیں - اور ایک دوسرے کے مقابلہ کے واسطے کوشش کرتا ہے خوف بہت کم ہے -

۲- دوسری رائے یہ ہے - کہ ہر ایک ایسی بغاوت عام رائے کو طلبہ کے خلاف کردیگی - جب کبھی طالبعلم کو کسی شے کی ناامیدی ہوتی ہو ۔ یا اونکے خیالات کو صدمہ پہنچا ہو وہ فوراً قواعد کے رو برو کھڑے ہوجاتے ہیں اور تقریرین کرنا شروع کرتے اور بہت شور و غل مچاتے ہیں کہ جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سوائے ایک آدھ اخبار والے کے اور کوئی اونسے ہمدردی نہیں کرتا - بلکہ ۹۹ مرتبہ ایک سو میں لوگ قہقہہ ہی اونکی اپیل پر لگاتے - اور اس خیال سے کہ یہ طلبہ غلطی کرتے ہیں اور

مضبوطی کے ساتھ اس اسکول کے ساتھ مدد اور مدرسین سے ہمدردی کرتے ہین۔

۳۔ ایسی باتون مین عموماً طلبہ اپنے اغراض کو بھول جاتے ہین۔

جب کبھی طالب علم اپنے استاد کے خلاف بغاوت کرتے ہین تو انکی غرض یہ ہوتی ہی کہ اپنے تئین کسی خود رائی کے پنجہ سے چھڑائین۔ لیکن یہ خیال نہین کہ بلوہ کرتے ہی تم اپنے تئین قانون کے پنجہ مین کر دیتے ہو کیونکہ قانون اسوقت تک تمھارا محافظ ہی جبتک تم اُسکے تائید مین ہو اور تمھارے ساتھ کوئی نا انصافی نہین ہو سکتی۔ لیکن جسوقت قانون کو تم توڑو گے۔ تو اُن لوگون کے رحم پر تم ہو جاؤ گے کہ جو اُنکو چلاتے ہین۔

۴۔ عموماً ایسے فسادات سے طالب علم تباہ ہوتے ہین۔

یہ تجربہ کیا گیا ہی کہ جہان ایک سلسلہ تعلیم طالب علم کا ٹوٹا پھر اُسکے واسطے نہایت مشکل ہی کہ وہ اس سلسلہ کو پھر قائم کر سکے۔ اپنے استاد کی کسی حرکت سے مخالفت کرکے ہمت تو دکھلائی لیکن ایسی ہمت کس کام کی کہ جو بجاے فائدہ پہونچانے کے نقصان پہونچاے۔ اگر تم سے کسی اسکول کے مدرس نے بدسلوکی کی تو اُسکے واسطے شریفانہ طور اور انصاف یہ ہی کہ بجاے اسکول مین بلوہ کر دینے کے خاموشی سے اسکو ترک کر دو اور دوسرے مین چلے جاؤ۔

آٹھوان باب

کثرت خوراک۔ کفایت شعاری

ہر شخص کے واسطے یہ خوب عیان ہی کہ جو کچھ امید ترقی و کامیابی وغیرہ کی طالب علم مین ہین وہ سب صحت پر منحصر ہین۔ اگر اس کو صدمہ آیا تو اُسیقدر دماغ محنت کے ناقابل ہو گیا۔ اگر اور کامون مین صحت کی کمی ہے۔ تو بہت حالتون مین کثرت اور خبرداری سے وہ پھر قائم ہو سکتی ہی۔ کام چلا جاتا ہی اور اسقدر کچھ نقصان نہین ہوتا۔ لیکن یہ بات اُسکے ساتھ تو نہین ہی کہ جسکا جو کچھ ہی وہ دماغ ہی۔ تنہائی کی بھی مدرسہ کی غیر حاضری سب سے عمدہ امیدون کا خون کر دیگی۔ ہمیشہ پریشان کریگی۔ اور شاید اسکا اثر تمام عمر اُنکے سر پر رہے تم شریر ہو۔ ہمیشہ سے فوائد سے محروم محنت اور توجہ سے آخر کامیاب ہو سکتے ہو۔ لیکن جہان صحت نے ایکبار بھی ہاتھ کھینچا۔ تم ہر ایک طرف سے محروم ہو گئے۔ عقل اور دماغ اُسوقت تک کچھ نہین کر سکتی جبتک کہ تم علیل ہو۔ اسواسطے ارادہ کرلو کہ جہانتک ہو سکے اپنی صحت عمدہ رکھو۔ جسقدر کہ طلبہ زیادہ ہوشیار ہوتے ہین۔ اسیقدر زیادہ خواہشات اور خوف ہوتے ہین۔ معمولاً ایسے ہونہار طلبہ بہت جلد قبرون مین جا پڑتے ہین

اسوجہ سے نہین کہ انھون نے محنت زیادہ کی بلکہ اس باعث کہ انھون نے اپنی جسمانی صحت کی طرف توجہ نہ کی - یہ صحیح ہی کہ جو شخص بلا خیال اپنی صحت کے برابر توجہ مطالعہ کی جانب رکھتا ہی - وہ شخص تیزی سے ترقی کریگا ممکن ہی کہ وہ تھوڑے ہی زمانہ مین حیرتناک قابلیت پیدا کرے - لیکن یہ یقینی ہی کہ وہ جلد قبر مین بھی جائیگا - اسقدر جلد کمزور ہو جاویگا کہ وہ اپنی زندگی کو نہ گذریگا - اور کچھ کام کے قابل نہ رہیگا - بلاشک یہ انگلستان مین کچھ ایک صحیح سی شکل آئی ہی کہ ہر دلعزیزی کے واسطے انسان جوان ہو - تارے اسوقت دیکھے جاتے ہین کہ جب وہ نکلتے ہین - لیکن یہ ہر ایک ملک کے ساتھ نہین ہی انگلستان ہی مین تم دیکھو کہ جو سلطنت کا کام کرتے ہین - کیا وہ جوان ہوتے ہین - کیا انکی جسمانی تعلیم چاہیے ۲۵ برس کی عمر مین ختم ہو گئی ہو - بالکل اسکے برعکس معاملہ رہا - وہ عموماً بڈھے ہین کہ جنکی راے زیادہ پڑھنے اور دیکھنے اور سالہا سال کے تجربہ سے قائم ہوئی - مین یہ اسواسطے لکھتا ہون کہ مین چاہتا ہون میرے کمعمر دوست یہ سمجھ لین کہ غرض مطالعہ کی زندگی کے واسطے ہی - اور بجاے اسکے کوشش کے کہ جو کچھ انکو کرنا ہو وہ تھوڑے ہی زمانہ مین کرلین - انکو حساب زیادہ زندہ رہنے اور زیادہ عرصہ تک اپنے تئین کارآمد بنانے کا رکھنا چاہیے

یہ ہر ایک انسان کے واسطے نا ممکن ہی کہ وہ طالب علم ہو کر اپنی صحت خطرہ مین نہ ڈالے - انسان کام کرنے کے واسطے بنایا گیا ہی - شکاری جو جنگلون مین گھومتا ہی اور پہاڑی پر چڑھتا ہی محنتی انسان ہوتا ہی - اور بہت کامل صحت مین - ہر ایک شخص کہ جو کام کرنے والا ہی بشرطیکہ وہ طاقت ور ہی کام کرے عمدہ صحت مین رہیگا - لیکن طالب علم کی عادت ہمیشہ غیر فطرتی ہے وہ سب سے زیادہ انسانی محنت کے اندازہ مین غلطی کرتا ہی -

اسمین کوئی شک نہین جو برابر دیکھ رہا ہی نہین کہہ سکتا ہی ایک وجہ اسکی کہ کیون بہت سے جوان آدمی جلد قبرون مین جاتے ہین یہ ہی کہ وہ چاہتے ہین کہ تربیت اور تعلیم جو کچھ ہوتا ہی وہ ۲۵ سال کے نیچے ہی ہو جاوے - جس شخص کا یہ خیال ہی وہ عالی مرتبت ہونے کی خواہش ترک کرے -

بہت سی مشکلین ہین کہ جو روزانہ ورزش مین حائل ہوتی ہین -

۱ - تمکو اسکی ضرورت نہین معلوم ہوتی ہی -

ہم اسوقت تک دوا استعمال نہین کرتے جب تک کہ ضرورت مجبور نہین کرتی - کثرت طالب علم کے واسطے ایک دائمی دوا ہی - تم ابھی جوان ہو - صحت اچھی ہی - بھوک اچھی طرح لگتی ہی لیکن وقت پیرون سے اڑتا ہی - اسوقت تمکو اسکی قدر وعافیت دریافت ہوگی

۲ - کمی وقت تمکو مجبور کرتی ہی - اور اسواسطے تم کثرت نہین کرسکتے ہو -

۳ - تمکو اپنی کثرت مین دلچسپی ہین اسواسطے تم سستی کرتے ہو -

...ت سی ترکیبین ایسی نکالی گئین کہ طالب علم اسیجانب راغب ہو۔ اور اوسکے ساتھہ دلچسپی سے
...ل کا کھیل جاری کیا گیا۔ لیکن اس سے بھی کوئی فائدہ نہین ہوا۔ یہ تجویز کی گئی ـــ جب
...طالب علم پڑھنے اور لکھنے سے تھک جاوے تو وہ دل بہلانے کے واسطے کسی کارخانے مین
...کام دیکھے۔ لیکن مجھکو اس ترکیب مین بالکل اعتبار کامیابی نہین تجربہ سے مین خیال کرتا ہون
...ہ ٹہلنا پسند کرینگے۔ اس کے فوائد بے شمار ہین۔ اسکین کسی سامان کی ضرورت نہین ہے۔
...ن چیزون پر نظر کرنے سے دل کو مسرت حاصل ہوتی ہے۔ کہ جو نظر کے سامنے آتی ہین۔
...سی کو اسمین شک ہو تو وہ تجربہ کرکے دیکھ لے۔

دوسرا فائدہ ہوا کہانے سے یہ ہے کہ تم ہوا کہانے کے وقت اپنے ساتھہ کسی دوست کو
...سکتے ہو کہ جس سے گفتگو کرسکتے ہو۔ اسواسطے جب سیر کو نکلو خیال رہے کہ چند احباب ہون
...ہفتہ برابر ایک دوست کے ساتھہ سیر کرنے کی عادت ڈالو۔ اور اسکے بعد اسکے نتائج دیکھو
...ہم۔ طلبہ کے عادات جسمانی ورزش کے مخالف ہین۔ اور اسواسطے تم اوسکو نظر انداز
...تے ہو۔ اسکے بیان کرنے کی کوئی حاجت نہین ہے۔ کہ کسطرح سے چند دنون کی ورزش سے
...ناوٹ پیدا ہوجاتی ہے۔ یہ تو ممکن ہے کہ جسطرح سے تم چاہو یہ عادت ترک ہوسکتی ہے۔ جسقدر زور آ
...عادت کو ترک کروگے اسیقدر تم مین کاہلیت سے زیادہ پیدا ہوگی۔

...بلقدمی یا دوسری طرح کی ورزش اس حساب سے سخت اور آسان ہین کہ کسقدر اسمین محنت
...کرنی ہے۔ بلکہ اوسکے باسلسلہ ہونے سے دل عادات اور خصوصاً جب تک کہ تم باسلسلہ نہوگے
...و فائدہ نہ اوٹھانے دینگی۔

...ثرت تمکو فائدہ مند ہے۔

(ا) وہ روزانہ و باسلسلہ ہو۔ اسواسطے فطرت نے ہم مین بھوک رکھی ہے۔ ہمکو روز اسکی
...پیدا ہوتی ہے۔ لیکن بلا کثرت کے تم برابر اس عادت کو پورا نہین کرسکتے ہو۔ جسطرح سے کھانا روز
...اتے ہو اوسیطرح سے جسمانی ورزش بھی روز کرو جب تک کہ تمہارے جسم مین پھرتی اور طاقت
...ئی قابل اعتبار پیمانہ تم نہین کرسکتے ہو۔

(ب) - وہ مرغوب دل پسند ہو۔
بلقدمی تمکو اسطرح سے عمدہ نہ معلوم ہوگی۔ اگر تم مکان سے نکلکر کسی کارخانے مین بیٹھہ جاؤ
گھوڑے کی سواری اسیطرح سے عمدہ نہ معلوم ہوگی کہ تم ایک مصنوعی گھوڑے پر سوار ہوکر
اوسکے پہیون کے زور سے چلو۔
ہوشیار ہو کہ چہلقدمی کے وقت تمکو کچھہ خوشی حاصل ہو۔

(ج) - یہ ہمارے دلون کو غمگین نہ رکھے -

فلسفہ ہمکو بتلاتا ہے کہ جب کوئی صدمہ ہونے والا ہو مضبوط دل اور بے خبر رہو - مذہب ہمکو بتلا سکتا ہے کہ ہم اوسکو بلا خوف و کمزوری برداشت کرین - لیکن اوس انسان پر کہ جسکی صحت ہے - وہ اپنی پوری لیاقت سے نہین آتے ہین ---- ہمکو دماغ اور جسم ایسی حالت مین رکھنا کہ خیال کرین بیماری ہو جو وہ حالت عمدہ ہے - اور روگ کا خوف نہین ہے - لیکن یہ ایسی حالت مین نہین اگر تم ہر ایک شخص اپنے دماغ کو ایسی حالت مین رکھین کہ ہمیشہ اونہین کسی پلیجے کیطرح سے کنجی لگا ہے - وہ دل و دماغ کہ جو ایکبارگی تشویشات کو دور کرسکتا ہے - اوسنے گویا ایک خزانہ حاصل یہ ہی تھا کہ جس سے مشہور شخص کو یہ مرتبہ حاصل ہوگیا تھا - کہ وہ اپنی مصیبتون پر قہقہہ لگاتا - جب وہ اپنے جانی دشمن کے ہاتھ آگیا - اور ایک قیدی بنگیا - وہ اسپتے اور اسپنے قید ہنسا - اس مصیبت ناک مکان مین گو اپنے مکان مین گو اپنے احباب سے جدا - گو سب مسرتون سے علیحدہ اور جو ہر ایک گھنٹہ اون لوگون سے پریشان کہ جو اُسکی محافظت کر جب بھی وہ خوش رہتا - اور ان سب باتون پر مسخراپن کرتا ---- یہان تک کہ اُسنے اس قید کرنے والے کی سوانح عمری لکھ ڈالی -

(د) اون موسمون مین اسکو زیادہ کرنا چاہیے کہ جب طبیعت کو آرام ہو -

مین سفارش کرونگا کہ میرے کمسن دوست جسوقت تعطیل کا زمانہ پاوین وہ اوس طاقت حاصل کرین کہ جو اونھون نے سخت محنت سے خراب کردی ہے کم یا بالکل نہین اخراجات پر پیادہ یا ایک سفر دراز اختیار کرسکتے ہین بہت سی متفرق چیزین دنیاوی عجائبات کرسکتے ہین روح کو تازگی بخش سکتے ہین مین خاصکر زیادہ زور اسپر اس باعث دیتا ہون کہ بلا اسکے مدت تک زندہ نہین رہ سکتا - جیسے ہمیشہ دُرہو اوسکو یہ ضرور کرنا چاہیئے - وکلا کو تھوڑا عدالتون مین موقع ملتا ہے - حکما اور واعظ ہمیشہ چکر ہی لگایا کرتے ہین -

مجھکو اس امر کے بیان کی اجازت ہونی چاہیے کہ کوئی طالب علم نہ خود اپنے ساتھ نہ احباب کے ساتھ نہ کل دنیا کے ساتھ انصاف کرتا ہے کہ جسکی یہ عادت نہین ہے - اور جسکے وجوہ حسب ذیل ہین -

ا - تمھاری زندگی یقینیا اس سے زیادہ ہوگی -

ورزش کا ترک کرنا کسیقدر خودکشی مین داخل ہے - کیونکہ بلا مبالغہ یہ یقین مانو کہ تم اپنی زندگی کے کم کروگے - خدا نے جسم کو اسطرح سے نہین بنایا ہے کہ دل و دماغ تو ترقی کرے اور باقی جسم رہے -

۲- تمکو ورزش سے زیادہ پسند و دلکر نے مین خوشی حاصل ہوگی —
یہ انھین لوگون کے ساتھ ہی کہ جو روزانہ کرتے ہین - جس شخص کی اس قسم کی عادت ہی
وہ اس امر کی دلی تائید کریگا -

۳- اورون کو بھی اس سے خوش کروگے -

ایک بامذاق ساتھی ایک خزانہ کے برابر ہی - اور اگر تم وفادار ہو تو تمھارے گرد بہت سے
ایسے جمع ہو نگے -

۴- تمھارے دماغ کو کثرت سے تقویت ہوگی -

اگر تم تنہائی پسند کرو اور ایک غمگین و سنجیدہ صورت رہنا چاہو - تو تم اپنے تئین ایک گھر
مین بند کرکے سال رکھو - حتی کہ تمکو دنیا بالکل خواب ہی خواب معلوم ہونے لگے گی - لیکن اگر تم
ایسا دماغ چاہتے ہو کہ جو بلا خوف ہر ایک بین ہاتھ ڈال سکے مضبوط او مستقل ہو - اور ہر ایک
شے مین نیک نیتی سے دلچسپی لے - تو تمکو روزانہ کثرت کرنا چاہیے -

تمھارے دو حصے ہین - ایک اندرونی حصہ کہ جو بالکل خود کام کے لائق نہین محض دوسرے کا
بطور مشورہ کار ہے ہی - جب ہمارا جسم پورا صحیح و سالم ہوتا ہے - دماغ کو خیالات بارہ ملتی ہے کہ
وہ عرصہ تک محنت کی برداشت کر سکتا ہے - آسانی سے سمجھ مین آسکتا ہے - اور خیالات کو وسعت
ہو سکتی ہے - اچھی تجویزیں ہم عمدگی سے دریافت کر سکتے ہین - اور اسکی بدولت ہماری
رائے سود مند ہو سکتی ہے -

کھانے کی نسبت میرا خیال ہے کہ یہ طلبہ کا فرقہ ہے کہ جو بہت غیر اعتدالی کرتا ہے - تم نے دیکھا ہوگا
کہ اکثر طلبہ گرم و سرد جسطرح سے مل سکا پیٹ بھر لیتے ہین - خواہش سے زیادہ کھا لیتے ہین - کم
آخر کو بیمار ہو جاتے ہین کیونکہ انکو کھانا کی ضرورت ہوتی ہے -

جبتک کہ صحت ہمیں اپنے کام کے لائق [illegible] ایک شخص گوشت نہین کھاتا ہے - لیکن [illegible]
اس باعث اسکو یہی کرنا چاہیے - دوسرا شخص صرف دودھ استعمال کرتا ہے - اور ایک [illegible]
آدھی ہوا ہی اسواسطے قرار دیتا ہے دودھ کا استعمال اچھا ہے وہ ایک سے دوسرے [illegible]
وجہ اسکی یہ معلوم ہوتی ہے کہ جوان کو ورزش نہین کی اس باعث سے وہ کچھ بھی ہضم نہین کر سکتا
جب تمکو کھانے کے ہضم کرنے کے واسطے دوا کی ضرورت ہے تو یقین کرلو کہ تم کوئی امید نہین کرسکتے
طلبہ کا علاج اور تدبیر سے ہونا چاہیے - پرہیز انکو کرنا چاہیے وہ ہوشیاری سے عرصہ تک زندہ
رہ سکتا ہے - عمدہ طالب علم ہو سکتا ہے - اور بہت کچھ کر سکتا ہے - سستی سے وہ ان
سب باتون کو کھو سکتا ہے اور تھوڑی عرصہ مین اپنے تئین تباہ کر سکتا ہے - [illegible] اسکے متعلق صرف

شخص چند مثالیں بیان کرونگا۔

۱۔ تمہارا کھانا صحیح کی ورزش کے موافق ہو۔ بہت سے شخص کسی خراب موسم یا کثرت کام کے باعث کثرت نہیں کرسکتے لیکن خوراک وہ اوسی طرح کی کھاتے ہیں۔ گویا اونہوں نے معمول کے موافق محنت کی ہے کہنا کہ کھانے کی جانب کچھ توجہ نکرنا چاہیے پاگل پن ہے۔ تمکو اوسکی جانب توجہ کرنا چاہیے۔ اگر تم ٹھیک وقت پر کھاتے ہو۔ روزانہ محنت کرتے ہو۔ تو تم جتنا زیادہ کھا سکتے ہو۔ اوسکی حیثیت اور تعداد و مقدار کم توجہ ہے۔ اگر تم کم ورزش کرتے ہو۔ تو یقین کرلو کہ بہت نقصان اوٹھاؤ گے۔ اگر اوسکے مطابق کھانا کھاؤ گے میں یہ نہیں کہتا کہ تمہاری خوراک جہانتک ہو مشکل ہو۔ قابل تبادلہ ہو۔ اور تم بہت مشکل پسند ہو۔ اور جہانتک ممکن ہو اپنے تئیں اور اپنے احباب کو تکلیف دو۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ خوراک کی قسمت خبردار رہو۔ کہ جو تمہارے معدہ میں جاتی ہے

تو صحیح ہے کہ جسقدر سادہ خوراک ہو اوسیقدر بہتر ہے۔ اگر تمکو فرصت نہیں یا تندہوا چل رہی ہے۔ اور سخت بارش ہو رہی ہے۔ اور تم باہر نہیں جاسکتے ہو۔ تو دیکھو جہانتک ممکن ہو تمہاری خوراک سادہ ہو خواہ اوسکے خلاف کرنے کی تمکو رغبت کیوں ہی نہو اگر کسی طرح تمکو تمہاری خوراک آج مضر ہوئی۔ یا واجب حد سے زیادہ کھانے سے تم نے آگے قدم رکھ دیا۔ میں نے اپنی حالتوں میں دریافت کیا ہے کہ سب سے عمدہ اور اعلی ذریعہ ہے کہ بالکل دو ایک روز نہ کھاسکے۔ اس عرصہ میں معدہ صاف ہو جاویگا اور سیر کی عادت قائم ہے میں نے یہ ارشادہ ایک شخص کو دیکھ کر کیا کہ جنکو جب کبھی بدہضمی ہوتی وہ چار روز تک کھانا موقوف رکھے کہ جسمیں وہ اچھے ہو جاتے۔ دوائی کی جگہ پر میرے خیال میں یہ بہتر ثابت ہوگا۔

بہت سے لائق حکما نے اسکی سفارش کی ہے۔ یہ مذہب اسلام کا ایک جزو ہے کہ اگر کھانے سے احتراز کیا جاوے۔ ایک بچے کو چھین سے انگور کھلاؤ بسکٹ۔ اور دو ابالے ہوئے انڈے۔ رات کو اسکے فلالین لپیٹ دو۔ خوب گدگدے بچھونے پر اوسے لٹاؤ۔ اور صبح کو جیب میں ہوا کھلانے نکالو۔ اور اگر اوسکے اعضا گھسکر چھوٹے نہیں ہو جاویں تو تعجب ہوگا۔ "ہنتیرس مشہور لائق مورخ کی اگر تاریخ میں لکھا ہے کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیونکر زیادہ عرصہ تک زندہ رہا باوجودیکہ بہت سخت کی۔ تو وہ اوسکا وقت معینہ پر فاقہ کرتا تھا۔

شروع کے عرصہ سے معدہ کی گت بنا رہے تھے۔ آخرکار اونکی صحت نے اونکو جواب دیا۔ مشہور حکیم ڈاکٹر ایبرنیتھی کے پاس گئے۔ اپنی علالت کے وجوہات بتلائے۔ ڈاکٹر صاحب نے مرض دریافت کرلیا اور کہا کہ میں آپکو اچھا کرسکتا ہوں۔ اگر تم میرے مشورہ پر کاربند ہو مریض نے نہایت عاجزی سے قبول کرنے کو کہا۔ تب ڈاکٹر صاحب نے کہا "اب آپکو ایک گھوڑا

چوری کرنا چاہیے" "کیا گھوڑا چوری کروں"۔ "ہان گھوڑا چوری کیجیے۔" اسوقت تم گرفتار ہوگے۔ سزا پاؤ گے۔ اور ایسی حالت کو پہونچو گے۔ کہ جہان تمھاری خوراک اور معدہ دونوں ٹھیک ہو جاوینگے۔

۲- اپنی خوراک مین باوقت ہو۔

قدرت باوقت کا ہونا پسند کرتی ہے۔ وہ اجازت دیتی ہے کہ جسوقت آپ چاہین۔ کھانا کھائین۔ لیکن باوقت ہو۔ بعض لوگون کی عادت ہے کہ جو کچھ منھ مین آیا اونھون نے کھا لیا۔ اور شب کے وقت آخری امر جو وہ کرتے ہین وہ یہ ہوتا ہے کہ سونے کے قبل کچھ کھا لیتے ہین۔ وہ تھکاوٹ اور نیند کا آنا کہ جو فطرت کی جانب سے گویا آواز ہے۔ کہ آرام ہو ایک نئی خوراک سے اوسکو جواب دیا جاتا ہے جیسا کسی نے کیا معقولیت سے کہا ہے۔ "کبھی کسی شخص نے اس امر پر افسوس نہین کیا کہ اوسنے بہت کم کھایا۔" اسکا حرف حرف اس کھانے کی نسبت صحیح ہے۔ کہ جو اوقات معینہ کے درمیان کھایا جاتا ہے۔ مین اسکی اب زیادہ تفصیل نہین کیا چاہتا ہون۔ لیکن شام اور صبح کے وقت معدہ کچلا اور سیدھا جاتا کسی تنگ کھانے سے پیٹ بہت جلد تر علیل ہو جاویگا۔

۳- اپنی خوراک مین سادہ ہو۔

جو لوگ کہ ایک حد تک مشہور ہوئے ہین وہ کوئی عمدہ یا اچھی چیز اپنی زندگی مین نہ کرینگے۔ بونا پارٹ نپولین اپنی زندگی بھر مین معتدل اور سادہ رہنے کے واسطے نامور رہا۔ اور واشنگٹن اپنی تمام زندگی اپنے کھانے کے سادہ پن کے واسطے مشہور تھا۔ اکثر یہ مشہور ہے کہ وہ دن بھر اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر رہتا۔ اور کھانے مین سوکھی روٹیان اور کباب صرف کھاتا تھا۔ چونکہ سپاہی کی عادت طالب علم کے واسطے نہایت ہی مضر اور خراب ہے۔ کھانا تمھاری صحت کے واسطے سادہ ہونا چاہیے۔

ایک لائق جنرل گرانٹ نے بیان کیا و دیا گیا تھا۔ کہ اگر اوسکی کوئی عادت ہو تو وہ صرف کافی یا چاء صبح استعمال کرتا ہے کہ جسکو بامزہ بناتے ہین اور اسکی نصف لاگت صرف ہوتی تھی۔ کہ جو وہ شراب مین صرف کرتا تھا۔ وہ جب تک زندہ رہا عمدہ صحت مین رہا۔ اور بلا کسی بیماری کے وقت استعمال کیا۔ اسکی کچھ ضرورت نہین کہ کھانے کی ہر ایک شئی پیچیدہ ہووے۔ تمھارے لئے بہتر ہوگا کہ جہانتک ممکن ہو کھانا سادہ کھایا جاوے۔

مجھکو اپنے شرابی ناظرین سے یقین دلانے کی حاجت نہین کہ میرے ناظرین سے کہ جو اپنی عزت کرتے ہین کچھ لوگ ایسے ہونگے کہ جو شراب نوش کرتے ہونگے۔

[illegible]

کہ کبھی تمھارے گھر سے میں اسکی بو تک نہ آ سکے۔

میں کفایت شعاری پر کچھ لکھ کر اس باب کو ختم کرونگا۔

عموماً ہمارے طلبہ مالدار نہیں۔ بہت سے ایسے آئے ہیں۔ کہ جو کالج میں عزت کے خواستگار [illegible]

ہیں۔ انمیں بہت کم ایسے ہیں کہ جو قابل ہوتے ہیں وہ لوگ کہ جو ورثہ میں دولت پاتے [illegible]

کبھی سخت محنتی نہ ہونگے۔ اور جو دولت کے خواستگار ہیں وہ مطالعہ سے حاصل کرنے [illegible]

خواہش کرینگے۔ اگر تمھاری دولتمند ہونے کی خواہش ہو تو تمکو ہزاروں ذریعے اسکے [illegible]

اس سرمایہ پر نظر اور ذاتی محنت پر غور کرے کہ جو طلبہ کو تحصیل علم میں صرف کرنا [illegible]

[illegible] سے غریب پیشہ ور ہیں کہ جنکی نسبت کم معاوضہ ملتا ہے۔ یہ بات سچائی اور [illegible]

مانی گئی ہے کہ صرف دولت کے حصول کے واسطے ایک انسان زیادہ تر غربت ایک [illegible]

اور تکلیف کی زندگی بسر کرنے کی بہ نسبت دس سال کی سخت محنت اور تکلیفات سے کریگا۔ اگر [illegible]

اس ملک میں سخت محنت اور کفایت سے اکثر انسان بہت کچھ حاصل کرے۔ لیکن اسکے

حاصل کرنے میں بھی ان اوصاف کی سخت ضرورت ہے۔ اب یقیناً تمکو اس کی ضرورت معلوم

ہوگی۔ یہ صحیح ہے کہ بلا کفایت کے کوئی طالب علم امیر نہیں ہو سکتا۔ [illegible]

بہت کم غریب رہتے ہیں۔ اسکو ایک اصول قرار دیا ہو۔ کہ غریبی ہمیشہ [illegible] طالب علم کو

کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتی۔ ہزارہا انسان دولت میں غارت ہوئے ہیں۔ لیکن بہت کم

غربت میں غارت ہوئے ہیں۔

فیثاغورس نے لکھا ہے۔ کہ لیاقت و قابلیت غربت کا باعث ہے۔ جیسا کہ [illegible]

لائق اور مشہور غربت کے باعث ہوا۔ وہ کہا کرتا تھا۔ کہ وہ [illegible] کے اکثر سچ [illegible]

تک پہنچا کرتا تھا۔ اور اپنی گفتگو میں دنیا کی حالت بتاتا ان کو تاراج [illegible]

ہی کہ اپنے قانونی فرائض سے تنگ کر دے کچھ کمانے کی خواہش کرتے تھے۔ لیکن [illegible]

نصف نفس سے زیادہ نہ ہوتا تھا۔ جب ایک ایسے ملک میں کہ جہاں دولت کا [illegible]

بہت کچھ صاحب اثر پاتی ہے۔ اگر غربت سے انسان اسقدر [illegible] سکتا ہے۔ [illegible]

بات نہیں ہے کہ تمکو کوئی اس سے صدمہ نہیں پہنچ سکتا۔ بیچ سے [illegible] زیادہ تر [illegible]

عیشوں میں مشغول کرتی ہیں اور بہیودہ کاموں سے علم و کمال [illegible] اپنے استاد

ضعیف کرنے لگتے۔ وہ جو شخص کہ جو تحصیل علوم کے واسطے طالب علم رہا ہو [illegible]

[illegible] کے باعث وہ ہر گز نہیں ہو سکتا۔

حقیقت اسکی غربت [illegible] ہے۔ کہ وہ [illegible] طالب علم کے [illegible]

کیونکہ کون ایسا شخص ہے کہ مسرت اپنے سامنے کے خدشات کے دور کرنے میں نہ حاصل کرتا ہوگا۔ تجربہ میں ایسے چند اطوار طلبہ میں قائم ہو سکتے ہیں کہ جو بیان نہیں کیے جا سکتے۔ لیکن وہ دل کہ جو اسکو اطاعت قبول کرتا ہے۔ اور اپنے مطالعہ کے بوجھ کو اٹھا لیجاتا ہے۔ ایسا ہے کہ جسکی دوسرے توصیف کرینگے۔ فضول کپڑوں کی طرف زیادہ دھیان دینے وغیرہ کی خواہشات کہ جو اکثر طالب علم کے دھیان کو کتاب سے ہٹا لیتی ہے غریب کو پریشان نہ کرینگی۔ اچھا ان لوگوں پر نظر ڈالو کہ جنکو آوازوں قلم۔ اور تحریرات کا اثر بہت زیادہ ہے۔ اور جو ہمارے ملک کے زیور ہیں کیا انہیں سے اکثر اہل دول تھے کیا انھوں نے طاقت گلاب کے بچھونوں پر حاصل کی تھی۔ یا یہ وہ لوگ تھے کہ جنھوں نے اپنے تئیں اپنی قوت بازو سے سنبھالا ہے۔ اسکے کہنے میں ہرگز شرم نہ کھاؤ کہ تم غریب ہو۔ بشرطیکہ تمھاری غربت تمھاری بدانتظامی کی باعث نہیں ہے بیان "یہ دوسروں کی نظر ہے۔ کہ جو ہماری قیمت لگاتی ہے" نہایت صحیح ہے۔ بعض اپنی حیثیت کے ظاہر کرنے کے واسطے فضول خرچ ہوتے ہیں وہ شخص دوسروں کی نگاہ میں اوچھا ثابت ہوگا

کہ جو اپنی اوقات سے باہر کپڑے پہنتا ہے گو طالب علم کو ہر ایک طرح سے شریفانہ وضع خیال ہونا چاہیے۔ لیکن اسکو کپڑوں پر زیادہ دھیان کسی حالت میں نہ دینا چاہیے۔ اپنی حیثیت سے زیادہ نمایش کرنا۔ ایسا ہی ہے کہ کوئی کالی صورت گھڑیا کوئی رنگ چہرے پر لگالے کہ جو پانی یا دھوپ کے ساتھ ہی جاتا رہے

جہانتک ممکن ہو قرضہ سے بچتے رہو۔

قرضہ سے زائد کوئی بار نہیں ہوتا۔ آزادی خیالات کا تو کوئی ذکر نہیں ہے۔ مقروض ہمیشہ شرمسار رہتا ہے۔ قرضہ کے بوجھ کے دور کرنے کے مقابلہ میں ہر ایک آرام و آسایش کا قربان کر دینا کچھ بہت نہیں ہے۔ طالب علم کو مقروض ہونے کی حالت میں ہو ہی نہیں سکتی۔ کسی شے کی خریداری تمھاری باعث نہ کرلو۔ کہ وہ تمکو ارزاں ملتی ہے۔ بلکہ تمکو اپنی جیب کی طرف دھیان دینا چاہیے۔ تمکو ایسے مقاموں کو جانا ہی نہ چاہیے کہ جہاں اشیا ارزاں فروخت ہوتی ہیں مثل نیلام گھروں کے۔ وہ شخص کہ جو ایسی اشیا خرید کرتا ہے۔ کہ جسکی اسکو ضرورت نہیں اکثر اسکو ایسی کی ضرورت لاحق ہوگی کہ جو وہ خرید نہیں کر سکتا"۔ کتابوں کی خریداری میں ہوشیاری کرو وجہ یہ کہ چند کتب تمھاری دلچسپی قائم رکھینگی۔

جن کتب میں کہ تم اپنے مدرسہ میں تعلیم پاتے ہو انکے علاوہ بہت کم خرید کرو۔ کیونکہ مشہور شاعر اپنے مراسلوں میں لکھتا ہے کہ یہ میری نالی حالت رہ اکثر کتب قرض لیکر پڑھتا تھا وجہ اسکی یہ تھی کہ اسکے پاس خود روپیہ نہیں تھا ورنہ وہ قرض لینا چاہتا نہ تھا۔

جن کفایت شعاری کی عادات کو تم اسوقت ڈالتے ہو وہ تمام عمر رہینگی۔ اور انھین پر منحصر ہی کہ آیا تم آزاد زندگی بسر کروگے یا غمگین۔ اگر تم واشنگٹن کے بیچ کے اخراجات دیکھیے کہ جو وہ مشہور جنگ مین اپنے ہاتھ سے لکھتا تھا۔ تو یقین ہے تمکو یہ ضرور معلوم ہوگا کہ یہ اوصاف   بھی بلند پایہ انسانون کے واسطے ہین۔ یہ محض غلط خیال ہے کہ جو شخص کہ لائق اور قابل ہے اوس سے قرضہ ادا ہونا اور کفایت شعاری کرنا محال ہے۔ یہ طالب علم کو بخوبی ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ دولت سے انسان بلند پایہ نہین ہوتا۔ کیونکہ کوئی شی اوسکو بڑا نہین بنا سکتی۔ کہ جسکو قدرت نے چھوٹا بنایا ہے۔

یہ بھی ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ اگر وہ کبھی صاحب عزت اور مرتبہ ہو سکتا ہے۔ تو اپنی علمی لیاقتون سے انسان کار آمد اس حالت تک نہین ہو سکتا۔ جب تک کہ   تشویشات اوس سے علحدہ نہون۔ اگر تم قرضدار ہو تو سب سے پہلے کوشش کرو کہ جسطرح ہوسکے آزادی نصیب ہو۔

ہر وقت اپنے تئین خدا کا جواب دہ سمجھو۔

رائٹ آنریبل مسٹر گوشن کا پڑھنے سننے اور غور کرنے پر لکچر

صاحب ممدوح نے کچھ دن ہوئے لندن کی ایک یونیورسٹی کے روبرو اس مضمون کا ایک لکچر دیا کہ جس سے ہم ذیل میں اقتباس کرتے ہیں۔

مسٹر گوشن نے یوں توضیح اپنے تقریر کی کی کہ سننے سے میرا مطلب یہ ہے کہ تعلیمی خوراک جو کانوں سے سنی جاوے۔ پڑھنے سے میرا مطلب اس سے کہ جو آنکھوں سے لی جاوے۔ اور غور کرنے سے میرا مطلب اس عقلی چالاکی سے ہے کہ جو کبھی سننے اور کبھی پڑھنے سے حاصل ہو لیکن چونکہ دونوں بھی علحدہ علحدہ حاصل ہوسکے۔

تمہید

میں ایمانداری سے یہ یقین کرتا ہوں کہ بہت سی تعداد پڑھنے والوں کی ہے کہ جو اپنے دماغ کو پڑھنے وقت غور اور خیال کرنے کے واسطے اجازت نہیں دیتی علاوہ طلبہ کے میں امید کرتا ہوں کہ بہت سے ایسے اشخاص ہیں کہ جو لکچر کے الفاظ کے ساتھ ہی سلسلہ اس پر غور کرنے کی تکلیف نہیں گوارا کرتے ہیں جو دوست رہتے ہیں اسی طرح یہاں نہیں ہیں یہ ہیں سننے کی ضرورت میں خیال لکچر … اور دماغوں سے ہی تعجب یہ ہے کہ لکچر کے معنی یا خود پڑھتے اور پھر پڑھنے کے ہیں۔ اور تم اس پر دوبارہ سے نظر ڈال سکتے ہو لکچر اصل میں قائم مقام اوس نتیجہ کا ہے کہ جو لکچرر خود محنت کرکے مطالعہ سے حاصل کرتا ہے یہ لکچر کا کام ہے کہ متعدد کتابوں سے جو خاص مضامین کے بارے خیالات اور واقفیت جمع کرے اور جس طرح وہ چاہے اپنے سامعین کے روبرو پیش کرے۔

لکچر

مجھکو امید ہے کہ سامعین سے کسی صاحب کو لکچر کی ایسی تشریح سے مخالفت نہ ہوگی وہ ایک کل ہے جو حاضرین کو اپنے مطالعہ کا خلاصہ دیتا ہے۔ اگر سامعین سے لیڈیاں کسی زیادہ مناسب شاعرانہ استعارہ کو پسند کریں تو میں لکچر کو ایک گلدستہ تراشیدہ پھولوں کا مثلاً دونگا۔ یعنی اپنے سامعین کے واسطے لکچرر متفرق رنگوں کو یکجا کرکے ایک گلدستہ پھولوں کا کاٹ کر پیش کرتا ہے لیکن افسوس تو یہ ہے کہ یہ استعارہ مناسب نہیں ہوتا۔ کیونکہ پھول کٹنے کے بعد بہت جلد مرجھا جاتے ہیں۔ حالانکہ لکچر کسی طرح تروتازہ رہتا ہے۔ لوگوں کے پڑھنے اور سننے میں کیا فائدہ ہے اسکا میں جواب دونگا کہ چند امور تقریر میں ہوسکتے ہیں۔ کہ جو ایک خصوصیت رکھتے ہیں۔ لکچر سننے میں دماغی قوت زیادہ ہوتی ہے۔ اور گذشتہ شرکاء جلسہ کا بھی کچھ اثر ہوتا ہے۔

لکچرون کے قلمبند کرنے والونکی غلطیان

لکچر مین چند خوبیان ہین - آواز اور کلام کا اثر موثر سے موثر تحریر کے مقابلہ مین زیادہ ہوتا ہے - انسانی آواز پریشان خیالات کو یکجا کر دیتی ہے - حالانکہ چھپی ہوئی [illegible] مین یہ طاقت نہین ہے بلاخوف تردید بیان کر سکتا ہون کہ پڑھنے سے تم فائدہ اتنا نہین اٹھا سکتے کہ جو سننے سے حاصل ہو سکتا ہے - ایک روز ہاوس آف کامنس مین عجیب اتفاق ہوا کہ ایک دوست میرے قریب ہوکر گذرا اور کہا کہ مین تمکو کلیم پڑھ کر [illegible] مجھکو انتظار کرنا منظور نہین ہے - وہ مجھکو نہ پڑھیگا - بلکہ میری اسپیچ کو پڑھیگا - کیونکہ مین بتلا چکا ہون کہ کچھ بھی طرز بیان صورت کا اور خیالات وغیرہ پیدا کر دیتا ہے - کہ جو اسپیچ ہی مین ہو سکتے ہین - اور جو کیسی ہی لیاقت سے کیا جاوے اسپیچ قلمبند کیجاوے نہین بیان ہو سکتی ہین - اس باعث مین رو دیتا ہون کہ سننے کو پڑھنے پر ترجیح دینا چاہیے - اگر لکچر لائق ہے تو تم اسکی گفتگو سے زیادہ فائدہ اٹھاؤ گے - اس فائدہ کو زیادہ وسیع کرنے کے واسطے لکچر قبل کی طیاری کی ہوئی تقریر نہ کرے - یہ مین نہین کہتا کہ قبل گفتگو کرنے کے مقرر کچھ سوچ نہ لے - یا کچھ جملون اور فقرون کو گھڑ نہ لے گو کیسا ہی لائق کیون نہ ہو [illegible] غلام ہو جاوے اسکو اپنی مجلس کے موافق گفتگو کا خیال ہونا چاہیے - اور اگر دیکھے کہ اسکے خشک جملے حاضرین پر اثر نہین کرتے تو تمثیلین اور اشارے بھی جا بجا استعمال کرے - لیکن لکچر سے ایک اور فائدہ یہ ہے کہ وہ لوگون کے شوق کو ابھار کر حاضرین کو جوش مین لا سکتا ہے - چند لوگون کی گفتگو مین اسقدر طاقت ہوتی ہے کہ [illegible] ہے تا ہم کتب کو ایسی کیا بات ہو ہین فائدہ پہونچا سکتی ہین - تم دس آدمیون کے خیالات کو جسطرح سے تقریر مین بہ آسانی سمجھ سکوگے ہرگز انکی کتب کے ذریعہ سے اسقدر فائدہ نہ اٹھا سکوگے

کسطرح سے پڑھنا چاہیے

یہ بیان مجھکو کتب بینی کی جانب متوجہ کرتا ہے - وہ یا تین سوالات دریافت کیے جا سکتے ہین کسطرح سے تمکو کتب بینی کرنا چاہیے؟ کیا تمکو پڑھنا چاہیے - یہ ایک بہت وسیع اور اہم معاملہ ہے اور مجھکو خود اپنی لیاقت مین بھروسہ نہین کہ یا مین تھوڑی دیر مین اسکا فیصلہ کر سکونگا یا نہین - موجودہ زمانہ کی کتب مین زیادہ تر کثرت کتب کے باعث پریشان حال رہتے ہین - گو کثرت کتب بطور خود اسقدر مضر نہین جسقدر کہ یہ خواہش کہ جو کچھ شائع ہو وہ پڑھ لیا جاوے -

عموماً جب باہم دو دوست ملتے ہین یہ سوال کیا جاتا ہی کہ کیا آپ نے فلان کتاب دیکھی "تمھین
اس کتاب کو ضرور دیکھیے - اُسمین بہت سی نئی باتین ہین اُسکی لوگون نے بہت تعریف کی ہی -
بہت خوب مین ابھی جا کر کتب فروش کے یہان فرمایش بھیجتا ہون - کتب بین یہ نہین سمجھتے
کہ تعریف کرنے والے کے پاس کون سے وجوہات ہین - کہ جنسے اُسنے اپنی اسقدر اعلی راے
کتاب کی نسبت قائم کی ہی مین صدق دل سے آپ لوگون سے گزارش کرتا ہون کہ ہر ایک کتاب
جو شائع ہو ضرورت نہین کہ آپکی نگاہ سے گذرے - باسلسلہ پڑھنا اور اچھی طرح سے
اُسپر غور کرنا بجاے ہر ایک چیز کے پڑھنے کے زیادہ فائدہ مند ہی - جرمن مین یہ خاصیت
لوگون مین زیادہ ہی کہ جہان دستور ہی کہ ہر ایک طشتری سے جو اُنکے سامنے آتی ہی لقمہ لیا جاتا ہی - مین
آپسے سفارش کرونگا کہ جسطرح سے کہ اپنی خواہش اور رغبت کے موافق کھانے کی فرمایش کرتے ہین
اوسی طرح سے ایسی کتب کی فرمایش کیجیے - بڑی بھاری فہرست کتب کی جانب متوجہ نہو - کتب کا زیادہ
اپنے پاس رکھنا اب زمانہ کا عام رواج ہو گیا ہی - انسانی طاقت جسطرح سے کہ ہر ایک طرف محدود ہی
کتب بینی کی بھی محدود ہی - باوجود اسکے لوگ چاہتے ہین کہ طمانیت ہو سکے ہم اپنی طاقت سے زیادہ
کتب بینی کرین - اسی باعث سے ایک سست سکھانے کی عجیب ترکیب جاری ہوئی ہی - یعنی انکے ریویو
ہماری اخبارات مین شائع ہوتے ہین - اور مختصر دیگر مضامین کتاب کا شائع ہوتا ہی - اب جو لوگ
اُسکو پڑھ لیتے ہین وہ خیال کرتے ہین کہ اُنھون نے پوری کتاب پڑھ ڈالی - اِس سے بالکل مزا کتب بینی
جاتا رہتا ہی - وہ جو متفرق باتون سے اپنی معلومات سرسری طور پر جمع کیا چاہتے ہین اپنے
ذہن سے اس خیال کو بالکل مٹا دین کہ کسی وقت وہ کوئی بڑی بھاری بات کر لینگے - کثرت کتب بینی
روز بروز اپنے ملک کی اعلی تصانیف کی جانب سے لوگون کے دلون کو پھیرتی جاتی ہی -
کہ متنبہ ہونا چاہیے بحیثیت طالب علمی کے مین تمسے سفارش کرتا ہون کہ اپنا تھوڑا سا وقت جو تم
بچا سکتے ہو اعلے مصنفون کی تصنیفات کے پڑھنے مین صرف کرو جلدی جسطرح سے کہ ہر ایک کام مین
پہونچاتی ہے - جلد بینی وہی اثر کرتی ہی - تمھاری عادت ہو جاتی ہی کہ ہر ایک کام مین
جلدی ہو اگر اسوقت صدر نشین صاحب حاضرین سے کہین کہ وہ لوگ اپنے ہاتھ اُٹھا دین جو جلد زی
کرتے ہین - تو مین گمان کرتا ہون کہ حاضرین مین سے ایک وسیع مجمع کو ایسا کرنا پڑیگا -
کتب بینی مین جلدی کرنی بالکل بے سود ہی وہ کوئی فائدہ نہین پہونچا سکتی - تاہم لوگ
اسمین بھی جلدی کرتے ہین اس خیال سے نہین کہ ہماری زندگی محدود ہی - بلکہ اس باعث کہ یہ بھی
سے ایک رواج مین داخل ہو گئی ہی - کوئی شخص یہ قبول نہین کرتا کہ مجھ مین یہ بری عادت ہی
لاکن وہ اپنے تئین اس سے بہت نقصان پہونچاتا ہی -

جن لوگون کو کافی فرصت رہتی ہے انکو بھی غضب تو یہ ہے کہ اس عادت مین مبتلا دیکھا اور کچھ نہین انکو محض یہی اشتیاق ہوتا ہے کہ جسطرح سے ہو سکے ہم اس کتاب کا جلد مزا لوٹین ہم ریلوے پر جلدی کرتے ہین تار بھیجنے مین جلدی کرتے ہین چلتے وقت راستے کے خوشنما چیزون پر نظر نہین کرتے۔ لیجئے جلدی کی پڑھ تو گئے لیکن زبان کی عمدگی اور خوبیون کی طرف کچھ دھیان نہ دیا اسی جلدبازی کے باعث ملک کی لٹریچر کا روز بروز ستیاناس ہوتا جاتا ہے۔ جب کتب بینی کو جلدی سے اسقدر نقصان پہونچ سکتا تو اگر غور کرنے مین بھی جلدی کیجاوے و اسکا کیا ذکر خود دماغ کو اس سے مضرت پہونچیگی۔

چند انسان ایسے ہین کہ جو ہر ایک چیز سے مستفیض ہوتے ہین جو انکے سامنے سے گذرتی ہے لیکن اسی کے ساتھ ایک بہت بڑی تعداد ہے کہ جو ہر ایک سے مستفیض ہو جاتی ہین جو انکی نظر سے گذرتی ہے۔ اگر یہ اختلاف اور اتفاق غور کرنے کے بعد ہوا ہے تو مجھکو اسمین کچھ کہنا نہین لیکن سب سے بڑھکر ایک گروہ ایسا ہے کہ جو بلا غور کیے ہوئے پڑھتا ہے کہ جو اپنی پڑھی ہوئی چیزات کو تو یاد رکھتے ہین لیکن واقعی فائدہ نہین اٹھاتے۔ جب یہ حالت کتب بینی کے وقت ہے تو نہین معلوم کہ اس وقت کیا ہوتا ہوگا۔ کہ جب اصلی خیالات کے پیدا کرنے کے واسطے خود غور کرنے بیٹھینگے۔ مین افسوس کرتا ہون یہ ایک موجودہ زمانہ کا بہت بڑا عیب ہے۔ غور کرنا اب ہر ایک جماعت اور مجمع سے دور ہو جاتا ہے۔ کچھ تو اس جلدبازی کے باعث ہے کہ جسکا مین نے ذکر کیا۔ اور کچھ سستی کے باعث ہو کیونکہ غور کرنا بہت دشوار معلوم ہوتا ہے۔ لفظ کے ٹھیک معنون مین قابل لوگ بھی غور کرنا نہین چاہتے بجاے غور کرنے کے وہ اخبارات کی طرف دوڑتے ہین۔ اور دیکھتے ہین کہ اور لوگون کی کیا راے ہے۔ اور جو کچھ اور لوگون نے لکھا ہے اسکو اپنا کرنا چاہتے ہین بجاے درجہ بدرجہ غور کرنیکے انسان اپنے دماغ کو ایک خلاصہ دوسرے کے خیالات کا بناتا ہے۔ اور اپنی تحریر کو بجاے اصل کے دوسرون کا مجموعہ کر دیتا ہے۔ اور یہ کیون ہے اس باعث کہ غور کرنا ایک بہت خوفناک مشکل اسکے سامنے ہے درحقیقت یہ ایک عجیب بات ہے۔ یہ موجودہ زمانہ کے اعلیٰ ترین مصنف کی نسبت یہ بیان کرتا ہون کہ اوس لایق نے مجھسے کہا کہ ہم لوگ بلا قلم اور کاغذ اور دوسرون کی گفتگو کے مدد کے غور نہین کر سکتے۔

چند انسان کہتے ہین کہ اگر ہم کسی امر پر غور کرنا چاہتے ہین تو ایک دوست کو بلا کر اوس سے گفتگو کرنا شروع کر دیتے ہین۔ اور اسطرح سے ہم غور کرنے کی طاقت کو بڑھاتے ہین۔ کیون نہین ہم خود غور کرتے؟ اس باعث کہ اگر کرین تو دوہری محنت پڑتی ہے کہ تا سیدا

مخالفت کے بیکو وجوہات اور دلیلین تلاش کرنا پڑتی ہین - پس اپنی کاہلیت مین ایک اپنے دوست کو بلاتا ہے کہ جو یا تو موافق کی دلیلین پیش کرتا ہے - یا مخالفت کی اور دوسرا حصہ وہ خود لے لیتا ہے -

یہ طریقہ نہایت عمدہ ہے کہ جس سے پُرانے زمانہ کے مشہور غور کرنے والون نے اُن نتائج کے حاصل کرنے مین محنت کی ہے کہ جو موجودہ نسل کو ورثہ مین ملے ہین بہت سے لوگ ہین کہ جو بلا مدد قلم و کاغذ کام نہین کرسکتے - موجودہ زمانہ کے ایک مدبر نے مجھسے بیان کیا کہ جب تک میرے ہاتھ مین قلم و کاغذ نہو مین کسی امر پر اچھی طرح سے غور نہین کرسکتا - یہ کیفیت ہم مین فرض کرتا ہون خیالات کے یکجا کرنے کے کمی کے باعث - اور قلم و کاغذ کے استعمال کرنے کی ضرورت اسکو اور بھی طاقت دیتی ہے - مین نے دریافت کیا ہے - اور یہ ایک بہت عمدہ تجربہ ہے کہ آیا تم بہت لمبے اور دراز سفر ریلوے سے مین کسی مسئلہ پر غور کرسکتے ہو - کیا دو گھنٹے کے سفر مین کچھ غور کروگے - کہ جہان سونے سفر کے تکو اور کچھ کرنا نہین ہے - اگر نہین تو یہ شخص ایک دماغی سستی ہے کہ اپنے خیالات کو کافی طور پر یکجا نہین کرسکتے - یہی وجہ ہے کہ غور کرنے کو موقع اپنے تئین نہین دیتے اور اس باعث ہر ایک امر پر سرسری توجہ کرنے کی عادت پڑجاتی ہے - لوگ دوسی طرح سے پڑھتے اور غور کرتے ہین - کہ گویا وہ کسی دوسرے سے نیا دوستی پیدا کرتے ہین - تھوڑی سی دیر تک وہ گفتگو کرتے ہین اور پھر دوسرے کے پاس چلے جاتے ہین - اگر تم زیست ملایا چاہتے ہو - یا اطوار مین کوئی حیرت انگیز تبادلہ تو مین مشورہ دونگا کہ تمکو مسلسل و متواتر غور کرنا چاہیئے اسواسطے مین مشورہ دیتا ہون کہ پڑھو غور کرو سوچو - اور ہوشیاری سے اسکا مصالح جمع کرو - اور سب سے زیادہ یہ ہے کہ خواہ کتاب یا اخبار و لکچر پڑھو یا کسی مسئلہ کو حل کرو لیکن جلدی ہرگز نہ کرو -

کتب بینی مین فرحت

سرجان لبک ممبر پارلیمنٹ کا لکھا ہوا

رسالہ کنٹمپوری ریویو سے

اُنیسوین صدی مین ہم لوگ جن فوائد سے آگاہ ہین اُن سب مین شاید جسکا
ہم کو سب سے زیادہ مرہون ہونا چاہیے وہ آسانی سے کتب کا دستیاب ہونا ہے
لیٹ ورد ہمکو ایسی کتابین کہ جو دنیا بہ ہین سمجھتے ہین کہ یہ معلم ہین کہ جو ہمکو بغیر چھڑی اور
غصہ اور بغیر سخت و درشت کلمے کے تعلیم دیتے ہین - اگر تم اُنکے قریب جاؤ تو وہ سوتے ہوئے نہین ہین
اگر کسی امر کی تحقیقات مین اُن سے سوال کرو تو وہ کوئی امر تم سے پوشیدہ نہین رکھتے
اگر تم اُنسے واقف ہونے مین غلطی کروگے تو شکایت نہ کرینگے - اور اگر تم جاہل اور ناواقف ہو
تو تمھارے اوپر ٹھٹھہ نہ لگاوینگے - یہ خیال کہ کتب اصلی دوست ہین ہر ایک شخص کہ جو کتب بینی
پسند کرتا قبول کرتا ہے -

پٹرارک کا مقولہ ہے کہ "یہ میرے دوست ہین کہ جنکی سوسائٹی میرے بہت موافق
اور جو ہر ایک زمانہ اور ہر ایک ملک کے ہین اُنھون نے اپنے تئین قابل امتیاز میدان جنگ
اور سلطنت کے نظم و نسق دونون مین بنا لیا ہے - اُنھون نے طبیعات مین سے بہتر شہرت
حاصل کیا ہے - اونسے ملاقی ہونا آسان ہے - کیونکہ ہر ایک وقت تمھاری خدمت کو مستعد ہین
میری جب خوشی ہوتی ہے - مین اُنسے ملاقات کرتا ہون اور جب خواہش ہوتی ہے اونسے جدا
ہوتا ہون - وہ کبھی تکلیف دہ نہین ہین - بلکہ جسوقت مین کوئی سوال اُونسے دریافت کرتا
ہون اُسکا جواب پاتا ہون بعض اور اُنکے زمانہ کے حالات مجھکو بتلاتے ہین - اور بعضے مجھکو
حالات سے آگاہ کرتے ہین - بعضے مجھکو بتلاتے ہین کہ کیونکر زندہ رہنا چاہیے اور بعض اپنی
سے میری خوشی کو زیادہ کرتے ہین - اور بعض دل کو راحت دیتے ہین اور بتلاتے ہین کہ
ہمکو اپنی خواہشات کو روکنا اور اپنے اوپر خود بھروسہ کرنا چاہیے -"

مختصر یہ کہ حکمت اور طبیعات کے جسقدر راستے ہین وہ میرے واسطے یہ کھول دیتے ہین اور
ضرورت کے وقت مین اونمین سے ہر ایک پر بھروسہ کر سکتا ہون -

ان کل خدمات کے صلہ مین وہ صرف مجھسے چاہتے ہین کہ انکو ایک علیحدہ کوٹھری مین رکھدون کہ جہان وہ با آرام ہین - کیونکہ یہ دوست زیادہ تر خوش خاموشی سے ہوتے ہین"

ایزک بیرو کا قول ہے "وہ جو کتاب سے محبت کرتا ہے اوسکو کبھی وفادار دوست پورے مشیر یا ہمجولی کی ضرورت نہوگی - مطالعہ سے کتب بینی سے اور غور کرنے سے ہر ایک شخص اپنے وقت کو با آرام گذران اور بخوشی ختم ہر ایک موسم اور ہر ایک حالت مین کر سکتا ہے"

مسٹر ملکن کے الفاظ پر غور کرو -

"ہمارے حیطہ اقتدار مین ہے کہ ہر ایک زمانہ کے لائق اور عقلمند لوگون کو جو اول زمانہ سے اسی سرزمین مین پیدا ہوئے ہین جمع کرین اور انکو اپنے ساتھ گفتگو کرنے کے واسطے مجبور کرین کسقدر قابل عزت اس حق کو خیال کرنا چاہیے - عام شغلون سے کسقدر اعلیٰ یہ طاقت ہمکو ایک عمدہ کتب خانہ مین حاصل ہے کہ ہم زنوفن اور سیزر سے بحث کر سکتے ہین سسرو سے کہہ سکتے ہین کہ ہم سے گفتگو کرو اور اقلیدس اور نیوٹن سے نظیرین حاصل کر سکتے ہین - کتب مین سب سے اعلے اور قابل اشخاص کے پسندیدہ خیالات ہم انکی سب سے عمدہ پوشاک مین پا سکتے ہین -"

کولیر صاحب لکھتے ہین "کتب جوان کے واسطے رہنما اور سن رسیدہ کو دل بہلانے کا سہارا ہین وہ ہماری رفاقت تنہائی مین کرتی ہین - اور ہمپر بوجھ نہین ہوتین - وہ ہمکو انسانی بیہودگی سے فکر گذشت کرنے کی راہ سے ہمارے غصہ اور ہوشیاری کو نکھار اور مایوسی کو دور کرنے مین مدد دیتی ہین - ہم زندہ دوستون سے تھک جاوین - لیکن ہم مردہ کے پاس جا سکتے ہین کہ جو کہ رشک اور غرور سے پاک ہین"

سسرو کا قول ہے کہ "ایک کمرہ بلا کتب کے مثل ایک جسم بلا روح کے ہے - اسکی کوئی ضرورت نہین ہے کہ ایک انسان کتب بینی کے وقت ذرا سفر ہو جاوے -"

سر جان ہرشل ایک مذاقیہ مثال دیتے ہین کہ جو بتلاتی ہے کہ کتب بینی سے کسقدر مسرت حاصل ہوتی ہے - کسی گانون مین ایک لوہار کے پاس ایک ناول تھا - وہ اپنی دھونکنی کے قریب بیٹھکر ایک صبح اور شام بلند آواز سے پڑھا کرتا تھا - کتاب بھی تھی لیکن لوگ باشتیاق سنتے تھے - آخر کار جب قصہ ختم ہوا - اور سنا کہ اسکا ہیرو خاطر خواہ بامراد ہوا تو اون لوگون کو اسقدر خوشی حاصل ہوئی کہ فوراً انھون نے قریب کے گرجا گھر کے گھنٹہ کو جا کر ایک عرصہ تک بجایا

کتب بینی سے خوشی ان مجموعون مین بھی قبول کی گئی ہے کہ جہان اسکی بہت کم امید تھی ... اصل ہے کہ ایک عقلمند انسان کا ایک دن بے وقوف کی تمام زندگی کی برابر ہے ... کہ سائنس کی ... جہان ... سے ... ملے ہوتے تھے ...

[illegible]

پہونچا تا تھا۔ اور اسے حاصل ہونے کی خوشی مین اپنے غم اور اس سے بھی برہ اُنکا نہین

کر بڑھایا کچھ بڑی بیوقوفی ہی ہے۔

ان اگرآپ چینی اور عربی یہ کہہ سکتے ہین تو ان کسی زبان ہوگی کہ ہم ان فوائد کا شکریہ

ادا کرین کہ جو ہمکو حاصل ہین۔ مین خیال کرتا ہون کہ ہم اپنی خوش قسمتی کی قدر نہین کرتے کہ ہم

انیسوین صدی مین پیدا ہوئے۔ سو سال اوس سے پیشتر اُن کتب کا وجود نہ تھا کہ جو اب

ہمکو خوشی پہونچاتی ہین۔ خصوصاً کسقدر اب دلچسپ سائنس ہوگیا ہے۔ لیکن کہتے ہین کہ

عجیب و گرکی صدی ہے۔ مین بیان کرونگا کہ ایک عجیب و دلچسپ زمانہ ہے کہ جو ہمارے روبرو ایک

بہت پرافزا متفرق مسئلون کا پیش کرتا ہے ——— اور ہمارا اپنے بزرگون ——

ہمارے ساتھ بہت سے عمدہ سلوک ہے اور کوئی خوف نہین۔

کتب بینی کو ہم مطالع مین نہین داخل کرسکتے۔ اور نہ یہ درحقیقت ہے۔

مکالے دولت عزت۔ مرتبہ اور لیاقت سے جو کچھ حاصل ہوسکتا ہے اوس سب پہ

قابض تھے۔ تاہم ہمکو معلوم ہوا ہے کہ سب سے زائد مسرت اونکو کتب بینی مین حاصل ہوتی تھی

مسٹر ٹریولن (اونکے بھتیجے) سوانح عمری لارڈ مکالے مین کہتے ہین "جو عزت کہ مسٹر

مکالے پچھلے زمانہ کے مصنفون کی کرتے تھے وہ سوا اسے اونکے کوئی نہین بتلا سکتا۔

اونھون نے ہم سے بیان کیا ہے کہ کسطرح سے اونکا فرضیت حد ہے۔ کسطرح سے اونھون نے

سچائی کی جانب رہنمائی کی۔ کسطرح سے اونکے دل مین اونکی قابل عزت اور پاکہ صورتون نے

عکس کرلیا ہے۔ ہر ایک مصیبت مین وہ کسطرح سے اونکی مدد کرتے تھے۔ غم مین آرام دینے والے

بیماری مین تیماردار۔ تنہائی مین ساتھی پورانے دوست کہ جو نئی چیزون مین کبھی نظر نہ آتے

تھے کہ جو غریبی و امیری اور بلند مرتبگی مین یکسان رہتے ہین گو مکالے نے قلم کے زور سے

بہت سی طاقت عزت اور دولت حاصل کی۔ لیکن جو اون سے بخوبی واقف ہین وہ آگاہ

ہین کہ یہ سب عزتین اوسکے مقابل مین کچھ نہ تھین کہ جو وہ اورونکی تصنیفات کو پڑھکر حاصل

کرتا تھا ہمیشہ لارڈ مکالے کو کھانا کھاتے علما اور فضلا ہی کے ساتھ دیکھا۔ کتب بینی کی بحث کہ

جسکو کسی نے بیان کیا ہے کہ وہ ہندوستان کی دولت سے خریدیگا۔ درحقیقت مکالے کے

نسبت تو وہ اصل چشمہ مسرت کا تھا۔

علاوہ اسکے اب کتب اسقدر ارزان ہوگئی ہین کہ کسی زمانہ مین نہ تھین۔ یہ فقط ایک موجودہ

زمانہ کی برکت ہے۔

مسٹر اہرلینڈ اپنی ایک کتاب کے دیباچہ مین فرماتے ہین کہ جب وہ بچے ہی تھے

وہ نیچرل ہسٹری کے شائق تھے - اور اونکا اشتیاق اس درجہ کو بڑھ گیا تھا کہ اونھون نے
اُسکی نقل کر ڈالی تھی -

میرے خیال مین بہت سی کتب بینی کی خوشی ایک ہی امر یا سلسلہ تعلیم سے
کھوتی ہی - عموماً ایک دور دراز ریلوے سفر مین پڑھنے والے ایک ہی کتاب پڑھتے ہین -
نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ اگر وہ کتاب کوئی قصہ یا ناول ہوئی تو خیر ورنہ آدھ یا ایک گھنٹے کے بعد
جی گھبرا جاتا ہی - اور پڑھنے والا بالکل تھک جاتا ہی - اب اگر اونکے پاس دو یا اس سے بہتر کتین
متفرق امور پر ہوتین ایک او نمین سے ذائقہ ہوتی کہ جیسے ہی اونکو تھکاوٹ معلوم ہو اوسکو
اور اسی طرح سے دوسری کتاب
دیکھین -
لے لیا کرین اور جس قدر تھکاوٹ ہی وہ ایک نہ معلوم ہوگی - ہر ایک کام مین وہ ہاتھ
لگا دین گے اور پھر نئے جوش کے ساتھ بلاشک اسکا تصفیہ وہ پڑھنے والا کرسکتا ہی لیکن جو کچھ کہ مین نے
عرض کیا ہی وہ میرا ذاتی تجربہ ہی -
مجھکو لارڈ ادلس ڈیڈ کے اس بیان سے کلی اتفاق ہی کہ اکثر ذاتیہ اور قصص کی کتب
نے جاتب پڑھنے والے کے خیال کو متوجہ کرا لیتی ہین لیکن ہر ایک علم [illegible] اسکے واسطے
میدان وسیع ہی - اور نہین ایسا کم ہی کہ پڑھتے پڑھتے ہمکو دوسری جانب بھی توجہ
کرنے کی رغبت ہوگی - حالانکہ ہمکو اسکی بالکل ضرورت نہین ہی - چند ایسی کتب ہین کہ جنکو
پڑھنا اور ذہن نشین رکھنا چاہئے - مستثنیات سے ہین - دیگر کتب کی
نسبت بہتر ہی کہ وہ سرسری تو جاوین لیکن خاص توجہ خاص ہی مقامات پر ہو -
لارڈ میرد ہم کا قول ہی کہ ہمکو ہر ایک چیز کچھ نہ کچھ پڑھنا چاہئے اس طریقہ سے ہم اپنا مذاق
دریافت کرسکین گے - کیونکہ یہ ایک عام قاعدہ ہی کہ ہمکو ان کتب سے بہت کم یا بالکل
نہین فائدہ ہوتا کہ جو ہمارے مذاق کی نہین ہین -
مشکل تو یہ لاحق ہوتی ہی کہ کدرت سی کتب چنی جاوین - اور اسمین ہم اپنا بہت سا وقت
کھوتے ہین - یہ حیرت انگیز ہی کہ کسطرح سے لاپروائی کے ساتھ ہم اپنی خوشی کو دور
پھینک دیتے ہین - مشرقی ایک یہ مسئلہ ہی کہ آسمانی آفات سے تو ہم اپنے نہین بچا سکتے
ہین لیکن اونسے کہین پناہ نہین ہی کہ جو ہماری پیدا کی ہوئی ہین - اکثر کہا گیا ہی کہ وقت
لیکن وہ تو زندگی سے زائد ہی - وہ لوگ کون ہین جو زندگی ضائع
کرنا چاہینگے - کیونکہ جو شخص اسکی قدر سے واقف ہی اوسکو اسکا ضائع جانا بہت برا معلوم
ہوتا ہی -

ہلیبرڈ صاحب لکھتے ہین۔ "مجھکو ایک ہجو یہ نظم یاد ہے جسمین بیان کیا گیا ہے۔ کہ ایک بحیرت
ماہی گیر کی حیثیت سے انسانون کو پکڑتا تھا۔ کانٹے مین ہر ایک کے مذاق کے موافق کھانا
لگاتا تھا۔ اس ماہی گیر کے بہت لوگ شکار ہو جاتے تھے۔ اور اکثر شادہ کلاتا
نکل جاتے تھے۔

چیسٹر فیلڈ۔ اپنے لڑکے کے نام خطوط مین لکھتے ہین۔ "ہر ایک لمحہ جو تم اسوقت
ضائع کرتے ہو اسیقدر اطوار اور فوائد کا نقصان اوٹھاتے ہو۔ اسیکے برعکس جسقدر وقت
تم اسوقت مفید کام مین لگاتے ہو ایسے کام مین صرف کرتے ہو کہ مع سود منافع تم حاصل
کروگے۔" دوسرے مقام پر لکھتے ہین "جو چاہو تم کرو۔ لیکن کچھ کرو۔ وقت کی اصل قیمت سے
واقف ہو۔ ہر ایک اسکے لمحہ کو اپنے پاس رکھو اور اوسی سے فائدہ اوٹھاؤ۔"

کیا ذاتی قربانی اگر فرض ہے تو خوشی ایک فرض نہین ہے۔ ہم بلا شک بڑے
خود غرض ثابت ہونگے۔ اگر ہم اس خوبصورت اور حیرت انگیز دنیا اور زمانہ کی قدر نکرین
کہ جسمین ہم رہتے ہین۔ ماسوا اسکے ہم دوسرون کو کب خوش کر سکتے ہین جب تک کہ ہم
خوش نہ رہین۔ چیند ہی لوگ ہین کہ جو ہیکل کے موافق فلسفہ مین ترقی کر سکتے ہین کہ جسنے
سنہ ۱۸۰۶ع مین ۱۴ اکتوبر کو ایک اپنی تصنیف ختم کی اور اوسکے گرد جو جنگ ہو رہی تھی اسکی
بالکل پرواہ نکی۔ انسان کو اختیار ہے کہ وہ اس دنیا کو چاہے محل بنالے اور چاہے قیدخانہ اسکو
محل بنانے کے واسطے کتب بینی کے علاوہ چیند ہی ذریعے ہین کہ جو پوری خوشی پہونچا سکتے ہین۔
بہت سے مین یقین کرتا ہون ایسے ہین کہ جو کتب بینی سے اس بہانہ سے ہاتھ کھینچ لیتے ہین
کہ وہ اسکو سمجھ نہین سکتے ہین۔ بہت کم لوگ ہین کہ جو اپنے دماغون کی تنگی پر شاکی ہونگے۔
کتب بینی مین یہ نہایت ضروری ہے کہ انسان خاص کتب کو پسند کرے کہ جو قابل مطالعہ ہون۔
مین نے ایک اپنے مہربان سے اسمین مشورہ لیا اونھون نے راے دی کہ جسطرف تمھارا مذاق ہو
اوسی طرح سے تم چن لو۔

مین بعض اوقات خیال کرتا ہون کہ آیندہ نسل مین بڑے کتب بین قانون دان و ڈاکٹر
لوگ نہ ہونگے۔ بلکہ مزدور کیا یہ قدرتی نہین معلوم ہوتا۔ اول الذکر خاصکر اپنے دماغ سے
کام لیتے ہین۔ جیسے ہی کہ اونکے روزانہ فرائض ختم ہو جاتے ہین۔ اُنکے دماغ خالی ہو جاتے ہین
اور آرام کا وقت ورزش اور کھیت و میدان مین صرف ہونا چاہیے۔ مزدور اور
کاریگر علاوہ اسکے بہت کم لیکن کام جسمانی کرتے ہین۔ اور جسقدر
جسمانی ورزش کی اونکو ضرورت ہوتی ہے وہ پوری ہو جاتی ہے۔ اسواسطے جو آرام کا وقت ہے

وہ یہ لوگ کتب بینی میں صرف کر سکتے ہیں۔
ایسکن کا بیان ہو کہ اوسکو تعجب نہیں ہو۔ کیونکہ انسان نقصان اوٹھاتا ہو۔ لیکن تعجب تو یہ ہو کہ وہ کیا نقصان اوٹھاتے ہیں دوسروں کے عیوب سے ہم لوگ تو یونہی سا لیکن زیادہ تر ہم اپنے ہی عیوب سے نقصان اُٹھاتے ہیں۔ یہ ایک دوسری بات ہو کہ کتب خانہ ایک تمہارے پاس ہو۔ لیکن اوسکا دانشمندی سے استعمال شدہ دیگر ہو۔ ہر ایک شخص ہم میں سے مثل پر اکثر کے گا سکتا ہو۔ کمرہ کے گرد خاموشی سے مندر میں انتظار کر سکتا ہو۔ میرے دوست ہر ایک موسم میں خاموش آکر میرے گرد بیٹھتے ہیں۔ اونکا کلام ہمیشہ گو خوشگوار ہوتا ہو۔ تاہم اکثر اوقات وہ بھی بے سود انتظار کرتے ہیں مجھکو اکثر یہ تعجب ہوا ہو کہ کسقدر بیروا انسان کتب کے چننے میں کرتا ہو۔ کتب بیکو معلوم ہوا بیشمار ہیں لیکن افسوس کہ کتب بینی کے محدود تاہم لوگ خطرناک طرز پر پڑھتے ہیں اپنے دوست کے گھر سے وہ ہر ایک کتاب پڑھنے کے واسطے اوٹھا لیتے ہیں۔ اگر کتاب کی لوح عمدہ ہو تو وہ مورا ریلوے اسٹیشن پر ناول خرید کر لینگے۔ اور درحقیقت میں خیال کرتا ہوں کہ جلد بندی اثر کرتی ہو۔ پسند کرنا بہت آسان ہو۔ میں چاہتا تھا کہ کوئی انسان ایک دو کتب منتخب کرے کیونکہ مجھے کہا گیا ہو کہ ہر ایک شخص کو اپنے واسطے سفارش کرنا چاہیے یا فوراً سمجھنا چاہیے کہ کونسی کتب پڑھنے کے قابل ہیں۔ لیکن مجھکو یہ ایک بات کی یاد دلاتی ہیں کہ ہمکو اوسوقت تک دریا میں قدم نہ رکھنا چاہیے جبتک کہ ہم تیرنے سے واقف ہوں۔
غرضیکہ انتخاب اپنا ہو خواہ کسی دوسرے تجربہ کار کا لیکن عمدہ ہو اور پڑھنے والے کے مذاق کا ہو۔

تعلیم کے متعلق خیالات

(مسٹر جان لاک کا لکھا ہوا)

ایک مضبوط دماغ اور ایک مضبوط جسم مختصر لیکن پورا چربہ خوشی کا دنیا میں ہے۔ وہ جسکے پاس یہ دو چیزیں ہیں اوسکو بہت کم اور کسی بات کی خواہش کرنا ہو۔ اور وہ جسکو اسمیں سے ایک کی بھی ضرورت ہے کچھ ہی اچھا ہوگا۔ انسانی خوشی یا مصیبت زیادہ تر انسان ہی کی پیدا کی ہوئی ہیں۔ وہ شخص کہ جسکا دماغ دانشمندی رہنمائی نہیں کرتا وہ سدھا راستہ کبھی نہ لیگا۔

اور وہ جسکا کہ جسم کمزور ہی اور جو دوبلا پتلا ہی اسمین کبھی ترقی نہ کریگا مین قبول کرتا ہون کہ جب انسانون کے جسم اور عقل قدرتاً ایسے ہوتے ہین کہ انکو کسی مدد کی دوسرون سے حاجت نہین ہے بلکہ اپنی قدرتی ذکاوت کے باعث اُس طرح ترقی کرتے ہین کہ جو عمدہ ہی۔ اور اپنے عمدہ جسم کی بدولت بالکل تعجبات کرتے ہین۔ لیکن ایسی مثالین بہت کم ہین۔ اور مین خیال کرتا اور کہہ سکتا ہون کہ دس آدمیون مین جن سے ہماری ملاقات ہوتی ہی ۹ ایسے ہین جو سب بڑے مفید یا غیر مفید اپنی تعلیم کے ہوئے ہین یہ ہی بہت فرق انسان مین بتلاتی ہی۔ چھوٹے اور غیر معلوم اشارات کمسنی کے زندگی مین آگے چلکر بہت اثر کرتے ہین۔ وہ مثل بعض چشمہ ہین کہ جہان ذرا بھی ہاتھ لگانے سے دریا کے دریا بہنکلتے ہین۔ اور ذرہ بھی اشارہ اُنکو کیا وہ دوسری طرف چل نکلتے ہین۔

اُن لوگون کو جو چاہتے ہین کہ اپنی اولاد کو مطیع رکھین اُنکو اُسوقت سے ایسا کرنا چاہیئے کہ جب وہ کم سن ہین۔ اور دیکھنا چاہیئے کہ آیا وہ والدین کے احکام کی پوری اطاعت کرتے ہین یا نہین۔ کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارا لڑکا جب سن بلوغ کو پہونچے تمہاری اطاعت کرے۔ تو یقین رکھو جیسے ہی کہ وہ اطاعت کے قابل ہو اُسپر دباؤ رکھو تاکہ جب وہ سمجھنے کے قابل ہو سمجھا کرے کہ کسی کے حکم مین ہی۔ اگر تم چاہتے ہو کہ وہ تم سے خوف کھائے۔ یہ کم سنی مین اُسکے ذہن نشین کر دو۔ جیسے ہی کہ وہ سن مین ترقی کرے اُسکو زیادہ مشورہ مین لو۔ تاکہ وہ تمہارا مطیع رہا یا لڑکپن مین اور محبتی دوست جوانی مین ہو۔ کیونکہ میرے خیال مین اس برتاؤ کو لوگ علیحدہ رکھینگے کہ جو اولاد کو کرنا چاہیئے اگر تم لڑکپن مین اوس سے زیادہ محبت کرو اور جیسے ہی کہ سن مین ترقی کرے اونکو دور رکھو یا علیحدہ کر دو۔ کیونکہ آزادی اور خلاف قاعدہ محبت لڑکے کو فائدہ مند نہین ہو سکتی۔ اون مین سمجھنے کی کمی محتاج تعلیم و نگرانی کا اونکو بناتی ہے۔ اور برعکس اسکے سختی ایک نہایت خراب طریقہ اُن سے برتاؤ کا ہی کہ جو خود عقل اپنی رہنمائی کو رکھتے ہین۔ اس سے اولاد والدین سے تھک جاتی ہی۔ اور یہی دل مین کہتی ہی واللہ تم کب وفات پاؤ گے۔"

لڑکے کی قدرتی ذہانت اور جسم کا صحیح تعلیم کے وقت ضرور خیال ہونا چاہیئے۔ ہم کو اون کے قدرتی طبائع کے بالکل تبدیل کر دینے کی امید نہ کرنا چاہیئے۔ اور نہ اُنکو ایسا بنا دین کہ وہ بالکل سنجیدہ اور رنجیدہ صورت رہین۔ خدا نے انسان مین چند باتین رکھی ہین کہ جو مثل اونکی صورتون کے شاید کم تبدیل ہو سکینگی لیکن یہ ناممکن ہی کہ وہ بالکل تبدیل ہو سکین۔ پس اُس شخص کو جو لڑکون سے برتاؤ کرتا ہو اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے کہ دیکھے وہ کس طرح مزاج کے

اور کس طرح سے وہ ترقی کر سکتے ہین - انکو خیال کرنا چاہیے کہ انکو کیا حاجت ہے - آیا وہ خود محنت سے اُسکو پورا کر سکتے ہین کیونکہ بہت سی حالتون مین جو کچھ ہم کر سکتے ہین یا جسکی ہمکو خواہش کرنا چاہیے یہ ہے کہ عطیہ قدرتی سے فائدہ اُٹھائین -

ان سب ذریعون مین کہ جنسے لڑکا تربیت پا سکتا ہے سب سے آسان اور زود اثر یہ ہے کہ اوسکی آنکھون کے روبرو اون امور کے مثالین قائم کی جاوین کہ جن سے تم خواہش کرتے ہو کہ وہ پرہیز کرین کیونکہ جب اونکی بھلائی برائی دیگر لوگون پر دکھائی جاتی ہے تو اُسکا اثر بہت زیادہ بمقابلہ تحریرات اور مباحثون کے ہوگا نیکیان اور برائیان الفاظ کے ذریعہ سے اسقدر صفائی سے اونکے سامنے نہین رکھی جا سکتین جیسا کہ دوسرے لوگون کے حرکات اونکو بتا دینگی - بہ نسبت قواعد کے عمدگیون اور خرابیون سے لڑکے کو اگر [illegible] دکھلائے جاوین تو بہتر ہے - اس طریقہ پر اوس وقت تک عملدرامد ہونا چاہیے کہ جس وقت تک لڑکے کم سن ہین - بلکہ اوس وقت تک ہونا چاہیے جب تک کہ وہ کسی دوسرے کی نگرانی مین تعلیم پا سکتے ہین -

تعلیم کا سب سے بڑا دقیقہ یہ ہے کہ طالب علم عمدہ عادات سیکھے - اور اصول نیکی اور نیکیون کے قائم کر سکے - اور رفتہ رفتہ پورا انسان [illegible] اوسکو [illegible] اور [illegible] کہ جو انسان مین عمدگیان اور خوبیان ہین قابل تقلید ہین اور ایسا کرنے سے [illegible] کی پیدا ہوگی -

سب سے بڑی دانشمندی مدرس کی یہ ہے کہ اپنے شاگرد کے خیالات کے پیدا رکھنے کی عادت دے کیونکہ جس عادت کے ہونے سے وہ شخص پوری قابلیت سے کامیاب ہوگا - اسی کے حاصل ہونے کے واسطے اُسے چاہیے کہ جو کچھ وہ طالب علم کو پڑھائے تھوڑا ذہن نشین کر دے کہ علم کی بدولت ایک کوئی [illegible] انجام دے سکتا ہے جو شروع ہوا اسکے واسطے تحقیق کچھ ایسی اسنے حاصل کی ہے کہ جو اوسکو کچھ زیادہ طاقت اور اثر بمقابلہ دوسرون کے جو جاہل ہین حاصل ہین -

اسکے علاوہ اپنی ہدایتون مین وہ محبت کا اظہار کرے - اور تھوڑی سی ملامت سے بچے کو معلوم کرا دے کہ اوسکو اُس سے اصلی محبت ہے اس سے اوسکا دل خوش ہوگا - [illegible] سے ضد کے اور جسقدر قصور طالب علم کے ہون وہ اپنی شفقت [illegible] چاہیے - عمدہ برتاؤ اور سلوک سے نہایت عمدہ اثر پیدا ہوتا ہے - یہ سچ ہے کہ [illegible] اور غفلت کو ضرورت پر تنبیہ سے بھی کرنا چاہیے - لیکن میرا خیال ہے کہ [illegible] کہ طالب علم مین [illegible] اکثر مدرس کو بھی ہوشیار کر دیتی ہے - [illegible]

اگر بغیر ضروری سختی سے وہ بد مزاج نہ کر دیئے جاتے۔ صحیح لکھنا اور بولنا اپنی طرف اچھی طرح سے مخاطب کرتا ہے اسپر ضرور دھیان دینا چاہیے۔ جب تم سوسائٹی کے اعلیٰ درجہ میں رہنا چاہتے تمکو اسپر ضرور توجہ رکھنا چاہیے۔

کفایت شعاری و تعلیم

ولیم کابیٹ کا لکھا ہوا

کفایت شعاری کے معنی سوائے عقلمند انتظام کے اور کچھ نہیں ہیں اور یہ لفظ عموماً ایک خاندان کے انتظام خانہ داری کی نسبت استعمال ہوتا ہے۔ کسی قوم کی عزت دنیا میں اس باعث نہیں ہوتی کہ اوسمیں زیادہ انسان ہیں بلکہ لیاقت قابلیت و چال چلن پر ہے۔ کہ جن دونوں چیزوں کا انحصار مختلف خاندانوں کی کفایت شعاری و عمدہ انتظام ہے کہ جن خاندانوں کے ایک میں ملنے سے ایک قوم بنتی ہے۔ اب تک کوئی قوم نہ تو عظیم الشان ہوئی ہے اور نہ دائمی رہی ہے کہ جسمیں زیادہ تر مفلس اور قلاش خاندان ہوں۔

تعلیم سے مطلب پالنے۔ پرورش کرنے اور ٹھیک کرنے کے ہیں۔ اسمیں دماغ جسم دونوں کا مطلب آگیا۔ لیکن پچھلے دنوں میں وہ لفظ اسطرح سے مستعمل ہوا ہے کہ گویا اسکا سوائے کتب بینی کے کوئی مفہوم نہیں ہے کہ جس سے دنیا میں تو بار اس سے کوئی علاقہ نہیں ہے۔

تعلیم کہ جسکا ذکر میں اسوقت کر رہا ہوں بالکل دوسری قسم کی ہے۔ یہ تمکو بخوبی ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ قدرت اور زمانہ کی ضروریات کے باعث وہ حصہ تم میں اپنی قوت بازو سے معاش پیدا کرنے کے واسطے وجود میں آئے ہیں۔ پس ہمکو کون سی وجہ اس خیال کے قائم کرنے کی ہے کہ ہماری اولاد کو بھی یہی ذریعہ اختیار کرنا پڑیگا جیسا کہ بعض اوقات خیال کیا جاتا ہے۔ اگر اونمیں زیادہ دماغی طاقت ہے وہ ترقی کر سکتے ہیں لیکن اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا ہے کہ مزدوروں کی اولاد ہمیشہ مزدور ہی ہوگی۔ ترقی کا راستہ یقین رکھو کہ کھلا اور وسیع ہے۔ محنت ہوشیاری اور والدین کی ہمت کی اولاد میں ترقی کرنیکی بنا رکھتی ہے۔ اونکی اولاد آگے کو ترقی کرتی ہے اور رفتہ رفتہ مزدوروں کی نسل شریف ہو جاتی ہے۔ یہ تو قدرتی ترقی ہے۔ دنیا میں اسقدر مفلسی اور خرابی اسی باعث پھیلی ہوئی ہے کہ ہم لوگ خواہش کرتے ہیں کہ ایک ہی بار اس حد کو پہونچ جاویں کہ جو ہمارے خیال میں ہے مزاج ہے۔ تعلیم کہ جسکا میں ذکر کرتا ہوں ہوشیاری سے محنت کرنیکی ہے۔ اور ... ہو سکتا ہے۔ محنت۔ بردباری۔ یکتائی۔ ان سب باتوں کی عادت ڈالنی ہوگی ... وہ ... عادت نہ ڈالیگا ... جنہیں کہ محنت سے پیدا کرکے اچھی طرح سے رہیں۔

اور شرم سے لانے لوگوں کی خواہش کو دور کرے کہ وہ دوسرونکا مال و اسباب بزور اور ناجائز ذریعوں سے حاصل کرین۔
اور وہ لوگوں سے دھوکا دہی اور خود غرضی کی ترغیبین دور رکھی جاوین۔ اور یاد رکھو کہ اگر محنتی مزدور کی زندگی مین دوسرون کے حالات کے مقابلہ مین کمیان ہین تو اسی کے ساتھ عمدگیان بھی ہین وہ خواہشات بیجا اور سب بیماریون سے دور رہتا ہے کہ جسکے مقابلہ مین دنیا کی تمام دولت اور مرتبہ کچھ نہین ہین۔ ہوشیار اور مضبوط مزدور ہمیشہ تکلیفات سے بری ہے امیرون کو گھاٹے اور منافع کا خیال کبھی خیال کا عکس بھی اُنکے دل مین نہین گذرتا۔ اگر وہ اپنے خاندان اور شریف سے عمدہ پرتا وہ کبھی نہین گذرتا۔ لیکن اُنھین عمدگیان کی بنا بین محنت ہوشیاری اور شفقت ہے۔

This book [illegible]
the Collector [illegible]
[illegible] of Rampur [illegible]
[illegible]

باب ۷ ساتوان ــ لوکل گورنمنٹ اوسکے اصول اور منتظم شیرف ۔ لوکل جنٹری ۔ کانسیل مجاوعلاگرجا ۔ میونسپل ٹون کونسل وغیرہ ۔

باب ۸ اٹھوان ۔ گرجاگھر ۔ انتظام تعلیم ۔ تعداد ۔ اختیارات ۔

باب ۹ نوان ۔ نوآبادیان ۔ انکی طرز حکومت بحساب فہرست ۔

باب ۱۰ دسوان ۔ سفرا کا انتخاب ۔ اونکی روانگی کے اختیارات ۔ اونکے حقوق اونکے ہمراہیان ۔ اونکی تنخواہین وخطابات وغیرہ ۔

باب ۱۱ گیارھوان ۔ فوج ۔ اوسکی بنا ۔ سپاہیان ۔ پرانی وضع کی جنگ ۔ وزیر جنگ ۔ اسٹاف ۔ رسالہ پیدل اقسام فوج کمپ ۔ قواعد موسم سرما ۔ طریق ریکروٹ ۔ شاہی توپخانہ ۔ شاہی انجنیر ۔ کورٹ مارشل خطابات ۔ ملشیا ۔ والنٹیر ۔ وزارت فوج ۔

باب ۱۲ بارھوان ۔ بحری فوج اونکی بنا ۔ تاریخ موجودہ ۔ تعداد جہاز ۔

باب ۱۳ تیرھوان ۔ سول سروس ۔ متفرق سکرٹری آف اسٹیٹ کے فرائض انکے کام ۔ بورڈ امیرالبحر ڈاکخانہ ۔ پوسٹ ماسٹر جنرل ۔ ملیٹری آفس ۔ پارلیمنٹ آفس ۔

باب ۱۴ چودھوان ۔ قانون شیرف وغیرہ کی ذمہ داریان

باب ۱۵ پندرھوان ۔ حالات عدالت جج وغیرہ ۔ اونکے فرائض ۔ وکلا ۔ بارسٹر ۔ طرز وکالت ۔ جوری طرز کارروائی مقدمہ ۔ حکم فیصلہ ۔ خرچہ ۔ اجرا ۔

باب ۱۶ سولھوان ۔ ہائی کورٹ پارلیمنٹ ۔ اختیارات مجسٹریٹ اور جسٹس وغیرہ ۔

باب ۱۷ سترھوان ۔ کارروائی عدالتہاے فوجداری ۔ اظہار گواہان وغیرہ ۔

آخری باب ۔ بہت عمدہ عمدہ نئی باتین جوکہ زمانہ حال سے متعلق ہین ۔

یہ کتاب ہندی مین بھی اسی قیمت پر فروخت کے واسطے موجود ہے ۔

عیسائیون کے گھر کا بھیدی

رسالہ انحراف شریعت

بنام

تعظیم المقرر است

عیسائیون سے مناظرہ کرنے والونکے لیے ایک بہت بڑا میگزین

چھپے بھیدیون کے جاسوس

قرابت ۔ سورہ وغیرہ ۔ مردار حرام ہر شے ۔ حشرات الارض ۔ حیض ۔ نفاس ۔ غسل ۔ طہارت ۔ ختنہ ۔ وضو پاکی وغیرہ عیسائی جن باتون سے خود کو آزاد کہتے ہین ۔ قائم مقام پادری حیات مسیح صاحب سابق مالک امریکن مشن پریس الہ آباد نے ادا جو تا دم مرگ بڑے متقی عیسائی رہے ۔ اور عیسائی بھی جنکو ایک نہایت باخدا اور مقدس بزرگ مانتے ہین

ورجنکی کہی تا لیقین اور ترجمے عیسائیون مین مسلم ہین اس کتاب مین خود انجیل سے ثابت کیا ہی - ان عیسائیون کا
مذہب بالکل طبعی ہی - اور جناب مسیح علیہ السلام کے خلاف - ورنہ تقویٰ طہارت عیسائیون پر فرض ہی جیسا کہ ہند
مسلمانون پر کاغذ نہایت عمدہ - خط ٹائپ نہایت صاف - مالک مطبع ہندوستانی لکھنؤ سے بار سال آٹھ آنہ مع
محصول ڈاک یا ویلیو پی ایبل مل سکتی ہی -

اخبار ہندوستانی

ہفتہ مین تین بار لکھنؤ سے شائع ہوتا ہی - قیمت سالانہ مع محصول ڈاک صرف چھ روپیہ - اہل شہر سے للعہ - ؟
نمونہ کا ایک پرچہ طلب فرما کر ملاحظہ فرمائیے - اودھ و ممالک مغربی و شمالی مین سب سے ارزان یہی اخبار ہی -

کمیاب کتابین

تاش کوتک چھپی - دوسرا حصہ اول حصہ سے اس حصہ مین بہت زیادہ عجیب غریب کھیل ہین - مثلاً تاشون کا ایک ہاتھ سے
دوسرے ہاتھ مین دوڑنا - دیکھتے دیکھتے چار اٹھون کا دو کے ہو جانا - یا سیاہ سے سرخ رنگ بدلنا اور اسی سے خود بخود تاشونکا
گڈی سے نکل آنا - دل مین سوچے ہوئے تاش کو بتا دینا - چار یکون سے چار بادشاہ - اور چار بادشاہ سے یکے کر دینا -
کسی تاش کو پھاڑ کر جلا دینا - اور پھر اوسے درست کرکے دکھلا دینا وغیرہ وغیرہ - قیمت ؁ مع محصول ہی - بھول کی کہانی
سکسپیر مشہور ناٹک کمیڈی آف ایررس کا ترجمہ لیسین طلیبن کیا گیا ہی - اپنے ملک کے مذاق کے موافق ہندوستان ہی
مین قائم کیا گیا ہی - خوب ہنسنے ہنسانے کا قصہ ہی - دو ایک صورت - ایک رنگت - ہنام مالکون اور غلامون کا
ایسا عمدہ بیان ہوا ہی کہ چھوٹنے کو جی نہ چاہے - اور فی تعریف یہ ہی کہ قریب قریب یہ کتاب سب زبانون مین سوا
اردو کے ترجمہ ہو گئی تھی - قیمت مع محصول - ۲؍

گلشن عجائبات - یہ انگریزی کتاب تھن تھوزنڈ وُنڈرفل تھنگس سے خلاصہ ہو کر ترجمہ ہوئی ہے - اسمین
دنیا بھر کے مختلف دس ہزار عجائبات سے عمدہ عجیب و غریب چیزین منتخب ہوئی ہین - قیمت صرف مع محصول ۵؍

گلزار ہند - یہ ناٹک بنگالی زبان سے اردو مین ترجمہ ہوا ہی - اورنگ زیب کا چندر بدن کی تصویر پر عاشق ہونا
اور اپنا ایک مصاحب اوسکی تلاش مین بھیجنا - ادھر چندر بدن کا مہاراجہ جیت سنگھ والی جودھپور پر عاشق ہونا سیوا جی
اور اورنگ زیب کے لڑائی ہونا - جیت سنگھ کا اورنگ زیب کی مدد پر جانا - اور وہان سیوا جی کی شکست اور جیت سنگھ
قید ہونا پھر چندر بدن کا اورنگ زیب پر حملہ کرنا اور شکست دینا - پھر چندر بدن اور جیت سنگھ سے شادی ہونا کیا ہی لطف
دیتا ہی - قیمت ۴؍ مع محصول ؁

اندھیر نگری - اندھیر نگری چوپٹ راجہ ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا - ایک خوب ہنسنے ہنسانے کی نقل ہی - قیمت ۱؍ محصول
ہمارے مطبع مین ہر ایک قسم کا کام چھپا اور ٹائپ کا اردو و ہندی ناگری انگریزی - سنسکرت وغیرہ مین طبع ہو سکتا ہی
جن صاحبون کو کچھ طبع کرانا منظور ہو تا کہ مطبع سے تخمینہ وغیرہ طلب کر سکتے ہین - علاوہ اسکے عدالت کے فارم
[illegible] - قیمت بمقابلہ دیگر مطابع کے بہت ارزان ہی -

DUE DATE